نوائے وقت سنڈے میگزین

2 جنوری 2011ء

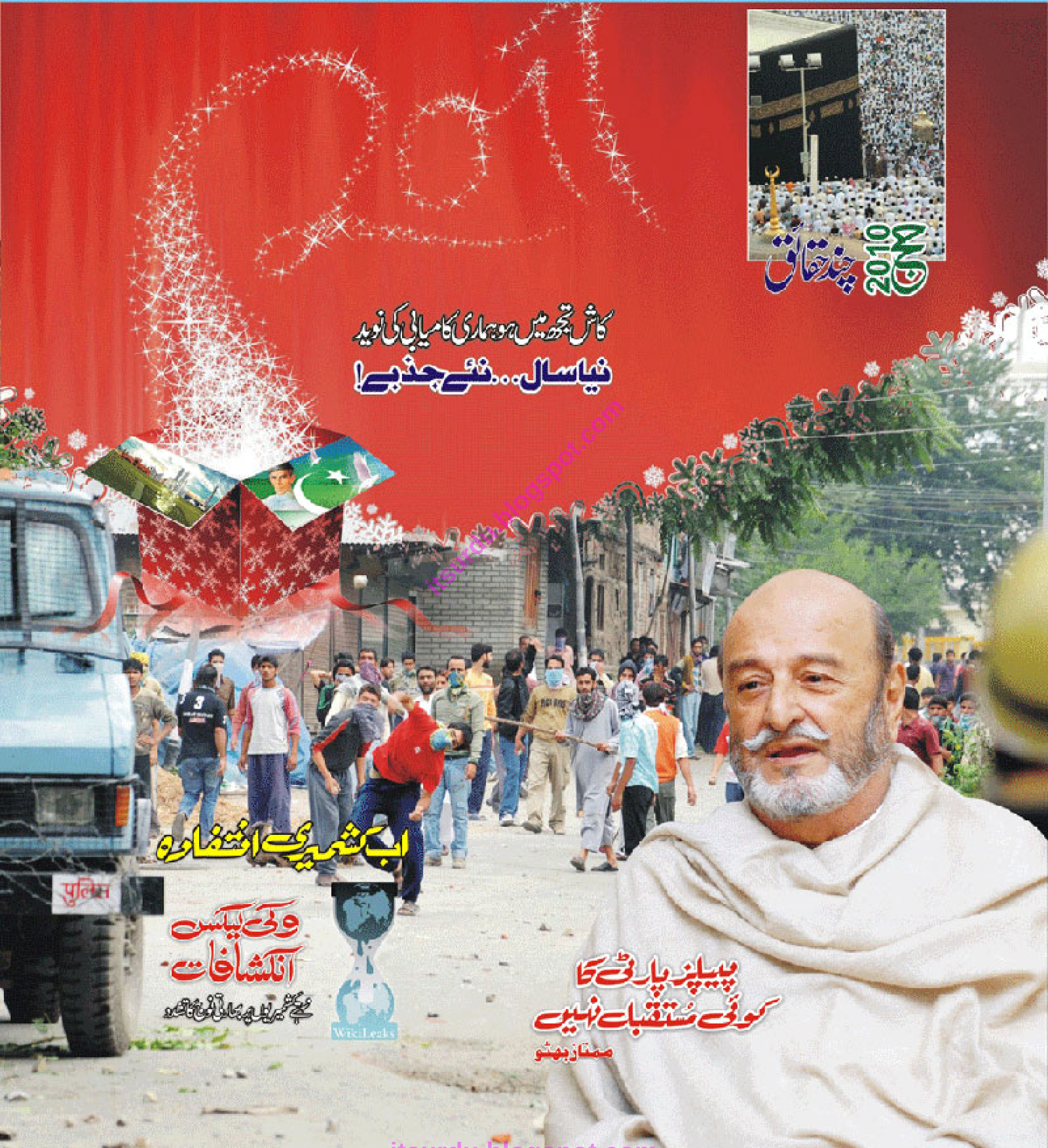

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

زرداری ٹولا اپنے جیل کے ساتھیوں پر مشتمل ہے

پیپلز پارٹی کا کوئی مستقبل نہیں

بھٹو کے دور میں ایسے وزیر مشیر لوٹ مار کرتے تو ان سے جیل بھر دیتا

سندھ نیشنل فرنٹ کے چیئرمین ممتاز علی بھٹو کا خصوصی انٹرویو

خواجہ فرخ سعید

سندھ کے بھٹو قبیلے کا 77 سالہ سردار ممتاز علی خان بھٹو سندھ نیشنل فرنٹ کا چیئرمین ہے اور سندھ کے قابل قدر سیاست دانوں میں شمار ہوتا ہے۔ لاڑکانہ سے تین مرتبہ ممبر قومی اسمبلی اور ایک مرتبہ ممبر سندھ اسمبلی منتخب ہونے والے ممتاز بھٹو پیپلز پارٹی کے بانی ذوالفقار علی بھٹو کے فرسٹ کزن ہیں جنہیں خود ذوالفقار علی بھٹو نے اپنا "ٹیلنٹڈ کزن" قرار دیا تھا۔ 29 نومبر 1933ء کو لاڑکانہ کے گاؤں پیر بخش میں نبی بخش خان بھٹو کے ہاں پیدا ہونے والے ممتاز بھٹو نے اپنی زندگی میں کئی اتار چڑھاؤ دیکھے۔ سندھ کا گورنر اور دو مرتبہ وزیراعلیٰ رہنے والی اس ہستی نے دو مرتبہ وفاقی وزارت کا قلمدان بھی سنبھالا۔ پہلی مرتبہ انہیں وفاقی وزیر اس وقت بنایا گیا جب انہوں نے سندھ میں غلام مصطفیٰ خان جتوئی کے بڑے بھائی عبدالحمید خان جتوئی سے ناراض ہو کر ان کی رہائش گاہ پر پولیس ریڈ کروا دی۔ مصطفیٰ جتوئی اس وقت وفاقی وزیر مواصلات تھے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے ممتاز بھٹو کی حرکت کو پسند نہیں کیا اور انہیں سزا کے طور پر سندھ کے وزیراعلیٰ کے عہدے سے ہٹا کر وفاقی وزیر مواصلات لگا دیا اور ان کی جگہ وزارت اعلیٰ غلام مصطفیٰ جتوئی کو دے دی تاکہ ان کی کشمکش دور کی جا سکے۔ 1977ء کے الیکشن کے بعد بھٹو نے انہیں دوبارہ وفاقی وزیر بنا دیا۔ قبل ازیں جب بھٹو نے اقتدار سنبھالا تو انہوں نے ممتاز بھٹو کو گورنر سندھ بنایا، 1972ء میں انہیں وزیراعلیٰ سندھ بنا دیا گیا۔ جنرل ضیاء الحق نے بھٹو کا تختہ الٹنے کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کو پابند سلاسل کر دیا تو ممتاز بھٹو جنرل ضیاء الحق کے خلاف میدان میں نکل آئے، انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ قید کے دوران وہ برطانیہ جلاوطن کر دیئے گئے۔ برطانیہ میں قیام کے دوران ان کے بیگم نصرت بھٹو اور بے نظیر بھٹو سے اختلافات پیدا ہو گئے۔ انہوں نے 1985ء میں لندن میں ایک نیا سیاسی اتحاد "سندھی، بلوچ، پشتون فرنٹ" بنایا اور پاکستان کو کنفیڈریشن بنانے کا خاکہ پروگرام دیا۔ 1988ء میں بے نظیر بھٹو پاکستان میں برسراقتدار آ گئیں تو وہ وطن لوٹ آئے اور 1989ء میں "سندھ نیشنل فرنٹ" کے نام سے نئی قوم پرست جماعت بنائی۔ ممتاز بھٹو کی قوم پرستی کھل کر اس وقت سامنے آئی تھی جب انہوں نے وزیراعلیٰ سندھ کی حیثیت سے سندھی کو سندھ کی سرکاری زبان قرار دیا تھا۔ 1993ء میں ممتاز بھٹو نے لاڑکانہ سے سندھ اسمبلی کا الیکشن لڑا اور پیپلز پارٹی کے امیدوار کو شکست دی۔ 1996ء میں بے نظیر بھٹو کی حکومت اس وقت کے صدر سردار فاروق احمد خان لغاری نے ختم کی تو ممتاز بھٹو کو سندھ کا وزیراعلیٰ بنایا گیا۔ ممتاز بھٹو نے حال ہی میں مسلم لیگ (ن) کے قائد نواز شریف سے ان کی رہائش گاہ لاہور رائے ونڈ میں ملاقات کی ہے اور آنے والے دنوں میں سندھ میں مسلم لیگ (ن) اور سندھ نیشنل فرنٹ مل کر سیاست کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ ملک کی موجودہ صورت حال، بھٹو اور زرداری کی پیپلز پارٹی کے حوالے سے ممتاز بھٹو کیا خیالات رکھتے ہیں، یہ جاننے کے لیے نوائے وقت نے ان کا انٹرویو کیا جو من و عن قارئین نوائے وقت کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

نوائے وقت: ذوالفقار علی بھٹو اور آصف علی زرداری کی حکومت میں کیا فرق ہے؟

ممتاز بھٹو: دونوں حکومتوں کا کوئی مقابلہ نہیں، زرداری حکومت کو حکومت کہنا حکومت کی توہین ہے۔ اس وقت جو ٹولہ ہے وہ آصف علی زرداری کے جیل کے ساتھیوں، بدنام اور بیکار لوگوں پر مشتمل ہے جنہوں نے ملک کو بدنامی کے سوا کچھ نہیں دیا اور پاکستان کو دنیا میں بدنام و رسوا کر رہا ہے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ بھٹو کی حکمرانی میں اگر ایسے وزراء اور مشیروں کا لشکر لوٹ مار کرتا جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے تو بھٹو ان سے جیل بھر دیتا جبکہ زرداری دور میں لوٹ مار کو اعزاز سمجھا جاتا ہے۔ آپ حج کے سلسلے میں کرپشن ہی کو لیں۔ سعودی پرنس نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو خط لکھا تب ایکشن ہوا اور صدر اور وزیراعظم پاکستان تو خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے۔ آپ اس بات کو لوگوں کے سامنے ضرور لائیں کہ بھٹو کی حکومت نظریے، اصولوں اور منشور پر چلتی تھی جبکہ ان لوگوں کے لئے نظریہ کوئی چیز ہے، اصول کوئی حیثیت رکھتے ہیں اور نہ ہی منشور کی کوئی اہمیت ہے۔ یہ محض رشوت خوری پھیلا کر لوگوں کو بھیک مانگنے کا عادی بنا کر اپنی کرسی بچا رہے ہیں۔ آپ دیکھئے کہ ملک کی معیشت تباہ ہو گئی ہے۔ حکمران روزانہ 2 ارب روپے کے نوٹ چھاپ کر گزارہ کر رہے ہیں۔ اس وقت ملک پر ایک ہزار کھرب روپے کا اندرونی بیرونی قرضہ ہو چکا ہے۔ ملک میں امن و امان ہے نہ ترقی ہے اور نہ ہی سکون ہے۔ ایسے ملک کیسے چلتے۔

ایسے حکمران ملک کی بدقسمتی ہیں لگتا ہے کہ پاکستانیوں سے کوئی بڑا گناہ ہوا ہے جس کی انہیں پروردگار سزا دے رہا ہے۔

نوائے وقت: پیپلز پارٹی کا آپ کیا مستقبل دیکھتے ہیں، سندھ میں پیپلز پارٹی کی مقبولیت کے بارے میں بھی بتائیے؟

ممتاز بھٹو: پیپلز پارٹی کا کوئی مستقبل نہیں ہے۔ ملکی سطح پر یا سندھ کی سطح پر ذوالفقار علی بھٹو کی پیپلز پارٹی ختم ہو گئی اگر کچھ تھوڑی بہت بچی تھی تو وہ بے نظیر کے ساتھ چلی گئی۔ اسے پیپلز پارٹی کہنا بھٹو کی توہین ہے۔ آپ جانتے ہیں ایوان صدر میں کون بیٹھے ہیں؟ اور پھر خود ہی جواب دیا "فوجداری جرائم میں سزائیں کاٹنے والے" یہ لوگ ایوان صدر چلا رہے ہیں یہ پارٹی کیسے ہو سکتی ہے۔ ان کے وزراء دیکھیں وہ ہیں جنہیں کرپشن کرنے پر سزائیں ہوئی ہیں یا وہ ہیں جن پر کیس چلانے سے انکار کیا جا رہا ہے۔ اس کے برعکس بھٹو کی پارٹی بے داغ تھی۔ چوٹی کے عہدیدار سے گاؤں کے کسی کونسلر تک پر کرپشن کا کوئی الزام نہیں تھا۔

نوائے وقت: ملک کی خارجہ پالیسی، داخلہ پالیسی اور پاکستان میں امریکی مداخلت کو آپ کس نظر سے دیکھتے ہیں؟ کیسی خارجہ پالیسی ہونی چاہیے؟

ممتاز بھٹو: ملک کی اس وقت کوئی خارجہ پالیسی ہے ہی نہیں، نہ ہی کوئی داخلہ پالیسی ہے۔ امریکی مداخلت کا نتیجہ ہے یوں تو ہمارا ملک ہی امریکی چلا رہے ہیں۔ وکی لیکس کی رپورٹس آنے کے بعد اگر کسی کو اس بارے میں کوئی شک و شبہ تھا تو وہ بھی دور ہو گیا ہے۔ آپ دیکھیں یہاں امریکی سفیر بیٹھ گئی اور اب نیا سفیر آیا ہے۔ یہ بھی ملک کے معاملات پر ردعمل ظاہر کر رہا ہے۔ آر جی ایس ٹی کے حوالے سے امریکی سفیر کا بیان آپ نے دیکھا ہوگا بھلا امریکی سفیر کا کیا کام ہے کہ وہ پاکستان میں کسی ٹیکس کے نفاذ کے حوالے سے زبان درازی کرے۔ امریکیوں کے دیگر معاملات میں ملوث ہونے کے ثبوت بھی موجود ہیں۔ کوئی اور ملک ہوتا تو اپنے ملک میں امریکہ کا سفارت خانہ بند کروا دیتا لیکن یہاں تو ملک ہی امریکی چلا رہے ہیں اور صدر، وزیراعظم ان کے حکم کی پیروی کر رہے ہیں۔ جہاں تک داخلہ پالیسی کا تعلق ہے تو روزانہ ڈرون حملے ہو رہے ہیں جس کے ردعمل میں دہشت گردی ہوتی ہے۔ مشرف بھی ان کا آدمی تھا لیکن ڈرون حملے ہونے پر جھوٹ موٹ ہی سہی ردعمل میں بیان تو دے دیتا تھا لیکن ان میں اس کی بھی جرأت نہیں ہے۔ اب تک ہزاروں لوگ ڈرون حملوں میں مارے گئے ہیں جبکہ جو امریکیوں کا ہدف تھے ایسے لوگوں کی تعداد 25 سے زیادہ نہیں۔ دراصل زرداری ٹولے کی حکومت کو امریکی ہی تحفظ دے کر چلا رہے ہیں۔

نوائے وقت: پاکستان میں بجلی اور گیس کا بحران ہے؟ آپ کے نزدیک اس بحران کا حل کیا ہے؟

ممتاز بھٹو: بجلی اور گیس کی قلت زرداری ٹولے کے اپنے ہاتھ کی پیدا کردہ ہے، بجلی کے پرائیویٹ پاور پلانٹس آدھے بند ہیں، انہیں تیل نہیں دیا جا رہا جو باقی آدھے چل رہے ہیں انہیں بھاری کمیشن لے کر چالو کیا گیا ہے۔ وہ بجلی کی ضرورت پوری نہیں کر پا رہے اور لوگ لوڈشیڈنگ کا شکار ہیں۔ آدھے بند پاور پلانٹس کو تیل دے کر چلانے کی بجائے انتہائی گھٹیا ڈیل کر کے رینٹل پاور پلانٹس لائے گئے جو ایک سال گزرنے کے باوجود نہیں چلے۔ سنا ہے کہ وہ پرانے کنٹریکٹ ہیں اور مرمت کے ساتھ بھی نہیں چل سکتے جبکہ ان کے لیے اربوں روپے پہلے ہی دے دیے گئے ہیں۔ اس کام میں بڑی کمیشن کھائی گئی ہے۔ یہ عوام سے بہت بڑا دھوکہ ہے۔

نوائے وقت: آپ نے سندھ کے حالات کے بارے میں نہیں بتایا؟

ممتاز بھٹو: سندھ کا کیا پوچھتے ہیں، کراچی میدان جنگ بنا ہوا ہے۔ وہاں ہر قسم کی برائی موجود ہے، خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں 1500 سے زائد افراد ٹارگٹ کلنگ میں مارے جا چکے ہیں۔ باقی کراچی علیحدہ ہے، کسی کی جان محفوظ نہیں، لوگ گھر چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ اندرون سندھ نام کی بھی حکومت نہیں، ڈاکوؤں، لٹیروں، بدکرداروں، وڈیروں اور رشوت خور افسروں کے ہاتھوں لوگ یرغمال بنے ہوئے ہیں۔ کسی اور ملک میں یہ صورت حال ہوتی تو انقلاب آ گیا ہوتا لیکن سندھ کے لوگ بڑے امن پسند ہیں، خونریزی سے بچتے ہیں اور ہر قسم کی ذلت برداشت کرکے بیٹھ جاتے ہیں۔ دیکھنا ہے کہ کب تک وہ یہ رویہ اپنائے رکھیں گے۔ کوئی کتنا ہی امن پسند کیوں نہ ہو، بزدل کیوں نہ ہو جب اسے دیوار کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے تو پھر وہ آگے ہی بڑھتا ہے پیچھے ہٹنے کی گنجائش نہیں ہوتی اور اب یہ صورت حال پیدا ہو رہی ہے۔

ایسے حکمران ملک کی بدقسمتی ہیں، لگتا ہے کہ پاکستانیوں سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہوا ہے

جس کی پروردگار انہیں سزا دے رہا ہے، ملک ایک ہزار کھرب روپے کا مقروض ہے

رشوت خوری پھیلا کر لوگوں کو بھیک مانگنے کا عادی بنایا جا رہا ہے

امریکی سفیر کا کیا کام ہے کہ وہ پاکستان میں کسی ٹیکس کے نفاذ کے بارے میں زبان درازی کرے؟

دہشت گردی ڈرون حملوں کا ردعمل ہے، مشرف ان کا آدمی تھا

لیکن ردعمل میں جھوٹ موٹ ہی سہی بیان دے دیتا تھا

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

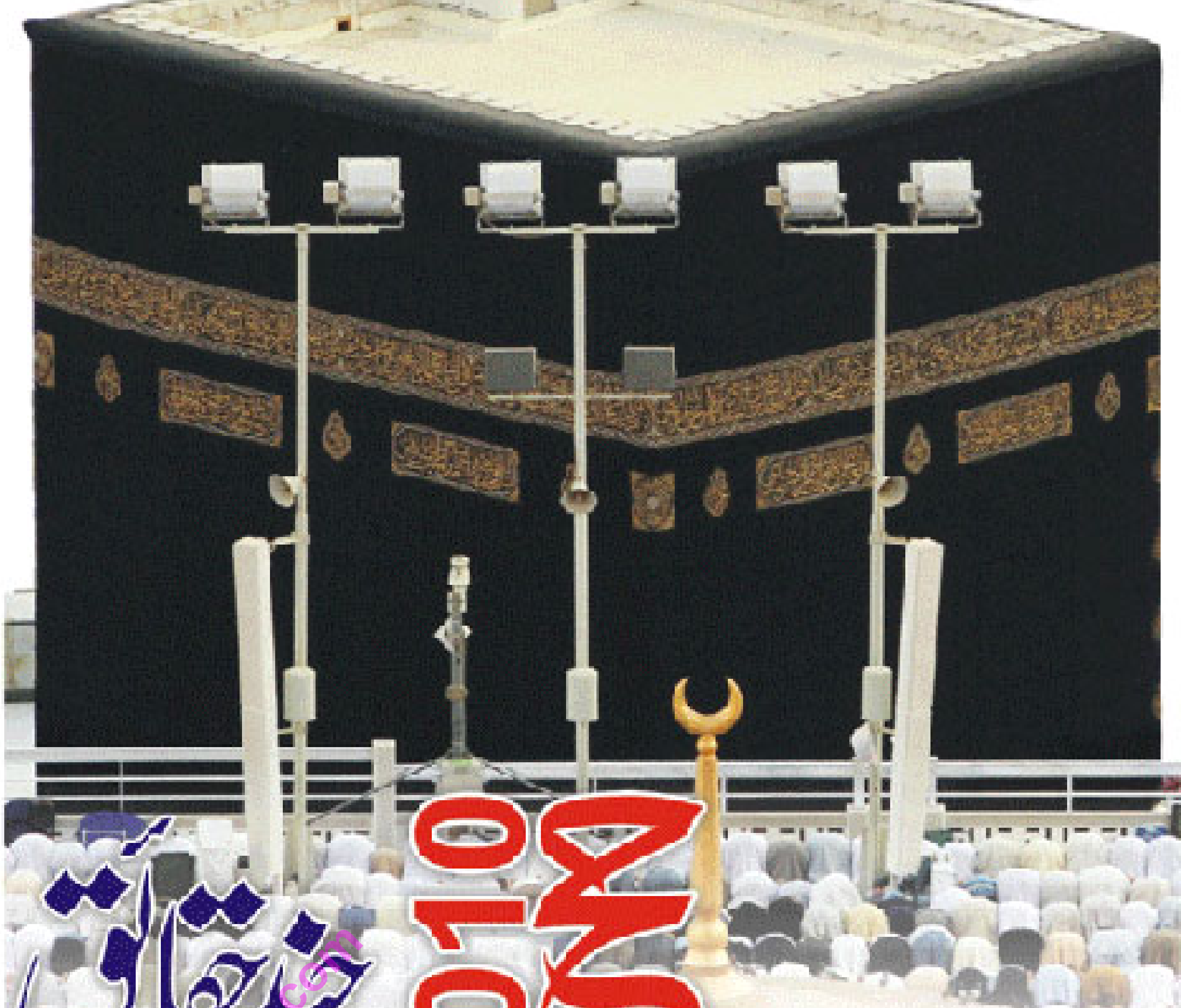

حج 2010 چند حقائق

محمد عمر

اس سال اللہ کے فضل و کرم سے حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ دوران سفر اپنے مشاہدات کی روشنی میں چند حقائق و تجربات قارئین کے سامنے لانا چاہتا ہوں۔

سب سے پہلے تو فریضہ حج کے متعلق ہمارے عوام کے ذہن کی جانب تھوڑا اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ ہم فریضہ حج کی ادائیگی اپنے بچوں کی شادی کے فرائض کی تکمیل تک مؤخر کر دیتے ہیں۔ اس انتظار میں لوگ بڑھاپے میں جا پہنچتے ہیں اور اعضا جسمانی کمزور ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں بہت سے لوگ حج کی بجائے اخراجات بچوں کی شادی کے بعد تک ملتوی کئے جاتے ہیں۔ انہوں نے بھی املاک و دولت کے باوجود اس فریضے کیلئے اخراجات نکالنے کو بچوں کی شادی تک

متواتر سرگرداں رکھتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں کئی لوگ تو حج سے پہلے ہی دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ باقی بوڑھوں کو اسی سہارے چھوڑ کر حج کیلئے روانہ کر دیتے ہیں۔ وہاں فریضہ حج کے مناسک بڑی مشکل سے ادا کرتے ہیں۔ اکثر وہاں راستہ بھول جاتے ہیں۔ 35-40 لاکھ کے ہجوم میں کھو جاتے ہیں۔ خیموں سے بچھڑ جاتے ہیں۔ اور پھر اپنے ساتھیوں اور اپنے گروپ کیلئے پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حج میں زیادہ تر بوڑھے صرف برصغیر (پاکستان، انڈیا، بنگلہ دیش) سے ہی کثرت سے تشریف لاتے ہیں۔ دوسرے ممالک خاص طور پر انڈونیشیا، ملائیشیا کے لوگ ازدواجی زندگی کے آغاز سے پہلے یہ فریضہ ادا کرتے ہیں۔ اگر شادی کے

فوری بعد یہ فرض ادا کرتے ہیں۔ منیٰ میں ایک بڑے مسئلے سے ملاقات ہوئی۔ وہ ہے چاروں طرف پھیلے ہوئے خیموں میں اپنا خیمہ تلاش کرنا۔ منیٰ میں سب خیموں کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اس لئے لوگ اکثر راستہ بھول جاتے ہیں۔ رات بارہ بجے جب ہم ... تھکن سے چور ہو چکا تھا۔ ... ہمیں اپنے خیمے کا نمبر تک یاد نہیں تھا ... کیمپ ... پریشان حال ... تقسیم کی ... رہائش ... حج کے ...

اور کیا جا سکتا ہے۔ ہم یہ حقیقت نظر انداز کر دیتے ہیں کہ حج تو ہم پر اس وقت فرض ہو جاتا ہے جب اس کیلئے اٹھنے والے اخراجات کے مساوی مال کے ہم مالک بن جاتے ہیں۔ ... صورت میں ہمارے پاس اتنی رقم آ جائے جس سے ہم حج کر سکیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور جہاد سب فرائض میں شامل ہیں جن میں ہماری عبادات نماز اور روزہ تک ہی محدود رہتی ہیں۔ ہم اسلامی فرائض کے مطابق اپنی زندگی پر عمل کرتے رہتے ہیں لیکن ... قربانی دینے والے فرائض نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ... ہمیں لوگوں کو حج کیلئے ... چاہئے۔ ایک حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ "جو شخص استطاعت رکھنے کے باوجود حج کا فریضہ ادا نہیں کرتا، وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں"۔ ...

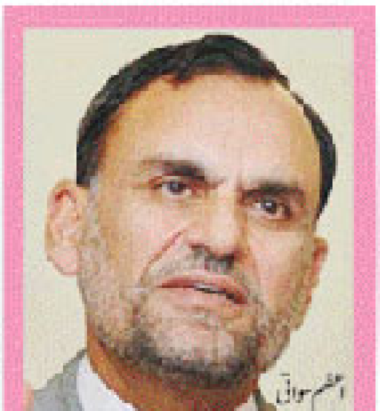

اعظم سواتی

حامد سعید کاظمی

واپسی کے بعد ہم اس فریضے کی ادائیگی کرتے ہیں جبکہ ہم ... پڑھتے ہو جاتے ہیں۔ اور ... جاتے ہیں پھر بھی کسی ... کر ... نکل پڑتے ہیں اور مناسک حج ادا کرتے وقت اپنے گروپ کیلئے پریشانی کا باعث بن جاتے ہیں۔

ایک اور اہم بات قابل ذکر ہے کہ دوسری اقوام کے حجاج چھوٹے چھوٹے گروپ کی شکل میں ... تمام مناسک ... حج ادا کرتے ہیں۔ گروپ کے آگے ایک جھنڈا اٹھائے ... اور سب اسے دیکھ کر چلتے ہیں ...

کے پیچھے چلتے ہیں ... قافلہ کی شکل میں ... ہر آدمی اپنے گروپ سے ... انتہائی ... ایک دوسرے کو ... سعودی حکومت نے لوگوں کو راستہ بتانے کیلئے جگہ جگہ ... قائم کر رکھے ہیں۔ ... حجاج کو ... اور اگر کوئی ... اور اگر کوئی بھٹک جائے تو ... سعودی ... کے ملازم ... بھٹکے ہوئے لوگوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ ... حکومت کو چاہئے کہ لوگوں کی راہنمائی ... ہمارے ... پاکستانی حجاج کے ہمراہ کوئی فرد ... اور صحت مند ... بھیجنا چاہئے ...

بزرگوں کو سنبھال سکے۔ 35-40 لاکھ کے ہجوم میں راستہ بھول جانا یا گم ہو جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ منیٰ میں تمام خیمے ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں ان کا کوئی امتیازی نشان نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ اکثر پاکستانی حجاج سعودی عرب کے گرم موسم کی وجہ سے ... بیمار ہو جاتے ہیں ... حرم شریف میں ... آب زم زم ... پاکستان حج مشن نے ... حجاج کی سہولت کیلئے ... کا انتظام بھی کر رکھا تھا لیکن ... پاکستانی حجاج کو دوسری سہولتیں فراہم کرنے میں بری طرح ناکام رہا۔ ... حرم پاک سے ... تین کلومیٹر سے ... دور رہائش فراہم کی گئی تھی۔ بیت اللہ تک پہنچنے کیلئے حجاج کو ٹیکسی (TAXI) لینا پڑتی۔ ٹیکسی ڈرائیور ... کلومیٹر کے فاصلے کیلئے 500 روپے طلب کرتے تھے ... پانچ منٹ کے اندر ... طے کر لیتے تھے۔ ... بیت اللہ سے زیادہ دور ... ٹیکسی والوں کے اس استحصال کا زیادہ شکار بنتا تھا۔

معلم حضرات اور وزارت حج کی ملی بھگت سے حرم سے زیادہ فاصلے پر واقع ... عمارتوں میں رہائش حجاج کو ... ایک طرف ہو گئے اور حجاج کے جملہ انتظامات پاکستانی وزارت حج کی طرف سے ... حوالے کر کے ... نظر آئے۔ ... حجاج اکثر ... بیمار ہوتے۔ ان میں ... حجاج کرام ... بھیڑ بکریوں کی طرح ... 45 ... ایک ... بس ... اصلاح کے ... حج مشن کے اہل ... پاکستانی ... میں سات آٹھ حجاج کیلئے ... میں 20 حجاج ٹھونس دیئے گئے ... فراہم کیا گیا ... 300 ریال یعنی 7000 پاکستانی روپے ... وصول کیا ... معلم اور پاکستانی وزارت حج ... 100 ریال وصول کر رہے تھے جبکہ حجاج سے 700 ریال یعنی 23 ... پاکستانی روپے ... منیٰ کے قیام کے دوران ... 35 ڈگری ... مکتب نمبر 43، 50، 51 اور دوسرے مکتبوں والے ... سڑک پر بیٹھے ... معلم حضرات، پاکستانی حج مشن اور حکام سب ... بد دعائیں دے رہے تھے ...

منیٰ میں لیٹرینوں کا انتظام ... حجاج کی قطاریں ان لیٹرینوں کے سامنے لگ جاتی تھیں۔ ہمارے مکتب نمبر 46 میں ... لیٹرینوں ... کم ... بوڑھے حجاج کو ... اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ بچارے قطار میں کھڑے ہوئے دوسرے حجاج کی منتیں کر کے جلد از جلد فارغ ہو جاتے تھے۔ اکثر

حجاج ان پر تبصرہ کر کے ... فراہم کرتے تھے۔

... کیلئے ... حجاج ... سے ... کیا۔ ہمارے معلم ... حجاج کرام ... پانچ ... بسوں ... حجاج کرام کو ... سوار ... سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر بسوں کا انتظار کرتے ... چھوڑ کر ... حجاج ... ایک ایک ... حجاج کرام کو ... عرفات روانگی ... عرفات سے مزدلفہ جانے کیلئے ... ہوا۔

منیٰ میں جب حجاج کرام کو خیموں میں جگہ نہ ملی اور حجاج کی ... سڑک پر ... حجاج احتجاج کرنے معلم کے دفتر گئے۔ ... معلم ... غائب تھے۔ ... حجاج کہاں ہیں ... کہاں ... ہو گئے ہیں۔

پی آئی اے والوں نے بھی حجاج کرام کو لوٹنے میں اپنا حصہ وصول کیا۔ ... وصول کیا گیا۔ ... ایئرپورٹ پر ... لیٹ ہو گئی تو ... کھانا فراہم کیا گیا۔ ... ایئرپورٹ ہے۔ ... کی فراہمی ... حجاج کرام کو ... پی آئی اے کا دفتر ... سامان ... پی آئی اے کی طرف سے ... حجاج کو ... پی آئی اے ... ایئرپورٹ پر کراچی کیلئے ... سعودی ایئرلائن ... پی آئی اے ... کراچی ... کے بعد ... ہوا۔

ان سب تلخ حقائق کے علاوہ ایک اور تلخ حقیقت شدت کے ساتھ محسوس کی گئی۔ وہ پاکستانی کرنسی کی بے توقیری (devaluation) تھی۔ صرف تین چار سال پہلے سعودی ریال 15 پاکستانی روپوں کے برابر ہوا کرتا تھا۔ جب 23 پاکستانی روپوں کے ... 12 ... کے ... ایک سعودی ریال دستیاب تھا ... 100 پاکستانی روپوں کے 80 ... کے مل رہے تھے۔ پاکستانی کرنسی کی اس بے توقیری کی ... ہمارے ... حکمرانوں کی ... ہیں۔

ہمیں ... حجاج کرام ... کو ... بیت اللہ کے ... معیار ہمارے ... سے ... تھا۔

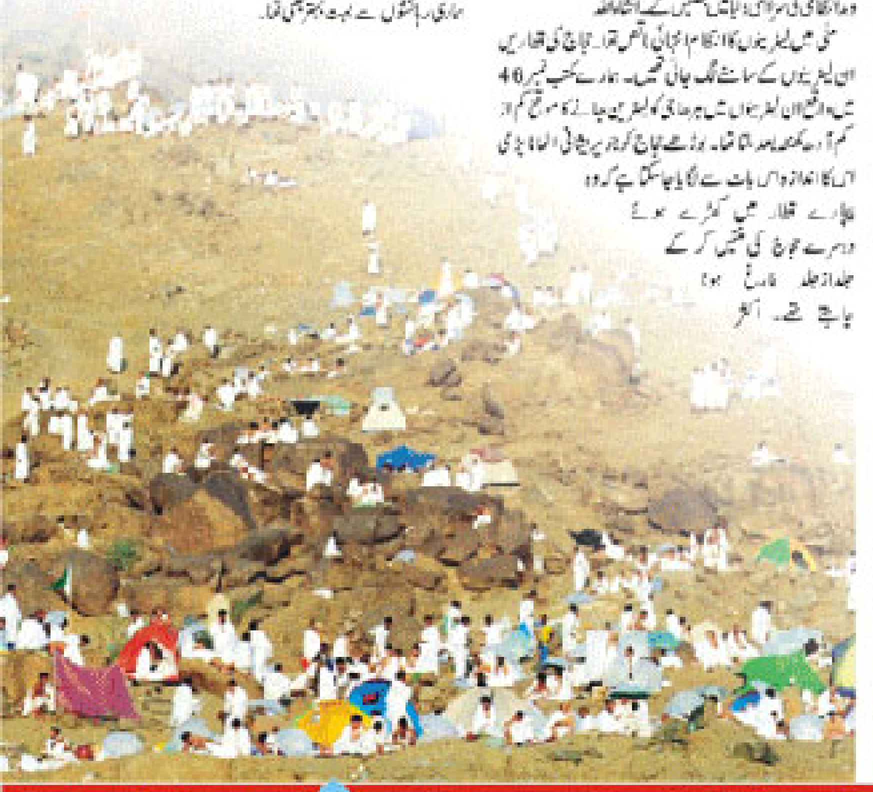

itsurdu.blogspot.com

Hair Transplant

FUE

Follicular Unit Extraction

Power Extractions

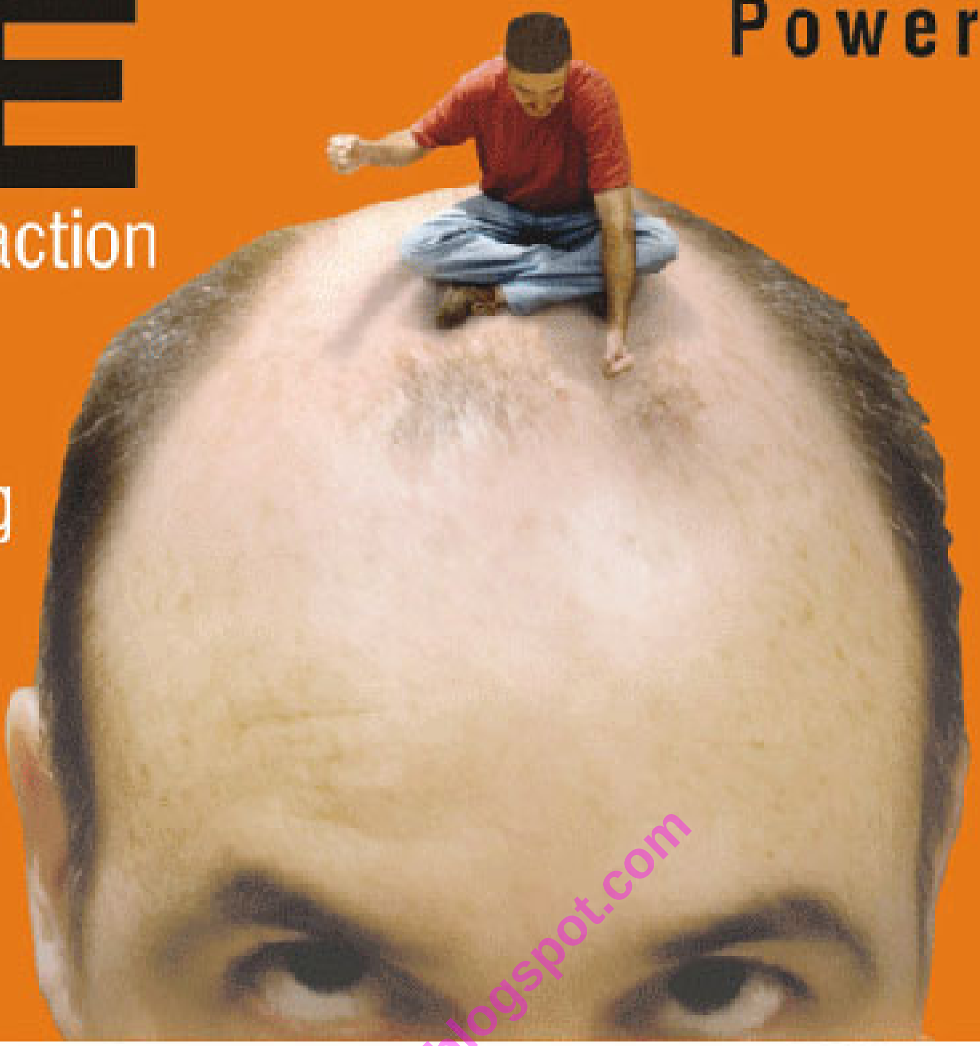

- Liposuction
- Nose Reshaping
- Lips Reshaping
- Face Lift

- No Blade
- No Cut
- No Strip
- No Stiches

Some Satisfied Clients

Meet the Master in
- Artistic Natural Look.
- More Grafts.
- Natural Thickness

Meet the most experienced
Hair Restoration Surgeon
Dr. Rana Irfan
at Vagus Out Look
(Spanish Out Look)

Vagus Cosmetics

27-Kaghan Road, F-8/3, Islamabad

Ph: 051-2287661, 2287662, 0333-5103254, 0345-5017478

Add World

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

صنعتی و تجارتی حلقوں کا احتجاج

قوم آئی ایم ایف کے قرضوں کی سزا بھگت رہی ہے

احمد جمال نظامی

غربت، مہنگائی، بے روزگاری کی شرح میں خطرناک اضافہ

گیس کی لوڈشیڈنگ کے ساتھ بجلی کی لوڈشیڈنگ پر بھی صنعتی اور تجارتی حلقوں کا احتجاج ایک مرتبہ پھر شروع ہو گیا ہے جبکہ حکومت نے بجلی کی قیمتیں 9.4 فیصد بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ مختلف رپورٹس کے مطابق بجلی پر سبسڈی ختم ہونے کے بعد فی یونٹ نرخ 10 روپے کا ہو جائے گا۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک مسلسل حکومت سے سبسڈی ختم کرنے کے ساتھ دھمکی دے رہا ہے کہ اگر سبسڈی ختم نہ کی گئی تو امداد کی فراہمی کا سلسلہ بند کر دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ 2010ء کے آغاز میں بھی بجلی کی قیمتوں میں 12 فیصد اضافہ کیا گیا تھا جبکہ پورے سال کے دوران ہر ماہ ایک دو مرتبہ حکومت بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کرتی رہی۔ اسی طرح گیس کی قیمتوں اور پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں بھی آئی ایم ایف کی ڈکٹیشن پر اضافہ جاری رہا۔ ان دنوں آر جی ایس ٹی پر پورٹ آنے کے بعد ملک مزید سیاسی بحران اور انتشار کا شکار ہے [illegible] توڑ پھوڑ اور افراتفری کا شکار ہے۔ اس دوران ملکی سیاسی و اقتصادی صورتحال بد سے بدترین ہوتی چلی جا رہی ہے۔ گیس کی لوڈشیڈنگ سے صنعتی علاقوں میں [illegible] جس طرح مہنگائی کے اعداد و شمار سامنے آ رہے ہیں اس سے واضح ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت کی معاشی و اقتصادی پالیسیاں بدترین شکست سے دوچار ہو رہی ہیں۔ موجودہ حکومت نے بہت سوچ بچار کے بعد معاشی و اقتصادی بحرانوں کے حوالے سے ایک ہی موقف مسلسل اپنا رکھا ہے کہ انہیں یہ بحران ورثے میں ملے ہیں۔ سابقہ حکومت اور آمر مشرف سے حاصل ہونے والی امداد کے ادارے بھی ناراض ہیں اور [illegible] کر کے ملکی معیشت کی چولیں ہلا دیں اور سابق وزیراعظم شوکت عزیز جو کہ ایک بینکر تھے انہوں نے صرف بینکوں کے کاروبار کو وسعت دے کر پورے ملک کو ایک بینک کی طرح چلایا۔ جس کے نتیجے میں معاشی و اقتصادی بحران اندرون خانہ بہت سنگین اور گہرے ہوتے گئے مگر موجودہ حکومت نے فروری 2008ء کے بعد اپنے اقتدار کا خیال کیے بغیر صرف ایک ہی رٹ لگائے رکھی کہ خزانہ خالی ہے اور آئی ایم ایف سے قرض حاصل کیے بغیر ملکی معاملات قطعاً نہیں چلائے جا سکتے۔ اس طرح آئی ایم ایف سے قرض لیا گیا اور صنعتی حلقوں کی مخالفت کے باوجود قرض حاصل کر لیا گیا اور آئی ایم ایف کے اشاروں پر اب تک جو فیصلے ہوئے اقدامات اٹھائے گئے ہیں اس کی سزا پاکستان اور قوم بھگت رہی ہے۔ گیس اور بجلی کی لوڈشیڈنگ کے بحران کو بھی آئی ایم ایف سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ آئی ایم ایف کو موجودہ حکومت کی صورت میں [illegible] حکومت بھی آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کا مقابلہ نہیں کر سکی۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے حوالے سے پوری دنیا میں ترقی پذیر ممالک اور خصوصاً اسلامی ترقی پذیر ممالک کا یہ مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک معاشی و اقتصادی اصلاحات اور بحالی کے نام پر ان ممالک کی معیشت کا بیڑہ غرق کر رہے ہیں۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک دونوں عالمی مالیاتی ادارے کہلاتے ہیں اور ان کے پس پردہ ان کی ڈوری فری میسنز اور صیہونی [illegible] ریگن اور آئی ایم ایف کے مطابق اسرائیل کی یہودی صیہونی لابی ایک خفیہ تنظیم کے طور پر پس پردہ [illegible] ہے اور اس نے پوری دنیا کو معاشی و اقتصادی لحاظ سے یرغمال بنا رکھا ہے۔ سابق سوویت یونین کے خاتمے کے بعد امریکہ اور اسرائیل کے روس کے ساتھ [illegible] کے باوجود تعلقات کوئی زیادہ خوشگوار اور مضبوط نہیں ہیں اور [illegible] اپنے نظریے کے مطابق [illegible] امریکہ اور اسرائیل ان کی [illegible] بھارت [illegible] روس کے ساتھ بھارتی تعلقات [illegible] اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل میں کوئی الجھن پیدا نہیں ہوتی۔ روس نے اب ایک مرتبہ پھر بھارت میں ایٹمی تعاون سمیت 30 ارب ڈالر کے گیارہ معاہدے کئے ہیں اور روس بھارت کو سلامتی کونسل کی مستقل نشست کے لئے حمایت کا اعلان کر رہا ہے۔ اس پر برطانیہ فرانس، امریکہ اور امریکی تھنک ٹینکس کے پیچھے یہودیوں کی کام کرنے والی ذہنیت [illegible] حرکت میں نہیں ہے حالانکہ امریکہ جو عالمی اقوام کے امن کا ٹھیکیدار ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس نے خود بھارت کے ساتھ ایٹمی ری ایکٹرز اور دیگر کئی معاہدے کر رکھے ہیں لیکن جب بھی پاکستان کے ساتھ ایٹمی ری ایکٹرز اور دیگر جوہری صلاحیات کی بات ہو تو معاہدے کرنے کی طرف پیش رفت کا کوئی اشارہ ملتا ہے تو امریکہ کی طرف سے ہر طرح احتجاج اور کاوشیں پیدا کی جانے لگتی ہیں اور افسوس ہمارے اپنے حکمران اس بات پر امریکی [illegible] کر کے اپنے [illegible] ہیں۔ چین سے مضبوط اور گہرا اور پائیدار پاکستان کا کوئی دوست نہیں مگر پاکستانی حکمران امریکی ایما پر [illegible] خصوصاً جنوبی ایشیا میں ادا کر رہے ہیں وہ جس طرح پاکستان بھارت کی بہت ساری زیادتیوں کو بھی [illegible] پاکستان اور پاکستانی نظریات کے [illegible] جاتا ہے اس میں چین کو بھی بھارت کی معاشی اہمیت کو نظر انداز کر کے پاکستان کے ساتھ مضبوط معاشی و اقتصادی راہ و رسم بڑھانا مشکلات سے ہمکنار ہے جس کا ثبوت چین کے وزیراعظم کی طرف سے بھارت میں بھارت کے ساتھ 15 ارب ڈالر کے طے پانے والے منصوبہ جات سے لگایا جا سکتا ہے لیکن چین کیونکہ ہمارا بہترین دوست ہے اس نے ہمارے ساتھ بھی 17 ارب ڈالر کے 35 معاہدے کئے ہیں۔ اگر پاکستان اپنی خود مختاری، داخلی و خارجی اور معاشی و اقتصادی پالیسیاں تشکیل دے کر ان کو پیچیدگیوں کی صورت میں عمل کرنا شروع کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ چاہ گوادر بندرگاہ کی مکمل تعمیر کی صورت میں اور پاکستانی قدرتی ذخائر پر بھارت کی طرف سے [illegible] نہیں دیکھے گا کیونکہ ہمارے خطے میں پاکستان کی سٹریٹجک حیثیت کا جو معیار ہے اس کے مطابق گوادر بندرگاہ اور [illegible] کی صورت میں چین کے ساتھ ساتھ پاکستان کو سب سے زیادہ معاشی و اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے۔ ایران پاکستان گیس پائپ لائن کے منصوبے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکے گا۔ کالا باغ ڈیم سمیت تمام چھوٹے بڑے ڈیمز کی تعمیر کی صورت میں بجلی کا بحران بھی حل کی طرف بڑھے گا اور [illegible] میں ہماری کسی بھی حکومت کو آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے سہاروں کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ کے ساتھ آئی ایم ایف کی طرف سے فراہم کردہ تمام معاشی و اقتصادی ایجنڈوں نے ملکی معیشت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے صرف ایک فیصل آباد میں لاکھوں کی تعداد میں مزدور بے روزگار ہو چکے ہیں۔ غربت، مہنگائی اور بے روزگاری کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ جاری ہے۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ حکومت 2011ء کا آغاز بجلی کی قیمتوں میں اضافہ کر کے کرنے کی بجائے خود مختار معاشی و اقتصادی ایجنڈا تشکیل دے اور نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے چیئرمین جناب مجید نظامی کے اس بیان کو عملی جامہ پہنایا جائے کہ امریکہ، بھارت اور اسرائیل کا شیطانی اتحاد ہمارے ایٹمی ہتھیاروں پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک کی نظریاتی تعلیم و تربیت ضروری ہے۔ قائداعظم کو بطور رہبر ماننے والے [illegible] ہیں۔

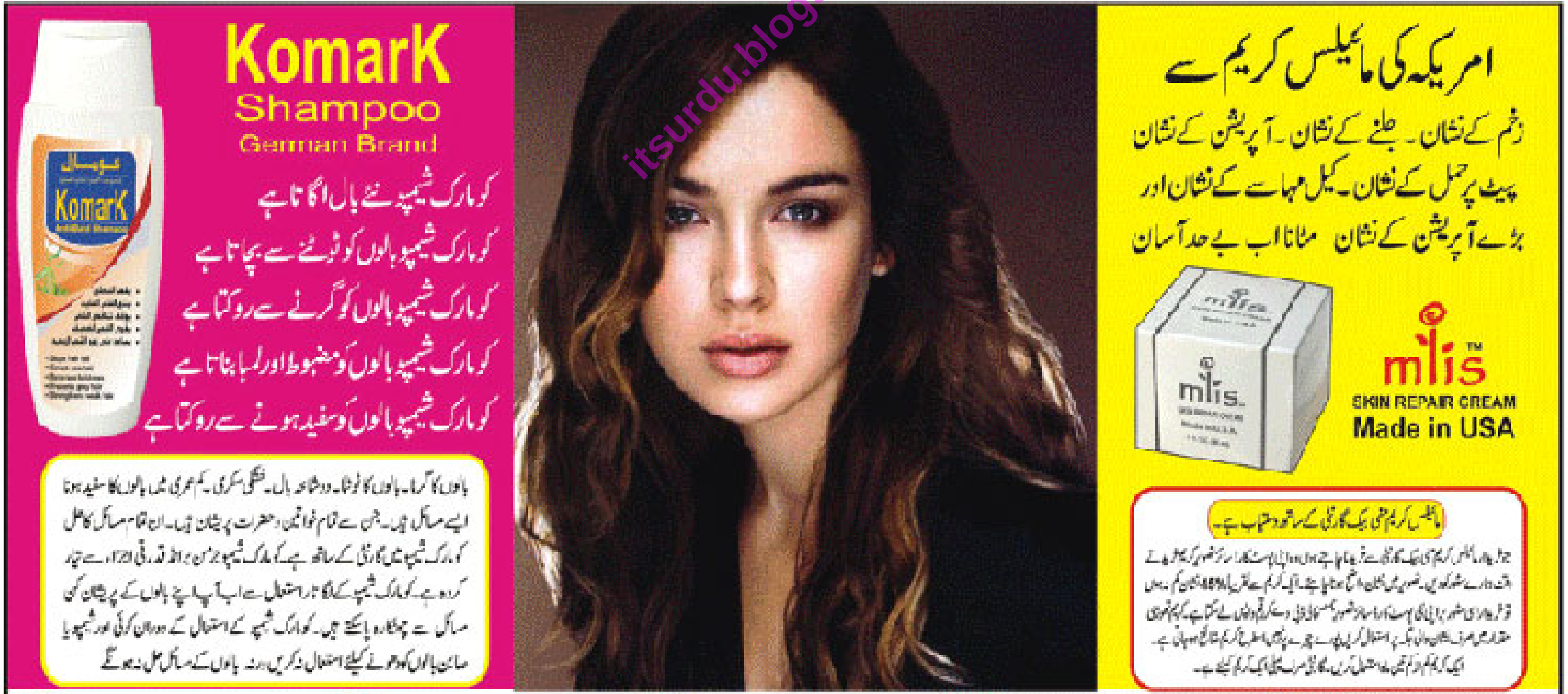

LAHORE
Mubasher Medicos, Mayo Hospital Ph: 7228190
Al-Fateh Store, Liberty Mkt. Ph: 5755677
Kohat Spices, Cant. Ph: 6671412
Ch. Medical Store, Mughalpura Ph: 6825359
Mushtaq Medical Store, Ichhra Ph: 7587246
Mushtaq Medical Store, Wahdat Rd Ph: 7969001
Hanif Sons, Railway Station Ph: 6300890
Rashid Medical Store, Lohari Ph: 7663785
Welcome Traders, Lohari Ph: 7664456
New Mehmood Pharmacy (All Branches)
Zaka Pharmacy (All Branches)
Green Plus Pharmacy (All Branches)
Decent Store, Wensat Road Ph: 5860007
M.A. Medicos, Allama Iqbal Town Ph: 7445320
Beauty Spot Allama Iqbal Town, Ph: 7445689
Liaquat Gen. Store, Sikandara Ph: 7912595
Shaikh Inayat Ullah, Anarkali Ph: 7358281
E.Homer Chemist, The Mall Ph: 7358446
Rahat Pharmacy, Township Ph: 5119601
Rehmat Homoeo Store, Dharmpura Ph: 6825500
A.M. Hafiz, Anarkali Ph: 7123282
LAHORE
Usman Chemist, Service Hosp. Ph: 7582214
Model Town Medicos, Model Town Ph: 5838198
Sun Star Store, Faisal Town Ph: 5104851
Data Homoeo Store, Railway Road Ph: 7223717
Hafiz Cosmetics, Ichhra Ph: 7575967
Hameed Medicos Gashi Shahu Ph: 6313229
MURIDKE Lucky Store, Main Bazar Ph: 7990393
KAMOKE Lasani Med. Store Tipu Bazar Ph: 6238563
SHEIKHUPURA Farooq Medicare Co. Ph: 3783900
HAFIZABAD Sanam Pansar, Rly. Phatak Ph: 7525585
FAISALABAD
Ch. Medical Store, Kutchery Bazar Ph: 2643864
M.M. Gonga, Chiniot Bazar Ph: 2633341
Life Homoeo Store, Chiniot Bazar Ph: 2613035
Rashfam Store, D-Ground Ph: 8541657
SARGODHA
Punjab Gen. Store, Kutchery Bazar Ph: 3728568
New Do Chemists, Kutchery Bazar Ph: 3727860
GUJRANWALA
Batala Medical, Gondlanwala Road Ph: 3840297
City Homoeo Store, Over Head Br. Ph: 3255558
German Homoeo Store, Urdu Bazar Ph: 4210420
SIALKOT
Iqbal Store, Chowk Allama Iqbal Ph: 4520478
Allied Store, Saddar Bazar Ph: 4250790
Amin Gen. Store, Railway Road Ph: 4596026
OKARA Haji Chiragh Din, Hall Bazar Ph: 525172
SAHIWAL Zam Zam Med. Store, Fatehi St. Ph: 4460676
PATTOKI Amin Medicine, P.O.Bazar Ph: 4421345
KASUR New Shaikh Pharmacy, Naya Bzr Ph: 781643
NAROWAL Rafaat Gen. Store, Rail Rd. Ph: 2410152
DASKA Al-Zaheer Store Main Bazar Ph: 3615486
GUJRAT
Sh. Nabi Bux, Muslim Bazar Ph: 3513084
Karach Store, Main Bazar Ph: 3532520
WAZIRABAD Hasan Medical, Main Bazar Ph: 6600214
LALAMUSA
Khalid Medical Service, Service Bazar Ph: 7516912
Jeddah Med. Store, Urdu Bazar Ph: 7516486
KHARIAN Desi Dawakhana Main Bazar. Ph: 7080810
JHANG Medicine Corner, Fawara Chowk Ph: 7624570
JHELUM Standard Medical Store, Tehsil Rd Ph: 4624301
MANDI BAHAUDDIN
Mumtaz Medicine, Ahl Hospital Ph: 530144
Abdullah Nutrition Cure, Kutchery Road 0330-8001599
CHAKWAL Nazar Brothers, Main Bzr. Ph: 553728
GUJAR KHAN Sangeet Store, Main Bazar Ph: 3516327
MIRPUR (A.K.) Friends Med. Service, Ph: 31400
RAWALPINDI
Wilson Chemist, The Mall Ph: 5564761
D. Watson Chemist, (All Branches) Ph: 5791070
Irfan Traders, Bohar Bazar Ph: 5555409
Al-Latif Chemist, Chandni Chowk Ph: 4416768
C. Wali Chemist, Murree Road Ph: 5536281
Khattak Chemist, Scheme-III Ph: 5092904
ISLAMABAD
Shaheen Chemist, Super Market Ph: 2874335
D. Watson Chemist, (All Branches) Ph: 2821007
Shaheen Chemist, Blue Area Ph: 2804105
Med Help Chemist, F/10 Markaz Ph: 2299478
D.G. KHAN D.K. Shopping Centre, Saddar Ph: 2467462
MULTAN
Multan Medical Agency, Ghanta Ghar Ph: 4510192
Ahsan Medicine, Nishtar Road Ph: 4573060
Multan Medicine Bank, Ghanta Ghar Ph: 4540025
KHANEWAL Nishtar Medical, Kutchery Bzr Ph: 2552396
MUZAFFARGARH Niaz Medicos, Multan Rd Ph: 2422494
SADIQABAD Faiz Medicos Ph: 5784881
BAHAWALPUR Nishtar Medical, Dvd Hosp. Ph: 2885065
RAHIM YAR KHAN Life Chemist, Shahi Rd. Ph: 5872181
VEHARI Faisal Med. Hall, Goal Chowk Ph: 3361819
MIANWALI Cheap Med. Store, Main Bazar Ph: 231621
LAYYAH Rashid Medicine, Girls School Ph: 441062
PESHAWAR
The Medicos, Saddar Bazar Ph: 5274122
MOLAKO, Arbab Road Ph: 5273686
Al-Shifa Homoeo, Sikandarpura Ph: 2562119
WAH CANTT Khawaja Med. Hall, Aslam Mkt Ph: 4542527
MURREE Rauf & Sons, Mall Road Ph: 416381
ATTOCK Bilal Medical Store, Jinnah Rd Ph: 2610375
ABBOTTABAD Shifa Medicos, Cant. Ph: 331077
HARIPUR Awan Health Centre, Main Bzr Ph: 615307
MINGORA Chief Chemist, Main Bazar Ph: 729818
MARDAN New Pak Medicine Co. Ph: 62811
KOHAT Al-Syed Medicos, Hangu Rd Ph: 518851
BANNU Pak Med. Co. Lucky Gate Ph: 622050
DERA ISMAIL KHAN
Amin Medicine co, DHQ Hospital Ph: 812687

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

نوائے وقت

سنڈے میگزین

خالد بشیر ہاشمی

بیرون ملک اُردو بولنے سے نوکری نہیں ملتی

ناروے میں پینتیس سال سے مقیم معروف شاعر جمشید مسرور کی باتیں

کس بے بسی سے وقت کے سانچے میں ڈھل گئے

جمشید مسرور معروف شاعر، مدیر، صحافی، ڈرامہ نگار، ہدایتکار، مزاح اور افسانہ نگار ہیں۔ وہ گذشتہ پینتیس سال سے اوسلو (ناروے) میں مقیم ہیں۔ وہ دیار غیر میں بین الاقوامی اردو مشاعرے کرانے کے حوالے سے خاص شہرت کے حامل ہیں۔ ابتدائی تعلیم گجرات سے حاصل کی اور 1965ء میں لاہور آ گئے۔ لاہور سٹیٹ بنک میں بھی کام کرتے رہے۔ 1975ء میں اوسلو چلے گئے۔ پہلا مجموعہ "شاخ منظر" 1989ء میں منظر عام پر آیا جبکہ دیگر شعری مجموعوں میں دیوار ہوا پہ آئینہ لمحوں کے سمندر، پچھلے برس کی دھوپ، پنجابی شاعری (زیر طبع) شامل ہیں۔

ان کی شاعری کے انگریزی اور بنگالی تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ حکومت اوسلو کی جانب سے آرٹسٹ ایوارڈ، ساہیو اردو اکیڈمی لکھنؤ کا خدمات ایوارڈ کے علاوہ وہ کئی ممالک سے کئی ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں۔

عطاء الحق قاسمی کا جمشید مسرور کے بارے میں کہنا ہے کہ وہ رہتے تو ناروے میں ہیں لیکن ان کی شاعری کے تمام رنگ، وکردار ہمارے معاشرے ہی کی عکاسی کرتے ہیں جبکہ معروف بزرگ شاعر ظفر اقبال کہتے ہیں کہ جمشید مسرور کی شاعری پڑھ کر خوشی اور حیرت ہوتی ہے، وہ مبارکباد کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے غزل اور نظم میں اس جدید ابہار کو قائم رکھا ہے کہ جس کے تحت کہا گیا تھا کہ نئے غزل گوؤں کو وہاں سے غزل شروع کرنی چاہیے جہاں پر غزل ابھی تک پہنچ چکی ہے۔ پاکستان آمد پر نوائے وقت لاہور میں ان سے نشست کا حال قارئین کی نذر ہے۔

جمشید مسرور نے ناروے میں اردو کے مستقبل کے بارے میں بتایا کہ ہماری نسل کے لوگوں کا تعلق تو اردو سے ہے لیکن نئی نسل کا ایسا کوئی تعلق واسطہ نہیں سوائے اسکے جنکے والدین اردو بولتے ہیں اور وہ بھی آہستہ آہستہ ایک جنریشن کے بعد اردو سے دور ہو جائیں گے۔ اس کے علاوہ جو لوگ پاکستان سے شادی کر کے یہاں آتے ہیں وہ بھی اردو بولتے ہیں لیکن انکی اولاد بھی اسی بہاؤ میں آ جاتی ہے۔ جمشید مسرور نے کہا اردو بولنے سے وہاں نوکری یا کوئی نہیں ملتا اس لئے آہستہ آہستہ زبان چھوڑنا پڑتی ہے۔ اگرچہ حکومت کی طرف سے کوئی دباؤ نہیں۔ جمشید مسرور نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ وہ گذشتہ 23 سال میں انجمن آرٹس کونسل انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے اوسلو میں 23 بین الاقوامی مشاعرے کرا چکے ہیں وہاں لوگوں میں شاعری کا بہت شوق اور رجحان ہے جبکہ جن لوگوں کا علم کم ہے وہ بھی مشاعروں میں آ کر بیٹھتے اور اس سے محظوظ ہوتے ہیں۔ پاکستان سے ان مشاعروں میں عطاء الحق قاسمی، محسن رضوی (مرحوم)، اجمل نیازی، امجد اسلام امجد، شاہد احمد، وصی حسن، انعام الحق جاوید، سعادت شاہ، انور سدید، صغری صدف، حلیم طاہر، خالد شریف اور دیگر شرکت کر چکے ہیں۔ وہاں ڈاکٹر امجد پرویز اور استاد فتح علی خان کے کنسرٹ بھی کرائے جبکہ دیگر گلوکار بھی وہاں آتے رہتے ہیں۔

جمشید مسرور نے پاکستانی کمیونٹی کے مسائل کے حوالے سے کہا کہ سب سے زیادہ تر معاشی مسائل حل ہو چکے ہیں جبکہ کمیونٹی کے مسائل کی وجہ طلاق اولاد ہے۔ جبکہ بڑا سبب والدین کا ان پڑھ ہونا ہے جبکہ ان کی اولاد تعلیم حاصل کر رہی ہے یا آگے بڑھ رہی ہے، وہاں معقول اجرت ملتی ہے جبکہ بیروزگاری کا بھی تصور نہیں کیونکہ زیادہ تر کام مشینوں کے باعث آسان ہو جاتا ہے۔ جمشید مسرور نے ہجرت کے حوالے سے کہا کراچی زمین چھوڑنے کی بڑی قیمت دے کر ہی وہاں کچھ حاصل ہوا ہے۔ وہاں جا کر بے حقیقی ہلڈاپ ہوئی۔ لیکن اب یہاں آ کر لگتا ہے کہ جیسے شہر پر بھیون ٹورسز کا قبضہ ہے۔ یہ سول سوسائٹی کیلئے شرم کی بات ہے ہم نے اپنے ملک کے ساتھ کیا کر دیا۔ یہ بہت خوبصورت معاشرہ تھا جس میں سول سائنٹس پر تہا پھرتا تھا لیکن رفتہ رفتہ اسے برباد کر دیا گیا۔ لیکن اسے برباد کرنے والے عوام نہیں بلکہ وہ کرتا دھرتا ہیں جو زبردستی انکے مالک بن جاتے ہیں۔ یہ لوگ جس ملک پر ساری عمر حکومت کرتے ہیں اپنی اولاد اور گرین کارڈ کیلئے اسے آخر میں اسے چھوڑ کر باہر بھاگ جاتے ہیں ان لوگوں کو اولادوں سمیت پکڑ کر واپس لانا چاہئے۔ زندگی بھر ملک کو لوٹ کر کھاتے ہیں۔ جب پھینس لگتی ہے تو بیرون ملک نکل جاتے ہیں۔ جمشید مسرور نے بتایا کہ ناروے خوبصورت اور صاف ملک ہے۔ وہاں کے لوگ دن رات اپنے ملک کی خوبصورتی بڑھانے کیلئے کوشاں رہتے ہیں۔

ایم اے شامی نقشبندی
ماہر علم نجوم
آسٹرو پامسٹ
فیلو میگزین (نوائے وقت)
شامی روحانی جنتری 2011
مفت تحائف
www.mashami.com
فون پر مسائل کا روحانی حل
مفت معلوم کریں
0423-6121953, 0322-4552186

پاکستان انسٹی ٹیوٹ برائے فاصلاتی تعلیم
ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی کی سینٹرل روڈ فیصل آباد
گھر بیٹھے بذریعہ خط و کتابت گورنمنٹ سے منظور شدہ کورسز
(عمر اور تعلیم کی کوئی قید نہیں)
چیئرمین چوہدری خالد سعید گل
چھ ماہ کے شارٹ ٹرم کورسز
IELTS
داخلوں کیلئے SMS کرنے کی آخری تاریخ 07-01-2011

DAE
گھر بیٹھے داخلے
میڈیکل ڈپلومہ / انجینئرنگ ڈپلومہ
0305-6482061
گھر بیٹھے داخلے ایگزیکٹو ایم بی اے
(ایگزیکٹو ماسٹر ان بزنس ایڈمنسٹریشن)
تین ماہ کے شارٹ ٹرم کورسز
0306-4825057
آخری تاریخ 07-01-2011
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز

بالکل سونے جیسے زیورات
10 سال کی گارنٹی
گھر بیٹھے منگوائیں

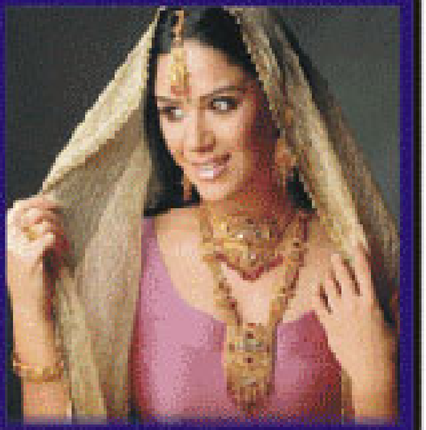

100 ملی گرام خالص سونا لگا کرنی تولہ زیور کی قیمت -/1000 روپے
50 ملی گرام خالص سونا لگا کرنی تولہ زیور کی قیمت -/500 روپے
1- دلہن مکمل برائیڈل سیٹ وزن 12 تولے جس میں سوتیوں والا ہار جس میں جھومر، رنگ، چوڑیاں 2 کڑے قیمت -/12000 روپے
2- دلہن مکمل برائیڈل سیٹ وزن 12 تولے جس میں سوتیوں والا ہار جس میں جھومر، رنگ، چوڑیاں 2 کڑے قیمت -/6000 روپے
3- گلوبند سیٹ وزن 8 تولے قیمت -/8000 روپے 4- گلوبند سیٹ وزن 6 تولے قیمت -/4000 روپے
5- مکمل کڑے 2 عدد / 5 چوڑیاں وزن 6 تولے قیمت -/4000 روپے
6- مکمل کڑے 2 عدد / 6 چوڑیاں وزن 4 تولے قیمت -/2000 روپے
7- مکمل مردانہ بریسلیٹ وزن 4 تولے قیمت -/4000 روپے انگوٹھی قیمت -/2000 روپے
8- مکمل مردانہ بریسلیٹ وزن 4 تولے قیمت -/2000 روپے انگوٹھی قیمت -/2000 روپے
SMS 0306-7301428
نیشنل انسٹیٹیوٹ آف جیولری آرٹ اینڈ ڈیزائن فیصل آباد

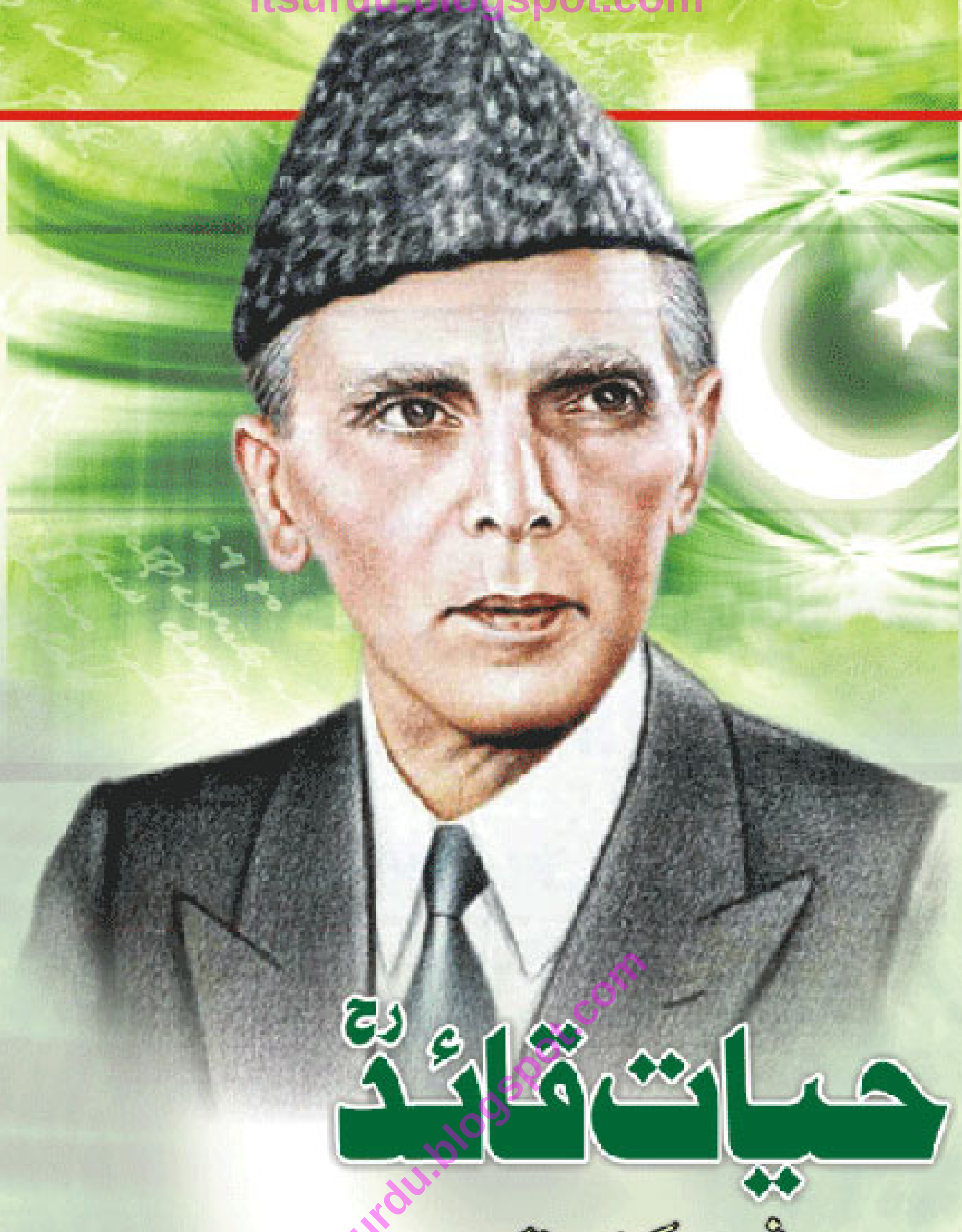

حیات قائدؒ

میں اپنی سوانح حیات کیلئے خود تم کو مواد دوں؟

بانی پاکستان کی اصول پسندی پر مبنی گفتگو

پروفیسر عبدالحق

قائداعظمؒ بلاشبہ ایک سچے اور کھرے سیاستدان اور زیرک قانون دان کے طور پر اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ آج بھی ان کے فہم و فراست، حاضر جوابی، تدبر، مذہبی شغف، بے غرضی، نیک نیتی، منافقانہ روش سے نفرت اور اصول پسندی کی مثالیں دی جاتی ہیں اور ان سے منسوب ہر واقعہ دلچسپ ہونے کے ساتھ ان کی عظمت کردار کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ سیاستدان بالعموم اپنی کامیابی کیلئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرتے ہیں مگر قائداعظمؒ اس کے برعکس اپنے معاملات میں نتائج کی پرواہ کئے بغیر دیانتداری اور راست بازی اپناتے تھے اور سختی سے اپنے اصولوں پر قائم رہتے تھے یہاں تک کہ جدوجہد آزادی کی تحریک کے دوران بھی انہوں نے کسی بے ضابطگی کو پسند نہ کیا۔ الطاف حسین سابق مرکزی وزیر صنعت و ایڈیٹر روزنامہ ''ڈان'' قائد کی اصول پسندی کے ضمن میں بیان کرتے ہیں۔

''قائداعظمؒ کو ایمانداری اور وقار کا بڑا خیال رہتا تھا۔ جدوجہد کے تاریک ترین دنوں میں بھی وہ ایسے طریقوں پر چلنا پسند نہیں کرتے تھے جو ان کے ضابطہ اخلاق کے منافی ہوں۔ مجھے ان دنوں کا ایک واقعہ یاد ہے جس میں میں خود ملوث تھا۔ مسٹر نہرو اس وقت عبوری حکومت میں وزیراعظم تھے۔ ہندوستان کے سوال کے حل کے سلسلے میں وہ انتہائی اگلے اقدام کا اعلان کیا جا رہا تھا۔ ایک روز آدھی رات کے قریب کسی نے جان محمد پارک میں میرے فلیٹ کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے دروازہ کھولا تو ایک اجنبی کو کھڑا پایا اس نے اپنے سر کو لپیٹ رکھا تھا۔ تعارف کرائے بغیر اس نے مجھے سرکاری ڈاک کا ایک لفافہ پکڑا دیا جسے بڑی احتیاط کے ساتھ کھولا گیا تھا۔ یہ لندن کی مہر اور یہ خط مسٹر نہرو کے نام تھا۔ اس کے اندر مسٹر کرشنا مینن کی طرف سے چند صفحات کی ٹائپ کی ہوئی ایک رپورٹ تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ چند روز پہلے لارڈ پیتھک لارنس سے جو اس وقت وزیر ہند تھے مینن کی کیا بات چیت ہوئی۔ اس خط سے اس بات کا پتہ چلتا تھا کہ برطانوی حکومت کس انداز میں سوچ رہی ہے۔ اس سے اور بھی مفید معلومات حاصل ہو سکتی تھیں۔ نوارد شخص ڈاک خانے کا ایک مسلمان ملازم تھا جو غیر ملکی ڈاک چھانٹتے ہوئے یہ خط پکڑ کر لے آیا تھا اور اس نے اسے کھول کر پڑھا تھا اور یہ سوچ کر اسے میرے پاس لے آیا کہ اس سے مسلم لیگ کو فائدہ پہنچے گا۔ میں نے اپنا تائپ رائٹر نکالا اور خط کی نقل کر لی۔ پھر میں نے یہ خط واپس کرتے ہوئے یہ مشورہ دیا کہ یہ خط مکتوب الیہ کو پہنچا دیا جائے۔ صبح کو میں خط کی نقل لے کر قائداعظمؒ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ یہ خط میرے قبضے میں کیسے آیا۔ قائداعظمؒ کو اس خط کے مضمون سے بہت دلچسپی تھی لیکن وہ اس کے حصول کے طریقے سے بہت پریشان تھے اور مجھے سختی سے منع کر دیا کہ آئندہ ایسے سودے نہ کروں۔''

اسی نوعیت کا ایک اور واقعہ بھی قائداعظمؒ کی اصول پسندی اور دیانت پر دلالت کرتا ہے۔ اس واقعہ کے راوی قدرت اللہ شہاب ہیں جو پاکستان میں بعض اہم اور ذمہ دار عہدوں پر فائز رہنے کے علاوہ دو تین قلمی تصانیف بھی رکھتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں:

''1947ء کے آغاز کا ذکر ہے میں ان دنوں اڑیسہ میں ڈپٹی سیکرٹری ہوم تھا۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ صوبے کے وزیر اعلیٰ مسٹر ہری کشن مہتاب کے ماتحت تھا۔ ہوم سیکرٹری صاحب نے مجھے اختیار دے رکھا تھا کہ میں وزیر اعلیٰ سے براہ راست رابطہ رکھوں۔ ہری کشن مہتاب جلد ہی مجھ پر اعتماد کرنے لگے۔ وہ اپنے اہم ترین کاغذات میرے حوالے کر دیتے اور میں پوری رازداری کے ساتھ معاملات کو آگے بڑھاتا تھا۔ ایک روز دہلی میں کانگریس ورکنگ کمیٹی کی ایک ہنگامی اہم میٹنگ ہو رہی تھی۔ مہتاب صاحب چلے گئے اور جب واپس آئے تو حسب معمول اپنا کانفیڈنشل بکس مجھے دے دیا۔ کاغذات کو ترتیب دیتے وقت میرے ہاتھ ایک ایسی دستاویز لگی جو ہماری قومی زندگی پر بری طرح اثر انداز ہونے والی تھی۔ یہ پانچ چھ صفحات پر مشتمل تھی۔ کانگریس ہائی کمان نے ایک تفصیلی ہدایت نامہ تیار کیا تھا جس میں کانگریسی وزراء اعلیٰ کیلئے تیار کیا تھا کہ اس میں لکھا تھا کہ تقسیم ہند کا معاملہ تقریباً طے ہو چکا ہے اس لئے جن صوبوں میں کانگریس کی وزارتیں قائم ہیں وہاں مسلمانوں کو قیدی اسامیوں سے تبدیل کر دیا جائے۔ پولیس فورس میں جو مسلمان ہیں ان سے اسلحہ لے لیا جائے۔ مسلمانوں کی تنخواہیں پر کڑی نظر رکھی جائے۔ پانچ چھ صفحات پر اسی قسم کے انتہائی معاملات پر ہدایات تھیں۔ ان کو پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ مسلمانوں کے قتل عام کا منصوبہ ہے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے فیصلہ کر لیا کہ خواہ کچھ بھی ہو یہ قائداعظمؒ کے علم میں آنا چاہیے۔ چنانچہ میں اسی روز رخصت لے کر دہلی جانے کیلئے تیار ہو گیا۔ قائداعظمؒ ان دنوں دہلی میں تھے۔ میں یہ دستاویز ان تک پہنچانا چاہتا تھا۔ ان دنوں قائداعظمؒ کے سیکرٹری خورشید صاحب تھے ان سے میرے دوستانہ تعلقات تھے۔ گو اس وقت وہ دہلی میں موجود ہوتے تو مجھے قائداعظمؒ سے ملنے میں کوئی دقت پیش نہ آتی لیکن وہ موجود نہ تھے۔ بڑی مشکل سے دروازے تک پہنچا۔ محافظ نے روکنا چاہا میں نے سمجھایا بجھایا تو جانے دیا۔ اس کا جذبہ احتیاط بھی قابل قدر تھا کیونکہ اس سے پہلے قائداعظمؒ پر حملہ ہو چکا تھا۔ بہرحال میں کمرے کے اندر چلا گیا۔ قائداعظمؒ اس وقت کچھ لکھنے میں مصروف تھے۔ فارغ ہوئے ایک نظر مجھ پر ڈالی اور گرجدار آواز میں بولے:

''کیا بات ہے؟''

میں آپ کے لئے ایک مفید دستاویز لے کر آیا ہوں۔ میرا نام قدرت اللہ شہاب ہے اڑیسہ میں ڈپٹی سیکرٹری ہوم ہوں۔''

وہ کہاں ہے؟'' قائداعظمؒ نے مجھے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ میں نے آگے بڑھ کر دستاویز ان کی خدمت میں پیش کی۔ ان کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے کچھ ناگوار بات ان کے چہرے کو چڑا دیتی ہو۔ ان کے جذبات کی جھلک سا ارتعاش پیدا ہوا۔ ایک بار انہوں نے مجھے اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ کاغذات پڑھ کر بولے:

''ہاں..... یہ ہمارے لئے مفید ہو سکتی ہے۔''

یہ کہہ کر وہ دوبارہ مطالعہ میں مصروف ہو گئے۔ کچھ دیر بعد پوچھنے لگے ''یہ تم کو کہاں سے ملی؟''

''یہ ہری کشن مہتاب کی ہے.... ہمارے وزیر اعلیٰ۔''

''تم نے یہ کیسے حاصل کی؟ کیا انہوں نے تمہیں دی؟''

''میں نے اسے اپنا قومی فرض سمجھا۔''

''اگر تم پکڑے جاتے تو.....؟''

''میں اس کیلئے تیار ہو کر آیا ہوں۔''

''کیا تم اسے اپنے پاس رکھ سکتے ہو؟''

''یہ آپ ہی کیلئے لایا ہوں۔''

''ٹھیک۔''

میں دروازے سے باہر نکلنے لگا تو قائداعظمؒ نے آواز دی۔

''تمہارا نام کیا ہے؟''

''قدرت اللہ شہاب۔''

''کیا تم دوبارہ ایسی حرکت کرو گے؟'' قائداعظمؒ نے تندرے دوستی سے کہا اور خاموشی سے واپس آ گیا۔ قائداعظمؒ شہاب کی اس تحریری حرکت کے حامل تھے انہیں خود سازش سے سخت نفرت تھی اور وہ جانتے تھے کہ ان کی یہ ہٹ دھرمی ہے۔ اس ضمن میں مخلص مسلم لیگی اور قائداعظمؒ کے مداح سید بادشاہ حسین بھی آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ تھے اور تحریر و تقریر میں ماہر تھے۔ لکھتے ہیں:

''میں نے ارادہ کیا کہ قائداعظمؒ کی سوانح حیات ''حیات جناح'' کے نام سے مرتب کروں۔ بہت سا مواد میں نے جمع کر لیا۔ خیال آیا کہ لکھنے سے پہلے قائداعظمؒ سے اس سلسلے میں بات چیت کروں۔ بڑی مشکلوں سے دہلی میں ملاقات کا موقع میسر آیا۔ میں نے کتاب کی تفصیلات بتانی شروع کیں تو کہنے لگے: ''کیوں لکھ رہے ہو؟''

''آپ ہوئی کے رہنماؤں میں ہیں، آپ کی اصول پرستی، آپ کا کردار، آپ کی قابلیت اور آپ کا قومی کام اور ان میں انہماک۔ اس قابل ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ہیں حاصل کریں۔ اردو عوام کی زبان ہے اور اسی کے توسط سے آپ کے حالات عوام تک پہنچ سکتے ہیں۔''

''تم نے کہاں کہاں سے مواد جمع کیا؟''

میں نے ماخذ بتائے اور کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی کچھ مواد عطا فرمائیں۔ کہنے لگے:

''کیا مطلب؟.... میں اپنے سوانح حیات کے لئے خود تم کو مواد دوں؟ مجھے یہ طریقہ کار پسند نہیں۔ اگر تم سمجھتے ہو کہ تمہارے پاس سارا مناسب مواد ہے تو لکھو اور اگر سمجھتے ہو کہ مواد کافی ہے تو لکھو اس کا فیصلہ تم خود کرو۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔''

''میری خواہش تھی کہ مسودہ کے بعض اہم حصے آپ کو بھی سنا دوں۔''

''کیوں؟''

''ہو سکتا ہے بعض باتیں تصدیق طلب ہوں اور بعض مسائل وضاحت طلب۔''

''اگر ایسا ہے تو یہ تمہارے اپنے خاص امور ہوں گے۔''

''میں ان کی تصحیح چاہتا ہوں۔''

''نہ یہ کام میرا ہے اور نہ مجھے اتنی فرصت ہے۔ اگر تمہیں اپنے آپ پر بھروسہ نہیں ہے تو اس کا خیال چھوڑ دو۔''

''بھروسہ تو ہے اور بھروسے سے زیادہ تمنا ہے لیکن اندیشہ ہے کہ ایک چھوٹی سی نادانستہ غلطی بھی آپ کو ناراض نہ کر دے۔''

''میں کیوں ناراض ہوں گا۔ تمہاری غلطی پر میرے ناراض یا خوش ہونے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ اپنی غلطیوں کے تم ہی ذمہ دار ہو گے۔ میرا کیا واسطہ؟ تم بلاوجہ مجھے اپنے ساتھ شریک کرنے کی کوشش نہ کرو۔ مجھے یہ طریقہ کار ناپسند ہے۔''

''کم از کم آپ مجھے ایک طویل ملاقات کا موقع دیں۔ میں اپنے اطمینان کیلئے بعض باتیں قدرے تفصیل کے ساتھ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔''

''اگر تم قریب یہاں نہیں ہوتے اور میں بھی اکثر اس جگہ نہیں رہتا۔ کیا تم دہلی آتے ہو؟ صرف اس مقصد کیلئے آ جایا کرو گے؟''

''میں ریڈیو کے کام کے سلسلے میں ہر دوسرے تیسرے مہینے ضرور آتا رہتا ہوں۔ اگر آپ ان دنوں بمبئی میں ہوں گے تو اجازت حاصل کر لوں گا۔''

''اچھا..... مگر پہلے وقت مقرر کر لینا ضروری ہے اور یہ بھی ذہن میں واضح رہے کہ میں اپنی سوانح حیات کے سلسلے میں تمہیں کوئی وقت نہیں دوں گا البتہ بعض امور پر جو لوگ خیال کے ضمن میں تم پوچھ سکو گے۔''

''پیسے بعد جب میں بمبئی گیا تو اتفاقاً قائداعظمؒ موجود تھے۔ وقت مقرر کرنے میں از سر نو دقت پیش آئی مگر کسی نہ کسی طرح انتظام ہو ہی گیا۔

چالیس منٹ کا وقت مقرر کیا گیا تھا۔ میں نے بہت سی باتیں پوچھیں۔ قائداعظمؒ نے ہر سوال کا جواب کافی وضاحت کے ساتھ دیا اور ان کا انداز ہر وقت قائل معقول کرنے کا ہوتا تھا۔ بیچ بیچ میں وہ یہ بات کسی نہ کسی طرح ضرور واضح کر دیتے تھے کہ مجوزہ کتاب کا اس گفتگو سے کوئی تعلق نہیں اور میں تمہیں اس کے لئے مواد فراہم نہیں کر رہا۔ اسے محض نقل کرنے کی قطعی ضرورت نہیں بلکہ اس کا حوالہ بھی نہ دیا جائے۔ میں حیدرآباد واپس ہوا اور چھ باب کتاب کے بڑی عجلت میں لکھے۔ ایک جگہ اردو زبان اور مسلمانوں کی ثقافت کا تذکرہ آتا تھا۔ اس ضمن میں مجھے ایک عجیب سا خیال آیا۔ میں نے قائداعظمؒ کو لکھا کہ اگر آپ اردو زبان کی حمایت میں دو جملے اردو رسم الخط میں لکھ کر بھیجیں تو میں اس کا بلاک بنا کر کتاب کے شروع میں شائع کر دوں گا۔ حالانکہ اس پر اضافہ یہ کیا کہ یہ مختصر دو جملے میں نے خود لکھ کر بھی بھیجے اور استدعا کی کہ وہ انہیں کسی طرح نقل کر کے روانہ فرما دیں۔

مجھے کیا معلوم تھا کہ میری یہ خواہش ان کی طبع نازک پر بہت گراں گزرے گی۔ جواب میں جو خط آیا وہ عتاب سے بھرپور تھا انہوں نے لکھا:

''تم مجھے نقل کرنے کی ترغیب دے رہے ہو جو ایک بے کار اور جھوٹ ہوگا اور غلط اور کرانے کا الزام لگ جائے گا مجھ پر فریب کھاتے ہو..... میں ان چیزوں سے دور بہت دور ہوں۔ میں نے اپنے آپ کو دھوکہ نہیں دیا اپنے دوست احباب کو دھوکہ نہیں دیا۔ تم نے مجھے کسی ایسی غلطی کی اور جب تم نے مجھے سمجھا ہی نہیں تو میری سوانح حیات لکھنے کا تہیہ کیوں کیا؟''

یہ خط پڑھ کر مجھے اپنے آپ پر بہت غصہ آیا۔ میں پچھتانے لگا کہ مجھ سے کیسی نادانی ہوئی۔ کیوں میں نے ایسی غلط خواہش کی، مجھے ہو کیا گیا تھا۔ اب کوئی صورت صفائی کی دکھائی نہیں دیتی تھی۔

میں نے مسلسل روتی ہوئی چٹھیاں لکھیں، معافی چاہی، ندامت کا اظہار کیا لیکن قائداعظمؒ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہوا اور میں نے کتاب ادھوری ہی چھوڑ دی۔

itsurdu.blogspot.com

کاش تجھ میں ہو ہماری کامیابی کی نوید

نیا سال.. نئے جذبے!

مختلف شعبہ ہائے زندگی کے سرکردہ افراد کی رائے

عنبرین فاطمہ

سال 2010ء بھی خوشیاں اور غم سمیٹ کر اس کے آخری سورج کے ساتھ غروب ہو گیا۔ ہر نئے سال کی طرح اس دوران بھی ہم سب کی بہت ساری امیدیں وابستہ رہیں۔ بحیثیت ایک قوم ہمیں کبھی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہئے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ گزشتہ برس ہم نے جس شعبے میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کی اس کے لئے سال 2011ء کو پاکستان کی ترقی کا ہدف بنائیں۔ گزشتہ سال ہم نے کس شعبے میں کیا کھویا کیا پایا اور نئے سال کی منصوبہ بندی کیا ہونی چاہئے اس حوالے سے ہم نے مختلف شعبوں سے وابستہ سرکردہ شخصیات سے بات چیت کی جو کہ قارئین کی نذر ہے۔

علی احمد کرد (سپریم کورٹ بار کے سابق صدر اور معروف قانون دان) نے کہا کہ وکلاء تحریک کے بعد اس پیشے کی عزت اور وقار میں اضافہ ہوا لیکن گزشتہ برس اس گراف میں اونچ نیچ دیکھنے میں آئی۔ وکلاء نے کامیاب تحریک کے بعد ملکی سیاست میں جو پریشر گروپ کی شناخت حاصل کی وہ حیثیت ابھی تک برقرار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وکلوں کے آپس میں اور کبھی پولیس کے ساتھ تنازعات بھی دیکھنے میں آئے لیکن ان کا اتحاد برقرار رہا۔ سال 2010ء میں معاشرے میں ہونے والی ناانصافی کے خلاف وکلاء نے آواز اٹھائی بلکہ حکومت اور عدلیہ کے کاموں پر مثبت تنقید کر کے معاشرے کے عام طبقوں میں مقبولیت حاصل کی۔ امید کرتے ہیں کہ ملک میں ہونے والی ناانصافی کے خلاف یہ جدوجہد سال 2011ء میں بھی جاری رہے گی اس ضمن میں نیا سال وکیلوں کے لئے ایک چیلنج ہے جس سے ہمیں کامیابی اور منصوبہ بندی کے ساتھ نمٹنا ہے اور ملک سے ناانصافی کے ناسور کو ختم کرنا ہے۔

ڈاکٹر عطاء الرحمان (سابق چیئرمین ایچ ای سی) کے مطابق سال 2010ء تعلیم کے میدان میں نقصان دہ ثابت ہوا۔ اعلیٰ تعلیم کی مد میں ترقیاتی بجٹ کے پچاس فیصد کمی ہوئی جس کی وجہ سے بہت سارے مسائل نے جنم لیا۔ یونیورسٹیز کے ڈویلپمنٹ پروگرام اور سکالر شپس بھی رک گئیں۔ حکومت نے ایچ ای سی کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر کا عہدہ [illegible] ایچ ای سی کو بے حد نقصان ہوا لیکن اس شعبے میں چند ایک کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں جیسے اس سال پاکستانی سکالرز [illegible] کے ساڑھے چار ہزار تحقیقی مقالے بین الاقوامی جریدوں میں شائع ہوئے ہیں۔ رینکنگ کے حساب سے پاکستان کی پانچ یونیورسٹیاں دنیا کی ٹاپ یونیورسٹیوں میں آ گئیں۔ اس کے علاوہ نیچرل سائنس کے میدان میں کراچی یونیورسٹی دنیا میں 223 ویں نمبر پر، نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی 260 ویں نمبر پر اور قائداعظم یونیورسٹی 270 ویں نمبر پر رہی جو ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ سال 2011ء میں ہم امید کرتے ہیں کہ موجودہ حکومت نے جی ڈی پی کا سات فیصد تعلیم کیلئے مختص کرنے کا جو وعدہ کیا ہے اس وعدے کو وہ پورا کرے گی اور ایسی مضبوط تعلیمی پالیسیاں ترتیب دے گی جس سے ہمارا تعلیمی معیار بہتر ہو سکے۔

ریما خان (فلم اداکارہ) نے کہا کہ سال 2010ء سے بہت امیدیں وابستہ تھیں کہ اس برس شاید فلمی صنعت کے حالات کچھ بہتر ہوں گے لیکن افسوس یہ سال بھی شوبز کے لئے کوئی بہتری لانے کے بجائے [illegible] گیا۔ گزشتہ برس پاکستانی سینما میں بھارتی فلموں کی یلغار نظر آئی بلکہ ماڈلنگ کے شعبے کے لئے بھی بھارتی ماڈلز پر انحصار کیا گیا جو کہ اپنے فنکاروں کی حوصلہ شکنی کرنے کے مترادف ہے۔ بھارت کی فلمی صنعت میں ہمارے کئی فنکاروں نے کام کیا لیکن ان کی فلموں کو [illegible] وہاں کی کمپنیوں نے کبھی ہمارے فنکاروں کو شہروں میں [illegible] ہم ان کے فنکاروں کو بڑی بڑی سکرین پر لے کر آتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس صورتحال کو پیدا کرنے والے ہم خود ہیں۔ ہمیں شوبز کی دنیا میں بہتری لانے کے لئے لائحہ عمل اختیار اور دوسروں کی بجائے اپنے ٹیلنٹ پر انحصار کرنا ہوگا اور امید کرتے ہیں کہ سال 2011ء شوبز کے لئے خوش قسمتی کا سال ثابت ہوگا۔

کرکٹ کنٹرول بورڈ کے سابق سربراہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) توقیر ضیاء نے کہا کہ گزشتہ برس پاکستان ہاکی ٹیم کا ایشین گیمز میں طلائی تمغہ جیتنا اعزاز کی بات رہی ہے کیونکہ ہمارے ہاں [illegible] خواتین کرکٹ کو بھی [illegible] جنوبی افریقہ میں ٹیسٹ میچ کے دوران پاکستان کی کارکردگی بہتر رہی [illegible] عامر، آصف اور سلمان بٹ [illegible] کرکٹ کے لئے خوش آئند [illegible] کرکٹ بورڈ نے اپنے وقار اور عزت کو کھو دیا [illegible] جس کی وجہ سے کرکٹ شائقین کو [illegible] پاکستانی کرکٹ ٹیم سیاست اور گروپ بندی کا شکار رہی جبکہ کرکٹ شائقین کے لئے کوئی [illegible] امید کرتے ہیں سال 2011ء میں ورلڈ کپ جیتنے کے لئے بہتر حکمت عملی [illegible] آئی سی سی اور کرکٹ بورڈ اپنے تعلقات خوشگوار بنائیں گے اور کرکٹ کے میدان میں کھلاڑی اپنی کارکردگی سے [illegible] اضافہ کریں گے۔

خورشید محمود قصوری (سابق وزیر خارجہ) نے کہا کہ سال 2010ء کے دوران [illegible] سیاست دانوں نے عوامی امیدوں کو پورا نہیں کیا [illegible] مسائل کو حل کرنے کے لئے [illegible] کارکردگی خاصی نمایاں [illegible] حزب اختلاف کی بات ہے تو اس نے بھی اپنا [illegible] کردار ادا نہیں کیا اور اگر انہوں نے کیا بھی تو [illegible] میڈیا نے عوامی مسائل کو اٹھانے میں اہم کردار ادا کیا [illegible] سیاسی معاملات [illegible] مسلسل نظر انداز کیا [illegible] گئی ہے۔ جہاں تک سیاست دانوں کی بات ہے تو ان کے پاس آج بھی اتنا وقت نہیں کہ وہ ملکی مفادات کے لئے چیزوں کو دیکھیں اور معاملات پر غور کریں۔ ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ ہم تعلیم سمیت دیگر شعبوں میں دنیا سے کیوں پیچھے رہ گئے ہیں۔ سال 2011ء میں عوامی مسائل حل کرنے کے لئے ہم سیاست دانوں کے ساتھ ساتھ [illegible] توقع کرتے ہیں کہ وہ مسائل کو صرف [illegible] کا حل بھی تلاش کریں گے۔

فرزانہ باری (انسانی حقوق کی کارکن) نے کہا کہ سال 2010ء میں [illegible] برس یہ دیکھا گیا کہ مہنگائی، غربت اور بے روزگاری میں اضافہ ہوا اور عوام نے اس کے خلاف سڑکوں پر نکل کر احتجاج کیا لیکن سال [illegible] کے دوران [illegible] عوام کے ساتھ کھڑے نظر نہیں آئے۔ این جی اوز کی کارکردگی متاثر ہونے کی سب سے بڑی وجہ فنڈز کی کمی ہے [illegible] جہاں تک میڈیا کا کردار ہے تو اس نے بھی عوامی مسائل کو اٹھانے میں مثبت کردار ادا کیا لیکن سیلاب کی کوریج کے حوالے سے ان کا کردار [illegible] سال 2011ء میں [illegible] کے مسائل حل کرے گا جس سے ان کی کارکردگی متاثر ہوگی۔

ڈاکٹر جاوید اکرم (پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور) نے کہا کہ سال 2010ء میں ہسپتالوں اور میڈیکل مراکز میں معمول کے علاج معالجے [illegible] کے لئے زیادہ توجہ نہیں دی گئی [illegible] جعلی ادویات [illegible] اس سلسلے کی روک تھام کے لئے قانون نہیں ہے۔ امید ہے کہ سال 2011ء میں اس حوالے سے مربوط قانون بنے گا بلکہ اس پر عمل درآمد بھی ہوگا اور حکومت علاج معالجے اور تحقیق کی طرف توجہ دے گی اور جو تحقیق ہو چکی ہے اس کو [illegible] تک پہنچایا جائے اس پر توجہ دی جائے گی۔

مفتی منیب الرحمان (چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی) نے کہا کہ سال 2010ء کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ [illegible] ناموس رسالت [illegible] پوری قوم اس قانون کا تحفظ کرنے کی امید کرتے ہیں سال 2011ء میں [illegible]

سلمان شاہ (ماہر اقتصادیات) نے کہا کہ سال 2010ء کے دوران ہماری معاشی ترقی [illegible] گزشتہ تین سالوں میں آئی ایم ایف کی پالیسیوں [illegible] عوام [illegible] غربت کی لکیر کے نیچے [illegible] سیلاب [illegible] سال 2011ء بھی 2010ء جیسا ہی ثابت ہوگا [illegible] 1599 [illegible]

سلمان شاہ

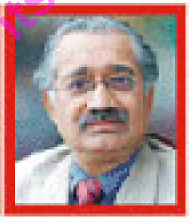
ڈاکٹر جاوید اکرم

مفتی منیب الرحمان

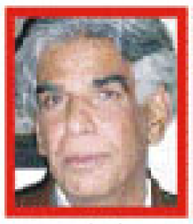
علی احمد کرد

فرزانہ باری

ریما خان

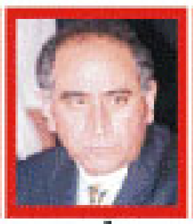
توقیر ضیاء

ڈاکٹر عطاء الرحمان

سالِ نو آگیا

آنے والی بہاروں کے در پر
صدا دے رہی ہے خزاں
تھک گئی ہوں مجھے اذن
رخصت ملے
تاکہ پھر زندگانی کا ہو لے سماں
وہ دھواں ہو کہ سب چادریں برف کی
زندگی کی حرارت سے گھلنے پگھلنے لگیں
سوئی شاخیں نئی کونپلوں کی مہک سے
چٹکنے لچکنے مہکنے لگیں
کھول دو در کہ تازہ ہواؤں سے
بھر جائے ایک ایک گھر
جشن فصل بہاراں بپا ہو
کہ جھومے مسرت سے سارا نگر
پھر بہار آ گئی ہے خراج اس کو
دو دیدہ و خوشیوں کا دو
جیسے کلیاں چٹکتی ہیں ہنستے ہیں گل
ایسے تم بھی ہنسو
مجھ کو اقرار ہے میں نے آتی ہوں میں
زرد ہونے کا ہر شاخ گل کو پیام
کیا کروں مالک عصر کا ہے ازل سے
یہی انتظام و نظام
قدر ہوتی بہاروں کی کیسے بھلا
جو نہ بار چمن میں نہ آتی خزاں
والہانہ لبھاتے نہ ہرگز کبھی
سبزہ و گل ثمر و شجر گلستاں
سو مجھے خوش دلی سے کہو الوداع
سال نو آ گیا ہے پرانا گیا
اور لکھ دی ہے تمہارے لئے
وقت کے ہاتھ پر تازگی کی دعا

(نجمہ یاسمین یوسف)

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

اب کشمیری انتفادہ

غلام نبی بٹ

1933ء سے 2010ء تک 77 سال سے جاری تحریک [illegible]

[illegible]

itsurdu.blogspot.com

وکی لیکس انکشاف

مقبوضہ وادی میں نہتے کشمیریوں پر بھارتی فوج کا تشدد

میاں مطیع الرحمٰن ایڈووکیٹ

[illegible]

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

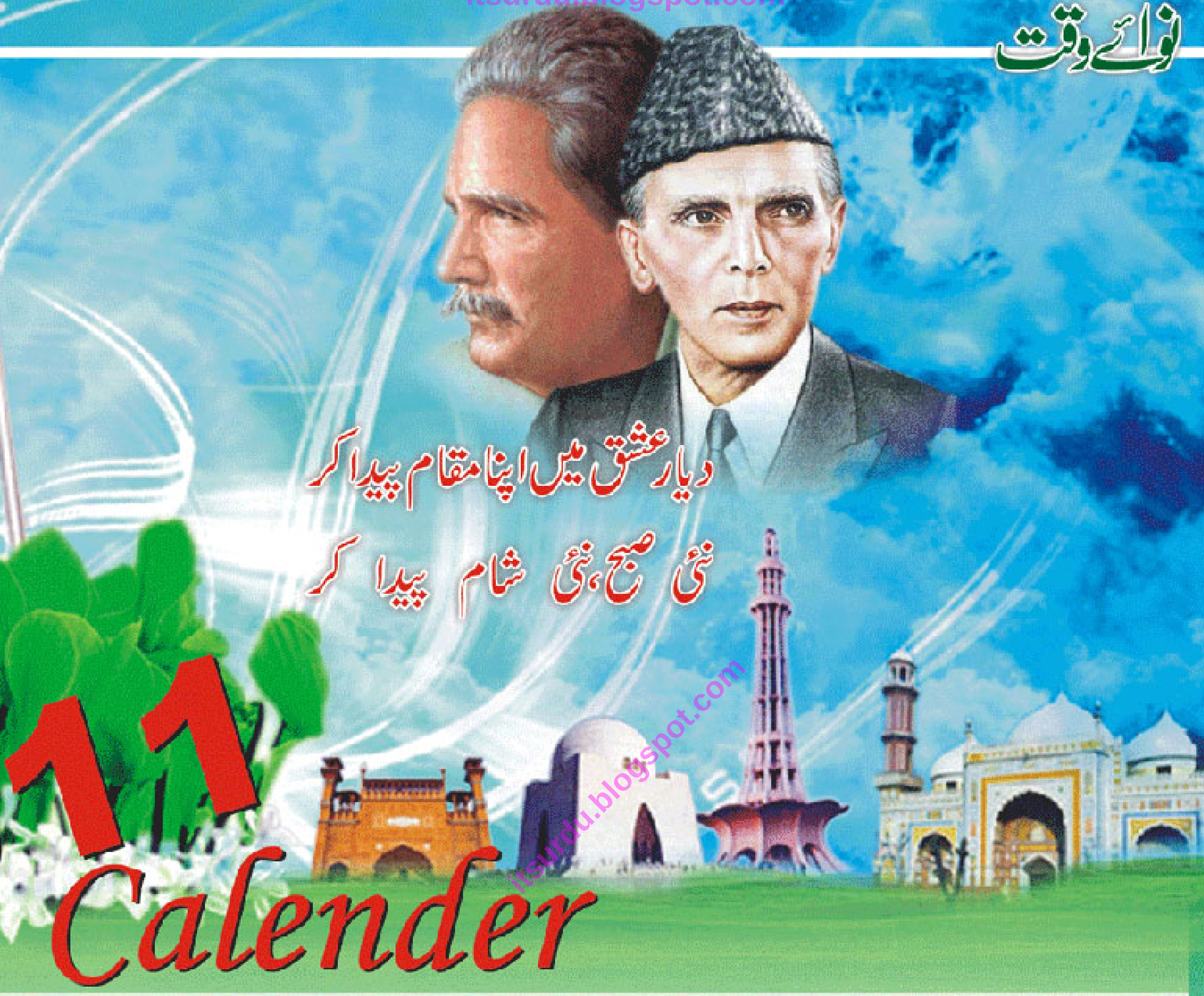

April						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30

May						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
1	2	3	4	5	6	7
8	9	10	11	12	13	14
15	16	17	18	19	20	21
22	23	24	25	26	27	28
29	30	31				

June						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
			1	2	3	4
5	6	7	8	9	10	11
12	13	14	15	16	17	18
19	20	21	22	23	24	25
26	27	28	29	30		

October						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
						1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29
30	31					

November						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30			

December						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	31

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

January						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
						1
2	3	4	5	6	7	8
9	10	11	12	13	14	15
16	17	18	19	20	21	22
23	24	25	26	27	28	29
30	31					

February						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28					

March						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
		1	2	3	4	5
6	7	8	9	10	11	12
13	14	15	16	17	18	19
20	21	22	23	24	25	26
27	28	29	30	31		

July						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
					1	2
3	4	5	6	7	8	9
10	11	12	13	14	15	16
17	18	19	20	21	22	23
24	25	26	27	28	29	30
31						

August						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
	1	2	3	4	5	6
7	8	9	10	11	12	13
14	15	16	17	18	19	20
21	22	23	24	25	26	27
28	29	30	31			

September						
Sun	Mon	Tue	Wed	Thu	Fri	Sat
				1	2	3
4	5	6	7	8	9	10
11	12	13	14	15	16	17
18	19	20	21	22	23	24
25	26	27	28	29	30	

itsurdu.blogspot.com

قسط 15

(۱) ہماری رہائی
(۲) تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی
(۳) انتخابات کا نظام الاوقات
(۴) بلوچستان اور بعض دیگر نکات

ضیاء الحق نے کہا کہ وہ ہمارے نظریات و خیالات کو کل منعقد ہونے والے کور کمانڈرز کے اجلاس میں پیش کریں گے اور ہمیں اس کے فیصلے سے آگاہ کریں گے۔ امکان ہے کہ وہ کل ہم کو ملنے کیلئے آنے والے ملاقاتیوں سے ملنے کی اجازت مل جائے اور ۱۹ جولائی کو ہمیں رہا کر دیا جائے۔ جولائی کے باقی ایام میں ہمیں "گھریلو اجلاس" کی اجازت بھی دے دی جائیگی اور اگست میں کارکنوں کے اجلاس منعقد کرنے کی اجازت ہو گی۔ ستمبر میں جلسوں کے سوا دوسروں کیلئے انتخابی مہم چلانے کی مکمل آزادی ہو گی۔ ہم سب کا یہ متفقہ تاثر تھا کہ ضیاء الحق انتخابات کرائے گا۔ اس نے انتخابات کیلئے 18 اکتوبر کی تاریخ بھی مقرر کر دی ہے۔

لندن سے انور نے فون کیا۔ علی کا آپریشن ہو گیا ہے اور امکان ہے کہ اسے ٹینس یونی ٹیک میں داخلہ مل جائے۔ اور اس ماہ کے آخر میں عمر اپنی تعطیلات گزارنے واپس پاکستان آرہا ہے۔

ہفتہ 16 جولائی 1977ء مری

آج ملاقات کرنے والوں کو ہم سے ملنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔ اس لئے بہت سے معروف لوگ آئے۔ پی پی پی کے سابق وزیر اطلاعات کو ایبٹ آباد سے مری منتقل کر دیا گیا ہے۔ بیگم ولی خان ملنے آئیں۔ انہوں نے ضیاء الحق سے ہونے والی بات چیت سے آگاہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ضیاء الحق کو بتایا ہے کہ اگر کسی شخص نے بھی قومی اتحاد کو چھوڑا تو وہ سیاسی طور پر ختم ہو جائے گا۔ انہوں نے ان خیالات کا اظہار میرے اور مولانا نورانی کی وجہ سے کیا۔ چونکہ ہم نے انہیں بتایا تھا کہ اکتوبر کے انتخابات میں اگر پیپلز پارٹی نے بائیکاٹ کیا تو قومی اتحاد کے جیتنے کا کوئی جواز نہیں ہوگا۔

منگل 19 جولائی 1977ء مری

مجھے بتایا گیا کہ ضیاء الحق نے گذشتہ رات مفتی محمود کو ٹیلی فون پر بتایا کہ 25، 26 جولائی تک ہمیں یہاں رکھا جائیگا اور وہ انتخابات کے پروگرام کے بارے میں ہماری دیگر تجاویز سے متفق ہیں۔

آج پھر بہت بڑی تعداد میں لوگ ملنے کیلئے آئے جنہیں بتایا گیا کہ یہ لوگ صرف ساڑھے گیارہ بجے تک ملاقات کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد صرف خاندان سے متعلق لوگ مل سکتے ہیں۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرے بیٹوں عمر اور علی کی بجائے عثمان کو ملنے کی اجازت دی جائے۔ شمس آباد کے راجہ افضل اور شوکت حسین نے ملاقات کی۔ گذشتہ چند دنوں کے دوران آنے والوں کا دباؤ اس قدر زیادہ تھا کہ ہمیں تازہ لگائی گئی پابندیوں کو قبول کرنا پڑا۔ اگرچہ ایک ہفتہ مزید یہاں رکنے پر ہم لوگ خوش نہیں تاہم اس بات پر شکر گزار ہیں کہ آئندہ چند دن پرسکون اور راحت و آرام سے گزریں گے۔

ٹیلی فون پر غلام اسحاق خان سے بات کی اور انہیں بتایا کہ تحریک کے دوران کی جانے والی تقریروں کی وجہ سے کارکنوں کے خلاف عدالتوں میں مقدمات ازسرنو کھولے جارہے ہیں۔ انہیں بتایا کہ ہم پیر پگاڑا، میاں طفیل، اشرف خان، سردار عبدالقیوم خان اور ولی خان سے باہمی مشورہ کیلئے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔

جمعرات 21 جولائی 1977ء مری

قومی اتحاد کی مرکزی ایگزیکٹو کی میٹنگ کیلئے ایجنڈے پر غور کیا گیا جو 23 جولائی کو یہاں منعقد کی جارہی ہے۔ پروفیسر غفور نے پیر پگاڑا سے بات کی جنہوں نے بتایا کہ "میرے بغیر بھی ہم اہم نکات پر بحث کر سکتے ہیں، اور وہ ہمارے ساتھ متفق ہوں گے"۔ فیصلہ ہوا کہ درج ذیل امور کیلئے کمیٹی تشکیل دی جائے:

(۱) قومی اتحاد کا آئین تیار کرنے
(۲) قومی اتحاد کے منشور کی تشہیر
(۳) پی پی پی کی کرپشن، بدعنوانیوں اور زیادتیوں کے بارے میں مواد کی فراہمی۔

طے پایا کہ 5 اگست کو لاہور میں قومی اتحاد کی کونسل کا اجلاس بلایا جائے۔

ہفتہ 23 جولائی 1977ء مری

انتخابات میں بھٹو کی پی پی پی کی طرف سے بائیکاٹ کی صورت میں "قومی اتحاد کے مستقبل" پر بات چیت کی۔ اصغر خان اور دیگر حضرات قومی اتحاد کو برقرار رکھنے کے حق میں ہیں۔ جبکہ مولانا نورانی کا خیال ہے کہ یہ صورتحال جمہوریت کی نفی ہے اور یک جماعتی حکومت مسلط کرنے کے مترادف ہے۔ جبکہ تم طریقہ یہ ہے کہ ہم بھٹو کے یک جماعتی نظام کی طویل مخالفت کی تحریک سے حال ہی میں فارغ ہوئے ہیں۔

بھٹو کی آمد پر سڑکیں بند!

بھٹو کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد ضیاء نے بتایا کہ ہمیں رہا کیا جارہا ہے

> پاکستانی سیاست کے اتار چڑھاؤ اور پیچ و خم کو بہت قریب سے مشاہدہ کرنے والے ایئر مارشل (ر) محمد اصغر خان کی چشم کشا سیاسی خود نوشت جس کا اردو ترجمہ سعید بدر نے کیا ہے

مزید براں قومی اتحاد کی ناکامی کی صورت میں متبادل کے طور پر بھٹو دوبارہ ابھر آئے گا۔ تحریک استقلال کی عدم موجودگی سے الیکشن میں ووٹ کم پڑیں گے اور اس سے بھٹو کے اس دعویٰ کو تقویت ملے گی کہ عوام نے انتخاب کا واقعی بائیکاٹ کیا ہے۔ تاہم پاکستان کے مستقبل کیلئے فیصلہ اہمیت کا حامل ہے اس لئے ہم (تحریک استقلال اور جے یو پی) کوئی فیصلہ کرنے سے قبل اپنی اپنی ورکنگ کمیٹیوں کے اجلاس بلا کر ان میں بحث کریں گے۔ تحریک استقلال کے دفتر میں وزیر علی، مشیر پیش امام اور خورشید قصوری سے بات چیت کی۔ واضح رہے کہ یہ دفتر حال ہی میں لاہور میں کھولا گیا ہے۔

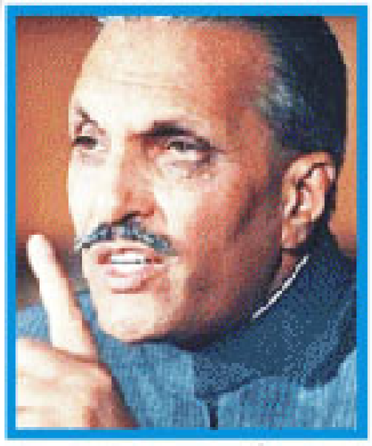

اتوار 24 جولائی 1977ء مری

چوہدری ظہور الٰہی، جے اے رحیم اور روزنامہ "جسارت" کے مدیر صلاح الدین کل کراچی جیل سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ چوہدری ظہور الٰہی کا مسلم لیگ میں گہرا اثر و رسوخ ہے اور امکان ہے کہ پگاڑا گروپ کے بارے میں آئندہ چند دنوں میں وہ کوئی حکمت عملی (پالیسی) تیار کرلیں۔ ہم توقع کر رہے تھے کہ ہمیں بھی آج رہا کر دیا جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا۔

پیر 25 جولائی 1977ء مری

جنرل ضیاء الحق نے مفتی محمود کو ٹیلی فون کیا اور کہا کہ "ہمیں 28 جولائی کو رہا کر دیا جائیگا۔ نیز ان کا نمائندہ کل یا پرسوں آپ سے ملاقات کرے گا تاکہ الیکشن پروگرام اور الیکشن قوانین پر بات چیت کی جا سکے۔ اس کے علاوہ وہ یہ معلوم کرے گا کہ "رہائی کے بعد آپ حضرات کو کہاں لے جایا جائے؟" انہوں نے یہ بھی دریافت کیا کہ آیا رہائی کے بعد ہم "انتقامی اقدامات" کے خواہاں ہیں۔ وہ بھٹو سے بھی اسی طرح کی پوچھ گچھ کریں گے۔ مفتی محمود نے جواب دیا کہ "ہمیں کسی قسم کے انتقامی اقدامات درکار نہیں"۔

منگل 26 جولائی 1977ء مری

سہالہ ریسٹ ہاؤس، میجر جنرل اختر یہ پوچھنے آیا کہ رہائی کے بعد ہم کہاں جانا چاہتے ہیں؟ اور کیا ہمیں اپنی اپنی رہائش گاہوں پر "حفاظت" یا سیکورٹی کی ضرورت ہے؟ ہر شخص نے ٹرانسپورٹ کی ضرورت کا اظہار کیا۔ میں نے کہا میں اپنے انتظامات خود کروں گا۔ میں نے اسے بتایا کہ ہمیں کسی قسم کی حفاظت یا سیکورٹی کی ضرورت نہیں۔

جمعرات 28 جولائی 1977ء مری، راولپنڈی

بھٹو کے ساتھ دوپہر کا کھانا: کھانے کے بعد ضیاء الحق نے ہمارے ساتھ ملاقات کی۔ بتایا کہ ہمیں رہا کیا جارہا ہے۔ مفتی محمود اور دیگر حضرات حکومت کی فراہم کردہ کاروں میں روانہ ہوئے۔ میں کرنل تصدق اور عثمان کے ساتھ روانہ ہوا اور بیگم عابدہ حسین کے ساتھ چائے نوش کی۔

یکم اگست 1977ء ایبٹ آباد، راولپنڈی، سرائے عالمگیر

[illegible] خان سے صوبہ سرحد میں صوبائی اسمبلی کی نشست کے بارے میں بات چیت کی اور ساڑھے گیارہ بجے راولپنڈی کیلئے روانہ ہوئے۔ میجر جنرل احسان الحق سے ملاقات کی جن کا خیال تھا کہ انہیں مارشل لاء کا سیاسی مشیر مقرر کیا جارہا ہے۔ میجر جنرل راؤ فرمان علی خان نے جو ضیاء الحق کے سیاسی مشیر بھی ہیں، میاں محمود علی قصوری اور انور علی خان سے ملاقات کی، جو لاہور سے آئے تھے۔ وہ قومی لیگ کے ساتھ بات چیت کر رہے ہیں تاکہ تعاون کی راہیں تلاش کی جا سکیں۔ عمر امام، عابدہ حسین کے ساتھ سرائے عالمگیر تک میرے ہمراہ آئے جہاں ہم ساڑھے سات بجے شام پہنچے۔ راجہ افضل الیکشن کی تیاری کیلئے کارکنوں کا ایک اجلاس کر رہے تھے۔

راولپنڈی میں چیف الیکشن کمشنر سے بھی ملاقات کی جس نے سہ پہر پریس کانفرنس میں انتخابات کے پروگرام کا اعلان کیا تھا۔ کاغذات نامزدگی 8 اور 18 اگست کے درمیان داخل کئے جائیں گے۔ ان کاغذات کی جانچ پڑتال ستمبر کو ہو گی اور انتخابات 18 اکتوبر کو منعقد ہوں گے۔

جمعرات 4 اگست 1977ء لاہور، کراچی

نیشنل ورکنگ کمیٹی کے دو روزہ اجلاس میں طے پایا کہ تحریک استقلال قومی اتحاد میں شامل رہے گی لیکن مجھے اختیار دیا گیا کہ اگر ملک کے مفاد میں ضروری ہوا تو تحریک قومی اتحاد سے الگ ہو جائیگی۔ اخبار نویسوں سے ملاقات کی۔ نئے مرکزی دفتر میں بہت سے لوگوں سے ملاقات کی۔ خیبر پارٹی نے کل اعلان کیا کہ وہ الیکشن میں حصہ لے گی۔

ہفتہ 6 اگست 1977ء کراچی، لاہور

حاجی مولا بخش سومرو اور عبدالحمید خان جتوئی، اس پرواز میں آئے جس کے ذریعے میں لاہور آرہا تھا۔ یہ دونوں حضرات منصوبہ بنا رہے ہیں کہ سندھ میں ایک گروپ تشکیل دیا جائے جو قومی اتحاد سے الگ تشخص کا حامل ہو۔ بہر حال موجودہ حالات میں یہ منصوبہ درست ہے۔ اصغر خان نے کہا کہ بلوچستان کیلئے اپنی منصوبہ بندی ترتیب دے رہے ہیں۔

اتوار 7 اگست 1977ء لاہور

چوہدری ظہور الٰہی کے مکان پر پارٹی رہنماؤں کی میٹنگ ہوئی۔ سرحد کے سرانجام خان بھی شامل ہوئے۔ پارٹی لیڈروں کے اجلاس میں طے کیا گیا کہ مولانا نورانی، سومرو، عبدالحمید

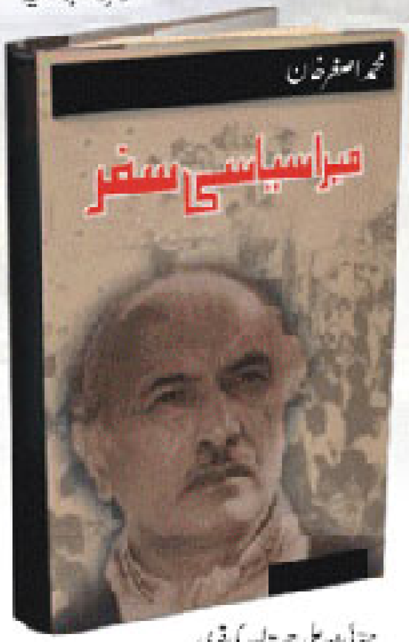

جتوئی اور علی محمد راشدی کی قومی اتحاد میں شرکت کی جائے گی (لیکن وہ کسی مخصوص پارٹی میں شامل نہیں ہوں گے) احمد میاں سومرو اور رحیم بخش سومرو نے مجھ سے ملاقات کی اور وہ عطا جاکھرانی کے ہمراہ کل تک ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ توقع ہے کہ مزید لوگ پارٹی میں شمولیت اختیار کریں گے۔

پیر 8 اگست 1977ء لاہور

عبدالحمید خان جتوئی نے ملاقات کی۔ ایم او ڈی سے ملا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ قومی اسمبلی کی نشست پر راولپنڈی سے انتخاب لڑیں۔ احمد میاں سومرو اور رحیم بخش سومرو اور عطا جاکھرانی نے باقاعدہ تحریک استقلال میں شمولیت کا اعلان کیا۔ گل مراد خان کے سر انجام خان نے بھی شمولیت اختیار کی تھی۔

بعد ازاں پیر پگاڑا دوبارہ آیا۔ انتخابات سے قبل ایئرپورٹ جانے والی تمام سڑکیں بند کر دیں تاکہ لوگوں کی بھیڑ نہ ہو۔ پی پی پی کے کارکنوں نے موٹر کاروں پر پتھر برسائے اور بعض بسیں بھی جلا دیں۔ مولانا شاہ احمد نورانی اور جاوید ہاشمی زخمی ہوئے کیونکہ جس کار میں وہ دونوں سفر کر رہے تھے اس پر پیپلز پارٹی کے غنڈوں نے حملہ کر دیا اور 24 سے زائد بسیں جلائی گئیں۔

بدھ 10 اگست 1977ء لاہور

میاں محمود علی قصوری کی رہائش گاہ پر مولانا نورانی، شاہ فرید الحق، وزیر علی، چوہدری ظہور الٰہی اور ظہور الحسن بھوپالی سے ملاقات کی۔ تحریک استقلال اور جے یو پی کے مخصوص پنجاب میں نشستوں کی تقسیم کے متعلق قومی اتحاد کے عجیب و غریب رویے اور طرز عمل پر بات چیت کی۔ مفتی محمود کو اس سلسلے میں خط لکھا گیا جو وزیر علی کے حوالے کیا گیا کہ وہ اسے مفتی محمود تک پہنچا دیں۔ اس خط میں ہم نے لکھا ہے کہ اگر یہ فیصلہ نہ ہوا تو ہم پنجاب میں قومی اسمبلی کی پانچ اور صوبائی اسمبلی کی دس نشستوں پر قومی اتحاد کے خلاف اپنے امیدوار کھڑے کریں گے۔ پیر پگاڑا کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے تاکہ نشستوں کی تقسیم کی جا سکے۔

جمعرات 11 اگست 1977ء لاہور

بیگم وحید احمد خان خاکوانی نے جو مرحوم نواب صاحب کی ہمشیرہ ہیں، ملاقات کی۔ بعد میں اقبال برنی، میاں زاہد سرفراز شام کے وقت ملے۔ سرانجام خان جو پشاور سے قومی اسمبلی کی نشست پر انتخاب لڑ رہے ہیں، ہمارے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اقبال برنی اور ظفر اقبال (الطاف گوہر کے ایک دوست) کی رائے ہے کہ چونکہ بھٹو نے سیاسی اقدامات لینے میں "پہل کرکے" میدان مار لیا ہے، اسلئے انتخابات ملتوی کر دیئے جائیں گے۔ میں نے ان کی رائے سے اتفاق نہ کیا۔ سیاسی طور پر "پہل" کرنے سے اسے یقیناً فائدہ ضرور ہوا ہے لیکن یہ فائدہ عارضی ہے۔ ہماری حقیقت یہ ہے کہ مارشل لاء کے احکام حالات کو بہت بری طرح چلا رہے ہیں۔ کل عوام نے پولیس کے ایک سپاہی کو مارا پیٹا اور وہ جاں بحق ہو گیا جس کی وجہ سے مظلوم کے ساتھ لوگوں میں ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ لوگ مارشل لاء کے سخت خلاف ہیں۔

جمعۃ المبارک 12 اگست 1977ء لاہور، راولپنڈی

لیفٹیننٹ جنرل گل حسن خان جنہوں نے حال ہی میں یونان میں سفارت سے استعفیٰ دیا ہے، مجھ سے ملاقات کی۔ واپس آنے پر انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا، وہ چند روز قبل جیل سے رہا ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی قید کے واقعات سنائے۔ تحریک کے دوران مسلح افواج کو خطوط لکھتے رہے۔ انہیں کہا گیا ہے کہ وہ ملک چھوڑ دیں اور باہر چلے جائیں۔ چنانچہ وہ ایسا ہی کر رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ جب قومی اتحاد کی حکومت قائم ہو تو انہیں سوئٹزرلینڈ میں سفیر تعینات کر دیا جائے۔

منگل 16 اگست 1977ء لاہور

بھٹو نے اعلان کیا کہ وہ این اے 83 لاہور 3 سے قومی اسمبلی کی نشست پر انتخاب لڑیں گے۔ ہمارا امیدوار خورشید قصوری ہوگا۔ چوہدری ظہور الٰہی آئے۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ بھٹو کا مقابلہ کریں۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں تھا۔

وزیر علی، ڈاکٹر اعجاز حسن قریشی اور خورشید قصوری سے ملاقات کی تاکہ پارٹی کا اخبار نکالنے پر بات چیت کی جائے۔ طے پایا کہ اب وقت بہت تھوڑا ہے اور اتنے بڑے منصوبے کیلئے وسیع پیمانے پر فنڈز جمع کرنا مشکل کام ہے۔ اس لئے فیصلہ ہوا کہ مخصوص اخبارات سے تعلقات قائم کئے جائیں اور فی الحال یہی کافی رہے گا۔ بعدازاں عمر قصوری کے ہاں انسپکٹروں سے ملاقات کی۔ شام کو امام نور سے ملاقات کی۔ وہ راولپنڈی سے قومی اسمبلی کی نشست پر انتخاب لڑنے پر راضی نہیں کیونکہ وہ بھٹو کے خلاف ایک مقدمہ کی تیاری میں مصروف ہیں۔ "پاکستان ٹائمز" کے مجیب شریف نے میرے "رابطہ عامہ کے مشیر" کے طور پر کام کرنا شروع کر دیا۔

جمعرات 18 اگست 1977ء شمس آباد، ایبٹ آباد

چھ بجے چوہدری ظہور الٰہی شمس آباد آئے۔ ان سے گجرات کی نشستوں کے متعلق تبادلہ خیال ہوا۔ انہیں مشورہ دیا کہ لاہور این اے 83 میں سے بھٹو کے خلاف انتخاب نہ لڑیں۔ کیونکہ اس نشست پر میاں محمود علی قصوری انتخاب لڑنا چاہتے ہیں لیکن وہ کسی بھی قیمت پر یہ نشست چھوڑنے پر آمادہ نہیں۔ چوہدری صاحب نے اس نشست سے کاغذات داخل کرائے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ میاں صاحب دستبردار ہو جائیں۔

جمعۃ المبارک 19 اگست 1977ء لاہور

گوہر ایوب اور ظفر زمان خان سے صوبہ سرحد میں دی جانے والی ٹکٹوں کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ گوہر ایوب کی طرف سے الاٹ کی گئی ٹکٹوں کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا اور فیصلہ کیا کہ بعض معاملات میں تبدیلیاں کی جائیں۔ وہ (گوہر ایوب) نئے آدمی شامل کرنے پر مصر ہے جو انتخابات کے بعد ہمیں چھوڑ جائیں۔ پارٹی کے ٹکٹوں کے اجراء کا یہ طریقہ فرسودہ ہو چکا ہے۔ یہ طریقہ کار مکمل طور پر (Centralized) "مرکزیت" کا حامل ہے۔ اس میں مقامی کارکنوں سے کوئی رائے نہیں لی جاتی۔ میری خواہش ہے کہ برطانیہ میں رائج طریقہ کار کو اپنایا جائے جہاں انتخابی حلقے کی پارٹی درخواستیں طلب کرتی ہے۔ وہی امیدواروں سے انٹرویو لیتی ہے اور ان میں سے بہترین امیدوار کا چناؤ کرتی ہے۔

عمر قصوری اور اس کے بھائی بختیار لاہور آئے۔ وہ چوہدری محمود اکبر، حنیف رامے، اور اشرف خان (خاکسار) سے پریشان تھے جنہوں نے خورشید قصوری کے حلقہ انتخاب این اے 83 سے کاغذات نامزدگی داخل کروائے ہیں۔ میاں صاحب سے ٹیلیفون پر بات کی۔

itsurdu.blogspot.com

یادش بخیر

ڈاکٹر میاں نعیم رضا

ریڈیو کی نشریات سننے کے بعد معاملات کی نزاکت کا علم ہوا

جالندھر کے عالی محلہ کا فوجی کیمپ

بارشوں کا پانی کیمپ میں بھر گیا اور لوگ ناف ناف تک اس میں ڈوب گئے

[illegible]

بابر اے خان

میں اکثر بھول جاتا ہوں!

خواتین مردوں سے زیادہ بہتر یادداشت کی حامل ہوتی ہیں

ماہرین کے مطابق 40 سے 50 سال تک کی عمر میں آ کر یادداشت آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ ان پریشانیوں سے بچنے کیلئے یہاں کچھ مشورے بتائے جا رہے ہیں جو آپ کی مشکلات میں کمی کا باعث ہوں گے۔

TOT: کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ اپنے کسی پرانے دوست کے بارے میں کسی کو بتا رہے ہوتے ہیں مگر اس کا نام آپ کے ذہن میں نہیں آ رہا ہوتا یا آپ کسی فلم کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر اس فلم کا نام آپ بھول جاتے ہیں حالانکہ وہ فلم آپ نے چند دنوں پہلے ہی دیکھی تھی اس طرح کی صورتحال سے نمٹنے کیلئے یانا کالج کے پروفیسر ڈیبورا برک کہتے ہیں کہ اس کا آسان حل TOT یعنی "ٹپ آف دی ٹنگ" نامی طریقے میں موجود ہے۔ وہ بتاتے ہیں "ہم کسی چیز کے بارے میں جانتے ہیں وہ کام ہم نے کئی بار کیا ہوا ہوتا ہے مگر پھر بھی ہم وہ کام کرنا بھول جاتے ہیں اس کیلئے ہمیں اس کام کو یعنی اس عمل کے نام کو بار بار دہرانا چاہئے۔ گفتگو کے دوران یا ایسے ہی اس لفظ کو اپنی زبان پر لاتے رہنا چاہئے۔ اس طرح ہم اس کام کو یا کسی شخص کو جس سے ہمیں ملاقات کرنی ہے یاد رہے گا"۔ برک کہتا ہے کہ "TOT" کے بارے میں یہ رائے ہے کہ یہ تجربہ کچھ عجیب سا لگتا ہے مگر اس کے نتائج پر توجہ دی جائے تو آپ کو یہ تجربہ بہت اچھا محسوس ہو گا" ایک طالبہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ کسی ترکاری کے بارے میں سوچ رہی تھی اور اس کا نام یاد کر رہی تھی مگر اس کا نام یاد نہیں آ رہا تھا اس بھولے کا نام WinNobago تھا مگر اس کا ذہن Rutabaga پر آ کر رک جاتا تھا

اگر ایسی صورتحال کا سامنا ہو تو آپ اپنا ذہن کسی اور چیز کی طرف منتقل کر دیں، برک نے کہا "اگر آپ اس کے بارے میں پریشان ہونا چھوڑ دیں گے تو تھوڑی دیر بعد لفظ آپ کے ذہن میں آ جائے گا"۔

توجہ کا فقدان: اکثر دیکھا گیا ہے کہ ہم کوئی چیز رکھ کر بھول جاتے ہیں یا کسی کام کو کرنے کا ترتیب کرتے ہیں مگر جب اسے کرنے لگتے ہیں تو بھول جاتے ہیں کہ کیا کرنے والے تھے؟ اس کا سبب توجہ میں کمی کا ہونا ہے آپ کچھ یاد کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اس پر گہرائی سے توجہ نہیں دیتے۔ آپ جو بھی کام کریں اس پر توجہ دیں تاکہ کوئی چھوٹا سا مسئلہ بھی کریں تو اس پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔ مثال کے طور پر آپ اپنا موبائل اپنی جیب میں رکھتے ہیں مگر آپ اپنے اس عمل پر توجہ نہیں دیتے کیونکہ آپ کسی سے محو گفتگو ہوتے ہیں تو آپ یقیناً بھول جائیں گے کہ فون آپ کی جیب میں تھا اور اب وہ چیک آپ کی الماری میں ہے۔ آپ ذہن کو ادھر ادھر تلاش کرتے رہیں گے آپ کی یادداشت کا جو نظام آپ کے ذہن میں کام کر رہا ہے وہ کبھی آپ کو دھوکا نہیں دے گا بشرطیکہ آپ اسے اس کی ضرورت کے مطابق اطلاعات فراہم کرتے رہیں۔ دلچسپی کی کمی: دلچسپی کی کمی بھی غیر حاضر دماغی کا سبب بنتی ہے۔ پروفیسر زرز ویلنسکی کے مطابق عورتیں مردوں سے زیادہ بہتر یادداشت کی حامل ہوتی ہیں کیونکہ وہ اپنے ماحول میں دلچسپی رکھتی ہیں اور کسی بھی کام کو مکمل توجہ اور دلچسپی سے سرانجام دیتی ہیں دلچسپی کسی بھی کام کی خصوصیات سے روشناس کرواتی ہے۔ دماغی غیر حاضری کی دوسری بڑی نشانی یہ ہے کہ کوئی شخص کمرے میں آ کر سوچتا ہے کہ کمرے میں کیوں آیا تھا؟ اس کا آسان حل یہ ہے کہ آپ سوچیں کہ آپ اس سے پہلے کہاں تھے؟ اور کیا کر رہے تھے؟ اس طرح آپ کے ذہن میں وہ بات آ جائے گی جس کے لئے آپ کمرے میں داخل ہوئے تھے۔ یادداشت بہتر بنانے کیلئے پروفیسر زرز ویلنسکی کچھ مفید مشورے دیتے ہیں۔ نیند: نامناسب نیند تھکاوٹ کا باعث ہوتی ہے۔ یہ دماغی تھکاوٹ ہی یادداشت کی کمزوری کا سبب بنتی ہے گر نیند پوری کرنے کیلئے ہمیں کسی طور پر بھی نیند کی گولیاں نہیں لینی چاہئیں یہ استعمال کرنے سے یادداشت خود گی طاری رہتی ہے اور ذہنی بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ ورزش: کیلیفورنیا یونیورسٹی کی تحقیق کے مطابق وہ جانور، جو محنت و مشقت کا کام زیادہ کرتے ہیں وہ ایک طرح سے ورزش کر رہے ہوتے ہیں ان جانوروں کے دماغ میں وہ پروٹین زیادہ پائے گئے ہیں جو حیرت انگیز طور پر ذہن کو تیز کرتے ہیں اور فیصلہ کرنے کی قوت فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح ایسے لوگوں پر بھی تحقیق کی گئی جو روزانہ ورزش کرتے ہیں ان کی یادداشت دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ اچھی نوٹ کی گئی اور وہ کسی بھی بات کو زیادہ عرصے تک یاد رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یعنی ان کا ذہن کسی بھی واقعے یا بات کو زیادہ عرصے تک محفوظ رکھتا ہے۔

جڑی بوٹیاں: پروفیسر زرز ویلنسکی نے یادداشت اور ذہنی استعداد میں اضافے کیلئے جڑی بوٹیوں اور کئی قدرتی غذاؤں کو بھی مدد معاون قرار دیا ہے۔ اس

> کوئی شخص کمرے میں آ کر سوچتا ہے کہ کمرے میں کیوں آیا تھا؟ اس کا آسان حل یہ ہے کہ آپ سوچیں کہ آپ اس سے پہلے کہاں تھے؟ اور کیا کر رہے تھے؟ اس طرح آپ کے ذہن میں وہ بات آ جائے گی جس کے لئے آپ کمرے میں داخل ہوئے تھے

ضمن میں طبی معالج 5 گرام اسطخودوس کو پانی میں جوش دے کر اور چھان کر 6 گرام خمیرہ گاؤزبان عنبری کے ساتھ پینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ اسی طرح رات سونے سے قبل 12 دانے مغز بادام چھیل کر 25 گرام کشمش کے ساتھ پانی میں بھگو دیں اور صبح چبا کر یا باریک کر کے دودھ اور شکر کے ہمراہ استعمال کرنا بھی ذہنی توانائی میں اضافہ کیلئے سود مند سمجھا گیا ہے۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

برف سے ڈھکی حسین وادیاں دہشت گردی کے دیو کی قید میں چلی گئیں

برف باری اور سیاحت!

سیزن کے دوران لوگ مری اور ایبٹ آباد کو ترجیح دیتے ہیں

شاذیہ سعید

سیاحت کا لفظ ذہن میں آتے ہی تفریح کا رنگ آنکھوں میں چھا جاتا ہے۔ بعض افراد اپنے تحقیقی کاموں اور بعض سیر و تفریح کی غرض سے دنیا کا طواف کرتے دکھائی دیتے ہیں جبکہ بعض افراد سیاحت کے اس قدر شوقین ہوتے ہیں کہ سائیکلوں اور گدھوں پر سوار ہو کر دوسرے ممالک کی سیاحت کو نکل پڑتے ہیں۔ سیاحت ایک ایسا مشغلہ ہے جس سے کوئی بھی شخص تھکا دینے والی اور مصروفیت بھری زندگی میں سے چند ایام نکال کر اپنے بیوی بچوں اور والدین کے ہمراہ کسی پرسکون مقام پر چلا جاتا ہے۔ پاکستان میں گرمیوں کے موسم میں شمالی علاقوں کی جانب جانے کا رجحان عام دیکھنے میں آتا ہے۔ جہاں گرمیوں میں گرمی سے بچنے کی غرض سے لوگ ٹھنڈے علاقوں کو جاتے ہیں وہیں سردیوں کے موسم میں برف باری سے لطف اندوز ہونے کیلئے بہت سے افراد ان علاقوں میں جانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ رجحان خاص طور پر نوجوان طبقے میں عام پایا جاتا ہے۔

سردیاں خاص طور پر دسمبر کا مہینہ شروع ہوتے ہی ہر گھر میں مری، ایبٹ آباد، ناران، کاغان، گلگت اور سوات جانے کیلئے تیاریاں شروع ہو جاتی تھیں۔ بچے دسمبر میں ہونے والی چھٹیوں کا بے صبری سے انتظار کرتے کہ چھٹیاں شروع ہوتے ہی وہ والدین اور رشتہ داروں کے ہمراہ ایک مکمل ٹرپ کے ساتھ برف باری کا مزہ لینے کیلئے شمالی علاقہ جات کی جانب جائیں گے لیکن وقت کی دوڑ میں شامل ہو کر ان تفریحات کو کہیں پیچھے چھوڑتے جا رہے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل لوگ تفریح کے مواقع ڈھونڈا کرتے تھے لیکن بعض حالات کا شکار ہوتے کے اب ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی دوڑ شروع ہوئی تو ہماری زندگیاں صرف پیسہ کمانے اور اچھے مستقبل کی خواہش کی نذر ہو گئیں جن میں عام روز مرہ میں بھی حالات اور کرسمس شامل ہیں۔ موسم ٹھنڈا ہو یا گرم، اگر ملکی سیاحت کو فروغ ملتا ہے تو مقامی لوگوں کی تجارت اور معیشت کو بھی فروغ ملے گا کیونکہ سیاحت اور معلومات حاصل کرنے کی غرض سے بیرون ملک سے بھی بہت سے افراد پاکستان آتے رہتے ہیں۔

آخر وہ کیا وجوہات ہیں جن کی بنا پر لوگ صرف گرمیوں کی چھٹیوں میں ہی سیاحت کو ترجیح دیتے ہیں؟ اس سوال کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ شدید گرمی کی شدت میں دن بدن اضافے کی وجہ سے گلیشیئر تیزی سے پگھلنے لگے ہیں اور سردیوں کی شدت میں بھی کمی واقع ہو رہی ہے اسی نسبت سے برف باری کا دورانیہ بھی کم ہوتا جا رہا ہے۔ پاکستان میں جہاں عام مسائل عام ہیں وہیں ان کے سیاحتی مقامات بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکے۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران ہی پاکستان میں سیاحت اس بری طرح سے متاثر ہوئی ہے کہ اب بیرونی ممالک سے سیاحوں نے بھی یہاں کا رخ کرنا چھوڑ دیا ہے جس کی وجہ سے معیشت بھی بری طرح متاثر ہوئی ہے۔

مری میں ایک ہوٹل مالک مقیم احمد خان کا کہنا ہے کہ شمالی علاقہ جات جیسے کہ مری، ناران، کاغان، سوات اور ایبٹ آباد میں سہولیات کا شدید فقدان ہے کہ سیاح لوگ بھی ان حالات سے پریشان ہو کر اب دوسرے شہروں اور بیرون ممالک سے یہاں آ کر یہاں قیام کریں اور سردیوں میں ان مسائل میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔ سردیوں میں برف باری کی وجہ سے سڑکیں بند ہو جاتی ہیں اور ہر وقت کسی نہ کسی حادثے کا خطرہ رہتا ہے جب سیاحتی لوگ جمع ہوں گے تو لوگوں کی یہاں تک رسائی کیسے ممکن ہے۔ سڑکوں کی خستہ حالی ایک بڑا مسئلہ ہے راستے تو خراب ہوتے ہی ہیں ٹریفک کی روانی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پولیس حضرات بھی مسائل پیدا کرتے ہیں۔ سیاحت کے حوالے سے ناران، کاغان اور راکاپوشی جیسے علاقے خطرناک قرار دیئے جا چکے ہیں۔ لوگ ان علاقوں میں جانے سے خوفزدہ ہیں جس کی وجہ سے مری ہی واحد تفریح کا مرکز ہے جہاں پر لوگ اپنے بچوں کے ہمراہ آتے ہیں لیکن بجلی، پانی اور گیس کی قلت کے باعث انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ صاحب حیثیت حضرات تو بڑے بڑے ہوٹلوں میں قیام کر لیتے ہیں لیکن عام لوگ ان سہولیات کے نہ ہونے کے باعث ان علاقوں کا رخ کم ہی کرتے ہیں۔ بعض ہوٹل اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہے ہیں حکومت ان کا ساتھ نہیں دیتی۔ ہوٹل مالکان نے ڈیزل جنریٹرز کا بندوبست کر رکھا ہے۔ 2005ء کے زلزلے اور قدرتی آفات کے بعد سے ان علاقوں سے خوف محسوس ہوتا ہے۔ بجلی اور پانی کی لوڈشیڈنگ کے باعث ہوٹلوں کو بھی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بڑے ہوٹل تو اپنا خرچ برداشت کر لیتے ہیں لیکن چھوٹے ہوٹل مسلسل مسائل کا شکار رہتے ہیں۔ گلگت اور نگر کی جانب صرف ایک فلائٹ جاتی ہے لیکن اگر موسم خراب ہو جائے تو لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ ہوٹلوں کے لئے سہولیات فراہم کرے اور ان علاقوں تک رسائی آسان بنائے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ یہاں آئیں۔ حکومت اپنی سیاحتی پالیسی کا جائزہ لے کر اقدامات کرے۔ اس علاقے کے بہت سے مقامی افراد کا گزر بسر سیاحت پر ہی ہے۔ ایسے میں کوئی بھی شخص اپنے خاندان کے ہمراہ کسی بھی سیاحتی مقام پر جا سکتا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ سیاحتی کاموں کی جانب بھی توجہ دے تاکہ مقامی لوگ اپنا کاروبار کر سکیں اور بین الاقوامی سطح پر ملک کا نام روشن ہو سکے۔ ایک نوجوان کا کہنا تھا کہ سیاحت سے زیادہ فروغ ملے گا۔

اب حالات یہ ہیں کہ اکثر ان تمام سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث ایسے میں سیاح کیسے شمالی علاقوں میں جا سکیں گے۔ مقامی افراد بھی مشکلات میں گھرے نظر آتے ہیں۔ ایبٹ آباد کے ایک مقامی شہری سردار فیصل کا کہنا ہے کہ سردیوں خصوصاً برف باری کے ایام میں سڑکوں کی بندش کے باعث سیاحتی مقامات تک لوگوں کی رسائی نہیں ہو پاتی حتیٰ کہ یہاں کے مقامی افراد بھی اپنے گھروں میں محصور ہو کر رہ جاتے ہیں۔ نتھیا گلی، ٹھنڈیانی، مری اور سوات جانے والے تمام راستے برف اور لینڈ سلائیڈنگ کے باعث بند رہتے ہیں جس کی وجہ سے ذرائع آمد و رفت کا مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ سیاحت کے شوقین حضرات موسم کی پرواہ کئے بنا یہاں آ جاتے ہیں لیکن یہاں آ کر محصور ہو جاتے ہیں کیونکہ برف کی وجہ سے راستے بند پڑے رہتے ہیں اور انہیں کھولنے کیلئے کوئی مناسب انتظام نہیں ہوتا۔ نتھیا گلی اور ایبٹ آباد میں 7 سے 8 فٹ برف جم جاتی ہے جس کی وجہ سے تمام سیاحتی سرگرمیاں مفقود ہو کر رہ جاتی ہیں۔ مقامی افراد کو سب سے بڑا مسئلہ گیس اور ایندھن کی عدم دستیابی ہے۔ سابقہ وزیراعلیٰ شہباز شریف نے ایبٹ آباد میں قیام کے دوران اعلان کیا تھا کہ یہاں پر گیس پائپ لائن بچھائی جائے گی لیکن چند گلیوں میں وہ بات ابھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچی اور نہ ہی اس پر کوئی کام شروع کیا گیا اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو شاید لوگ دوبارہ سے ان علاقوں کی جانب رجوع کریں گے۔ ان علاقوں میں پانی کا بھی مسئلہ ہے کیونکہ یہاں پر اکثر و بیشتر پانی غائب رہتا ہے جس کی وجہ سے یہاں کے لوگوں کو پانی کی قلت کا سامنا ہے۔ اس کے علاوہ یہاں پر سٹریٹ لائٹس نہ ہونے کی وجہ سے اکثر حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں برف باری کے دوران بچوں کو سکول سے اضافی طور پر چھٹیاں ہوتی ہیں لیکن روڈ بلاک ہونے اور گلیوں میں برف جم جانے کی وجہ سے ان کے پاس ایسی کوئی تفریح نہیں ہوتی جس سے وہ لطف اندوز ہو سکیں بلکہ انہیں گھروں میں محبوس رہنا پڑتا ہے۔ بڑے شہروں میں بچے اپنا ہی کسی نہ کسی کورس میں داخلہ لے لیتے ہیں لیکن چھوٹے علاقوں میں گھروں سے باہر نکلنا بھی اضافی کام ہوتی تھی پھر رفتہ رفتہ کی حسین وادیوں نے اپنے پر پھیلائے اور یہ خوبصورت وادیاں بھی ظالموں کی قید میں چلی گئیں۔ اب یہاں پر صرف خاموشی اور ویرانی نے اپنے ڈیرے ڈالے ہیں۔ کراچی کے ایک رہائشی ارشد علی وسیم کا کہنا ہے کہ آج کل کے حالات کی وجہ سے لوگ برف باری کے دوران سیاحت کی جانب راغب نہیں رہے۔ شمالی علاقوں کی جانب آج بھی لوگ جاتے ہیں لیکن ایک خوف ہر وقت انہیں گھیرے رہتا ہے کہ کہیں اغوا نہ کر لیا جائے، کوئی گولی نہ چل جائے یا کہیں سے کوئی دہشت گرد ہی نہ پیدا ہو جائے۔ ایسے عالم میں لوگ ان علاقوں میں جانے کی بجائے بیرون ممالک جانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہاں پر چیک پوسٹ بنا کر دہشت گردوں اور شدت پسندوں کا خاتمہ کرے اور صرف باتوں سے عوام کے پیٹ بھرنے کی بجائے حقیقی معنوں میں عمل درآمد شروع کرے۔

ساہیوال کے رہائشی عمران علی کا کہنا ہے کہ سردیوں کے موسم میں برف باری میں جانے کا مزہ ہی الگ ہے۔ پہلے تو ہم سال میں کبھی کبھی پہاڑوں کی سیر کو چلے جاتے تھے لیکن ہمیں قدرت کے ہر رنگ سے لطف اندوز ہونا چاہیے۔ برف باری کے دوران شمالی علاقوں کی جانب جانے کا رجحان آج سے تین چار سال قبل تک تو بہت تھا لیکن ملکی اور معاشی حالات کی وجہ سے ان میں کمی واقع ہوئی ہے۔ مہنگائی کا بہت مسئلہ ہے اور گزشتہ دنوں آنے والے سیلاب کے باعث بھی لوگ خوف زدہ رہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ناران کاغان اور سوات جانے والے راستے چونکہ بے حد پر خطر ہیں اور برف باری کے موسم میں کہیں بھی کے پتھر کھسکنے کا خطرہ رہتا ہے اس لئے لوگوں کا رجحان زیادہ تر مری اور ایبٹ آباد کی جانب ہوتا ہے۔ سیزن کے دوران وہاں پر عام شخص کی گنجائش سے بڑھ کر گنجائش ہوتی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ یہ مسائل حل کرے اور پاکستان میں سیاحت کے فروغ کے ہی مشکل ہو جاتا ہے۔ بجلی، گیس، پانی اور اشیائے ضروریہ کی عدم فراہمی نے مقامی افراد کی زندگیاں اجیرن کر رکھی ہیں ایسے میں کوئی سیاح ان علاقوں کا رخ کیسے کرے۔ برف کی سفید چادر میں ڈھکی یہ وادیاں کبھی ہر قسم کے خوف و ہراس سے پاک ہوتی تھیں۔ سردی اور برف باری سے لطف اندوز ہونے کیلئے سیاح بے شمار تعداد میں آتے تھے۔ کئی کئی دن ٹھہرتے اور کھیلوں سے لطف اٹھاتے تھے۔ گہما گہمی اور بچوں کی شرارتیں ان وادیوں کی رونق ہوتی تھیں۔

حلقے میں اقدامات کرے۔ رش والی جگہوں پر فوری ایمرجنسی کا انتظام ہونا چاہئے تاکہ کسی بھی حادثے کی صورت میں فوری طبی امداد فراہم کی جا سکے۔ ان علاقوں میں ٹرانسپورٹ کا کوئی انتظام نہیں ہے جس کی وجہ سے نہ صرف مقامی بلکہ دوسرے شہروں سے آنے والے لوگوں کو بھی مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہاں تک بات ہے تو بجلی اور گیس کی لوڈشیڈنگ کی تو وجہ حکومت کے پاس ذرائع ہی نہیں ہوں گے تو وہ کیسے ان علاقوں کو گیس اور بجلی فراہم کرے گی۔ حکومت کو بجٹ کے لئے وہ ہمیں نیلامی کی بجائے ان کی مجبوریوں کو بھی سمجھنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سال میں ایک بار کسی شمالی علاقہ جات کی سیاحت ضرور کرنی چاہئے کیونکہ ملکی سطح پر بھی سیاحت کو فروغ دیا جائے گا۔

برف باری کے موسم میں گھر والے اور خواتین کو سب سے زیادہ اپنے چھوٹے بچوں کی فکر ہوتی ہے کہ کہیں انہیں ٹھنڈ نہ لگ جائے۔ پہلے جب برف باری کے دوران پہاڑی علاقوں کی جانب جاتے تھے تو ایک مہینہ کا تو خرچہ بھی تھا جس کے خیال میں شدید ٹھنڈ میں نہیں آتے تھے۔ پہلے جاتے تھے لیکن اب گئے برف باری کے دوران شمالی علاقوں کی سیاحت کو خطرناک جانتے ہوئے ملکی اور معاشی حالات انہیں اجازت نہیں دیتے کہ وہ بھی یہاں کسی بھی وقت بیرون ممالک جائیں۔

سیاحت ایک ذریعہ ہے جس سے ہم دوسرے ممالک کے ساتھ تعلق کو اور ملکی ترقی کیلئے کام کر سکتے ہیں۔ گرمیوں کے موسم میں سیاحت عروج پر ہوتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ سردیوں میں بھی اسے فروغ دیا جائے تاکہ ملکی اور غیر ملکی سطح پر سیاحت صرف خواب بن کر نہ رہ جائے۔

سردیوں کے کھیل

سردیوں کو زندگی کی تبدیلی قرار دیا جاتا ہے جبکہ شخص قدرتی خیال ہے کہ ان دنوں میں کرنے کیلئے کھیلوں کا کوئی کام نہیں ہوتا کیونکہ تفریح نہیں ہوتی بلکہ گھروں میں مقید ہو کر رہنا پڑتا ہے۔ یہ ایسا نہیں ہے۔ برف باری کے موسم میں ہم بہت سے کھیل کھیل سکتے ہیں۔ جیسے کہ:

سنو بورڈنگ:

سنو بورڈنگ ایک ایسا گیم ہے جس میں ایک تختے پر دونوں پاؤں جما کر ڈھلوان سطح پر نیچے کی جانب پھسلا جاتا ہے۔ اس کھیل میں بچے اور بڑے یکساں لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ یہ کھیل 1960ء اور 70ء کی دہائی میں امریکہ میں متعارف ہوا اور اولمپکس میں بھی مقابلہ بازی بھی کی جاتی ہے۔

آئس سکیٹنگ:

یہ ایک ایسا کھیل ہے جس میں برف میں اس طرح پاؤں جما کر برف پر دوڑایا جاتا ہے۔ یہ ایک مشکل کھیل ہے جس میں مہارت درکار ہوتی ہے۔ پاکستان میں اسکردو، ناران اور کاغان میں یہ کھیل کھیلا جاتا ہے۔ کیونکہ اسے سکھانے کیلئے کوئی مکمل ادارہ موجود نہیں ہے اور ان ممالک میں ہر سال آئس سکیٹنگ کے مقابلے ہوتے ہیں۔ مشکل ہونے کی وجہ سے بہت کم لوگ اس کھیل میں حصہ لیتے ہیں۔

کارلنگ:

اس کھیل میں مضبوط رسی کو ایک لمبے لکڑی کے تختے پر باندھ کر نیچے کی جانب پھسلایا جاتا ہے۔ اس کھیل میں بہرحال احتیاط لازمی ہے۔ مقابلے بھی ہوتے ہیں۔ پاکستان میں بھی یہ کھیل کھیلا جاتا ہے لیکن ان علاقوں میں جہاں صرف نوجوان طبقہ ہی اس میں حصہ لیتا ہے۔ ٹریکنگ کے شوقین افراد اکثر یہ کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔

سنو موبائل:

اس کھیل میں برف پر چلنے والی گاڑی کا استعمال کیا جاتا ہے جو کہ خاص طور پر برفانی علاقوں کے موسم میں سفری سہولیات کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے۔ پاکستان میں ابھی اس کا رجحان عام نہیں ہوا لیکن برف پوش علاقوں میں اب بھی چل کر جاتے ہیں۔

سلیڈنگ:

اس میں ایک سلیج کا استعمال کیا جاتا ہے جس پر ایک وقت میں دو افراد بیٹھ سکتے ہیں۔ اس میں ڈھلوان سطح سے نیچے کی جانب حرکت کی جاتی ہے اور بچوں کا یہ بہت پسندیدہ کھیل ہے۔

آئس ہاکی:

یہ ایک ایسا کھیل ہے جو برف کی سطح پر کھیلا جاتا ہے۔ سکیٹس پہن کر گیند کی بجائے ربڑ کی ٹکیہ سے کھیلا جاتا ہے۔ یہ عام ہاکی کے کھیل کی طرح ہی ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں برف باری کے موسم میں لوگ گھروں میں بند ہو کر گزارنے کی بجائے ایسے کھیلوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یورپی ممالک میں یہ تمام کھیل بڑی دلچسپی سے کھیلے جاتے ہیں اور ہر سال ان کے مقابلے بھی ہوتے ہیں جبکہ پاکستان میں ان کھیلوں کی جانب رجحان کم ہے۔ اگر حکومت ان کھیلوں کو فروغ دے تو سیاحت کو بھی فروغ ملے گا اور عام شہری بھی اپنے ملک میں سیاحت سے لطف اندوز ہو سکیں گے اور انہیں تفریح کیلئے دوسرے ممالک کا رخ کرنے کی بجائے اپنے ہی ملک میں تفریح کے مواقع حاصل ہوں۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

گلے میں ہو خراش، آئے ورم یا آواز بیٹھ جائے

شربت توت سیاہ

سردی آتے اور جاتے وقت گلے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے ایسے میں

گلے میں خراش، ورم آنے یا آواز بیٹھ جانے

کی شکایات عام ہوتی ہیں۔ ہمدرد شربت توت سیاہ کی چند خوراکیں گلے کی ان شکایات کا فوری خاتمہ کرتی ہیں۔ اب سردی آئے یا جائے۔ آپ کے گلے کو کیا گلہ۔ کیونکہ آپ کو تو ہے ہمدرد شربت توت سیاہ ملا۔

ہمدرد

بولو کھل کھلا کے!

FOCAL POINT

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

انور سدید۔ خالد یزدانی

دربارِ ادب

محترمہ فرحت پروین ملک کا ادبی تعارف یہ ہے کہ وہ اردو کے معروف نقاد نظیر صدیقی کی شریک حیات تھیں۔ ان کے ساتھ زندگی کے تجربے سے گزریں۔ صدیقی صاحب کی ملازمت کے سلسلے میں کراچی کے کاروباری اور اسلام آباد کے سرکاری اور درباری ماحول میں زندگی گزاری اور قدرے ناسازگار

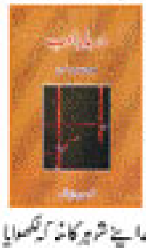

حالات کا سامنا بھی کیا۔ نظیر صدیقی صاحب کی زندگی میں فرحت پروین ملک نے تجربات کی کائنات سمیٹنے کی کوشش کی، وہ ان کے باطن میں ایک ادیب موجود تھی۔ نظیر صدیقی وفات پا گئے تو رفیقِ زندگی کے بعد ہم ذہن ادیبوں نے اصرار کر کے ان سے اپنے شوہر کا تذکرہ لکھوایا جس کا عنوان "آدھا مسلمان" تھا۔ یہ خاکہ انہیں ادب کی دنیا میں لے آیا۔ جس نے اقبال عظیم، ممتاز شیریں، سرور بارہ بنکوی اور سلیم احمد کے خاکے ادبی حلقوں میں پڑھے تو احساس ہوا کہ اب وہ ادبی دنیا کے چھوٹوں کی خوشبو سمیٹ رہی ہیں۔ وہ اپنے خاکوں کو سادگی سے پر اثر بنا دیتی ہیں۔ ان کے خاکوں کو فرحت پروین کی زندگی کی داستان بھی شامل کر دیا ہے۔ یہ سب خاکے اب ان کی کتاب "دربارِ ادب" میں شامل ہیں۔ ظاہر ہے کہا جاتا ہے کہ یہ خاکے ایک ایسی خاتون نے لکھے ہیں جو ادیبوں سے قریب رہی۔ اس کتاب میں چند مضامین (انکا سید کو پی)۔ بھولے بسرے رفقائے کار، وہ اف کے (ہاشم) اور (عظمی) اور "شہاب نامہ" کے تحت پیش کی گئی چند گلیاں (قابل قاضی) تجربہ گاہ، بنیاد، گاؤں اور انتظار وغیرہ) بھی ہیں۔ ان کا تعلق ہے کہ فرحت پروین ملک فطری ادیبہ ہیں۔ مجھے ان کے مشاہدے میں گہرائی، لہجے میں شائستگی اور اسلوب میں روانی اور تجربوں سے شاداب تازگی نظر آتی ہے۔ ادیبوں کی صف اول میں جگہ دینے کا حق دار ہوں۔ جاتا ہے اس کتاب کے افسانے، قصیں اور مضامین بھی اہم ہیں اور ایک مخلص تخلیق کار کے فطری جوہر کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اردو خاکوں کی یہ منفرد کتاب (دربارِ ادب) 176 صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت 350 روپے۔ ملنے کا پتہ: زین پبلی کیشنز A/8 بلاک N ناظم آباد نمبر 2 بالمقابل کراچی)

آخر کیوں؟

"آخر کیوں؟" اردو اور انگریزی کے معروف صحافی رؤف کلاسرا کے کالموں کی کتاب ہے۔ "آخر کیوں؟" میں رؤف کلاسرا کے تقریباً دو درجن (72) منتخب کالم شامل ہیں۔ انہیں پڑھنے کے بعد میرا پہلا تاثر یہ تھا کہ خبر کی تلاش رؤف کلاسرا کی پیشہ ورانہ ضرورت ہے اور خبر کو صداقت سے پیش کرنے والے وہ ایسے واحد جنگجو ہیں جو ادب کی اجازت نہیں دیتے لیکن "کالم" ان کی ساری فطرت ہے جس میں ان کا تاثر شامل ہوتا ہے اور اس کے ساتھ وہ صحافتہ تاثر سے بڑھ کر معاشرے کی سوچ اور ہمدردانہ جذبات کو متحرک کرنے کی سعی کرتے ہیں۔ کالم میں انہوں نے "کہانی" کی تکنیک بڑی خوبی اور خوبصورتی سے استعمال کی ہے جس سے بات چونکہ دل سے نکلتی ہے اس لئے اثر بھی رکھتی ہے۔ اس تکنیک کا استعمال اس دور کے چند اور کالم نگاروں نے بھی کیا ہے لیکن ان پر اصلاحی جذبہ غالب آ جاتا ہے تو وہ اپنی حالیہ تاریخ کے اوراق سے تلاش کر لیتے ہیں اور یوں اخبار کا پیٹ بھر دیتے ہیں۔ کلاسرا کے بیان کردہ واقعے میں کردار تخلیق ہوتے ہیں اور ان کا ادب اسلوب ان کے کالم کو وہ تاثر بخشتا ہے اور احساس ہوتا ہے کہ وہ جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنے کی روایت پر عمل پیرا ہیں اور بڑے بڑے لوگوں کے سامنے طبلِ جنگ بجا کر اس دربار پیش کرتے ہیں گریز کرتے ہیں۔ خوبی کی بات یہ ہے کہ ان کے کالم کے عنوان سے ہی مضمون کی "خوشبو" ہر چہار جانب اڑنے لگتی ہے اور قاری کالم کے مطالعے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ "جنہیں سے دروازے تک پہنچیں والا ایک گرد سمجھا گی"، "لاکھ کا پچھوت جب سیاستدان رو پڑتے ہیں"، "ایک طرف آنسو اور دوسری طرف قہقہے، جب سیاستدان سیلاب کی سیاست کرتے ہیں"۔ ان کالموں میں پاکستان کے گزشتہ دو برسوں کی تاریخ درج ہے لیکن ان کے سب حوالے مصدقہ ہیں۔ یہ کتاب پڑھتے

پڑھتے آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور خون گرم ہو جاتا ہے۔ میں آصف محمود کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس سیاسی تاریخ کو جس کے راوی رؤف کلاسرا ہیں اخبار کے اوراق میں گم ہونے سے بچا لیا اور خوبصورت جلد، صاف ستھری کتابت اور سفید کاغذ پر یہ کتاب شائع کر دی ہے۔ ضخامت 335 صفحات، قیمت 350 روپے۔ ملنے کا پتہ: دوست پبلی کیشنز، پلاٹ نمبر 110 سٹریٹ نمبر 15 سیکٹر I-9/2 پوسٹ بکس نمبر 2958 اسلام آباد۔

ملتان کا ادبی منظر نامہ

ملتان کا شمار پاکستان کے بڑے ادبی مراکز میں ہوتا ہے۔ جب پروفیسر عرش صدیقی زندہ تھے اور ملتان اردو اکیڈمی کی سرگرمیاں عروج پر تھیں تو صوفیوں اور ولیوں کے اس شہر کو بھی "دبستانِ ملتان" سے موسوم کیا جاتا تھا۔ شہر میں ایک نہیں کئی

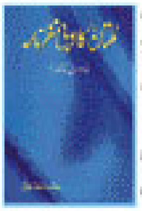

ادبی ادارے موجود تھے جہاں مشاعرے ہوتے، ادبی مباحثے ہوتے، مذاکرے ہوتے جن کی صدائے بازگشت اخبارات میں سنی جاتی۔ جاوید اختر بھٹی "دبستانِ ملتان" کے ایک فعال رکن ہیں۔ وہ چار سال تک ملتان کا ادبی جائزہ لکھتے رہے ہیں۔ جو اخبارات اور رسائل میں محفوظ ہے۔ لیکن اب نظروں سے اوجھل ہو گیا ہے۔ 1933ء سے لے کر 1986ء تک کے یہ جائزے اب زیر نظر کتاب "ملتان کا ادبی منظر نامہ" میں شامل کر دیئے گئے۔ ملتان کے ادبا کی یہ بازیافت اس لئے اہم ہے کہ اس دور کے چند بے حد فعال ادیب کرام اب اس دنیا سے رحلت فرما گئے ہیں۔ ان میں عرش صدیقی، ارشد ملتانی، حنیف، منصور زاہدی، حزیں صدیقی، جابر علی سید اور حسن فاروقی جیسے نام شامل ہیں۔ یہ کتاب ان سب سے تجدید ملاقات کراتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی متعدد ایسے نام بھی ہیں جو اس دور میں جگنوؤں کی طرح جل بجھ رہے تھے لیکن اب گوکہ ملتان ادب کے ستارے ہیں۔ کتاب دیکھ کر ذرا یہ احساس ہوتا ہے کہ جاوید اختر بھٹی یہ سالانہ جائزہ بھی لکھتے ہیں۔ اس کتاب میں چار مضامین کے علاوہ چار انٹرویو بھی شامل ہیں۔ ان میں سے بیشتر کے موضوعات ملتان کے ادب کے بارے میں ہیں۔ لیکن مضامین کے وسیع تناظر میں پورے پاکستان کے ادب پر نظر ڈالنے کی کوشش بھی کی گئی ہے۔ میں چونکہ خود بھی ادبی جائزہ نگاری کے مشکل کام سے گزر چکا ہوں، اس لئے جاوید اختر بھٹی کی محنت کی داد ضروری سمجھتا ہوں۔ مجھے توقع ہے کہ یہ کتاب اردو ادب کی تاریخ کو تاریخ میں ایک بنیادی ماخذ کا کام دے گی۔ سرورق خوبصورت، رنگین سرورق، سفید کاغذ اور اعلیٰ کتابت میں یہ "تحفۂ ملتان" ہے اور اس کا ادا کرہ گرما ہے انتظ ہے۔ ضخامت 208 صفحات۔ قیمت درج نہیں۔ ناشر: ملتان انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اینڈ ریسرچ ملتان۔

پاکستان کے بحران اور ان کا حل

ملک کی فلاح و بہبود کی فکر کرنے والے دانشوروں میں ڈاکٹر مبشر حسن بھی شامل تھے جو بنیادی طور پر تو انجینئر تھے لیکن وہ سیاسی شعور بھی رکھتے تھے اور ذوالفقار علی بھٹو نے قومی ترقی اور غریب عوام کی بہبودی کے لئے پیپلز پارٹی قائم کی تو مبشر حسن اس سیاسی جماعت کے بانی ارکان میں شامل ہوئے۔ 1971ء میں پاکستان دولخت کر دیا گیا تو مغربی پاکستان میں پیپلز پارٹی نے اپنی حکومت قائم کی۔ ڈاکٹر صاحب اس حکومت کے پہلے وزیر خزانہ بنے اور انہیں اس حیثیت میں انہیں پاکستان کی زمینی حقیقتوں کا ادراک ہوا۔ سیاست کے منفی اور مثبت پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کا موقع ملا۔ اپنے وسیع مطالعے سے انہوں نے اپنے نتائج خود اخذ کئے۔ جنہیں دیکھتی سے ملک کے سیاسی نظام کو غاصب صدر ضیاالحق نے تاخت و تاراج کر دیا اور ڈاکٹر مبشر حسن کو اپنے تصورات کو عملی جامہ پہنانے کا موقع نہ ملا۔ فرق کی چھانٹ اس دور کے مقبول ترین لیڈر ذوالفقار علی بھٹو کو بھی ایک جعلی مقدمے کا تختۂ دار پر چڑھا دیا گیا۔ اس دور میں ڈاکٹر مبشر حسن ایک سیاستدان سے سیاسی دانشور کی حیثیت میں ابھرے۔ انہوں نے قلم و قرطاس سنبھال لیا اور ان مسائل کی نشاندہی کرنے لگے جن سے ملک و قوم دوچار ہیں۔

ڈاکٹر مبشر حسن کی زیر نظر کتاب "پاکستان کے بحران اور ان کا حل" ان کی سیاسی سوچ کا عکس ہے۔ انہوں نے قرون کے بعد سے قائم ہونے والی ریاست کی تاکامی کی اور پاکستان کے چاروں صوبوں کی تاریخ پر نظر ڈالنے کے بعد ملک کے سیاسی ڈھانچے کے مختلف اداروں کا موازنہ جمہوری عوام کے جمہوری مقاصد سے کیا ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے انتظامیہ کی بیوروکریسی کا مالک قرار دیتے ہوئے عوام کے مسائل سے اغماض کی وجوہات تلاش کرنے کی کاوش کی اور پارلیمنٹ، فوج، انتظامیہ، عوامی حکومت، اسلامی اور سول انتظامیہ کے تحت ایک ایسی حکومت کے تصور کو حقیقی معنوں میں ابھارا ہے جو عوام کی مرضی سے قائم کی گئی ہو اور جو عوام کے نمائندوں کو عوام کی خدمت پر مامور کرے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک قابل عمل حل پیش کیا ہے جس سے افلاس زدہ قوم کو بحرانوں سے نجات مل سکتی ہے اور حکمرانوں کی کمال ستی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کتاب کے دوسرے حصے کا عنوان "پاکستان کے اصلی حکمران" ہے اور یہ بھی ایک مستقل نوعیت کی کتاب ہے جس کے کیا رہ اور ادب میں ڈاکٹر مبشر حسن ایک نظریاتی سیاسی دانشور کے طور پر سامنے آتے ہیں اور ایک ایسے معاشرتی فلسفے کی نشاندہی کرتے ہیں جو پاکستان کے عوام کو ایک خوشحال مستقبل کی طرف لے جا سکتا ہے۔ یہ کتاب جاگیردارانہ نظام کو نہ صرف مسترد کرتی ہے بلکہ اس کے خلاف عوامی جدوجہد کا سبق بھی دیتی ہے۔ پیپلز پارٹی اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے قائم کی گئی تھی لیکن فوجی مداخلت نے مقاصد کا حصول ناممکن بنا دیا اور اب جو پیپلز پارٹی برسر اقتدار ہے وہ ان مقاصد کے حصول سے بے بہرہ ہے۔ یہ کتاب ہمیں مذکورہ بنیادی حقوق کے حصول کا راستہ دکھاتی ہے۔ ادارہ کلاسیک نے یہ کتاب "پیچ لنک" کے سلسلے میں شائع کی ہے۔ قیمت صرف 30 روپے۔ ملنے کا پتہ: کلاسیک... رینگل چوک، دی مال لاہور۔

دروس المساجد

زیر نظر کتاب دروس المساجد مولانا محمد عظیم فاضل پوری کے دروس کا انتخاب ہے جو مساجد میں نماز جمعہ یا نماز فجر و عشاء میں قرآن پاک کے بعد درس حدیث (جو پانچ سے سات منٹ تک کا ہوتا ہے) دیتے رہے ہیں۔ اس قدر مختصر اور دلنشیں ہوتا کہ پڑھنے والے کے ذہن میں اتر جاتا۔ اس درس کی جامعیت، سادگی اور آسان الفاظ، تحقیق و تخریج کے وصف سے متصف

گفتگو اور موقع کی مناسبت سے اشعار سے گفتگو میں زیادہ نکھار آتا۔ نمازی حضرات کی خواہش تھی کہ مولانا کے دروس کو احاطۂ تحریر میں لایا جائے تاکہ دوسرے بھی مستفید ہوں۔ الحمد قاری عبدالرحمن عابد کی تحریک پر ان دروس کو کتابی شکل دی گئی جسے محمد سرور عاصم صاحب نے بہترین طباعت سے آراستہ کر کے پیش کیا۔ یہ کتاب خطبا، علماء، واعظین کے لئے بھی گوہر نایاب ہے۔ کتاب میں طہارت، وضو، تین چیزیں، حقیقی نس، آداب، حقوق انسان، حقوق زوجین، حقوق اولاد، حقوق والدین، آداب طعام جیسے ابواب شامل ہیں قرآن و حدیث کی روشنی میں سب کے دروس ہیں۔ یہ کتاب خطبا اور مبلغین کے لئے نادر تحفہ ہے۔ کتاب کی ضخامت 392 قیمت تین سو روپے۔ کتاب منگوانے کا پتہ: مکتبہ اسلامیہ رحمانی مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور (فون 042-37244973)

برگِ شیریں

احسان اللہ ثاقب جہاں اچھے شاعر ہیں وہاں اچھے نثر نگار بھی ہیں۔ عالمی حالات، واقعات پر ان کی تحریریں روزنامہ نوائے وقت میں گاہے بگاہے شائع ہوتی رہتی ہیں۔ زیر نظر کتاب برگ شیریں میں ان کا تیسرا شعری مجموعہ ہے اس سے

پہلے "شہر غزل" اور "محبت اور خوشبو" کے نام سے ان کے دو شعری مجموعے اہل ادب کے ہاتھوں میں کے ساتھ علم و ادب کے قارئین سے بھی داد لے چکے۔ احسان اللہ ثاقب نے اپنی غزلوں میں مختلف بحروں میں نئے تجربات بھی کئے اور دیکھا جائے تو ان کو جتنا عبور شاعری کی اصناف پر ہے اس کا برملا اعتراف ان کے ہم عصر اہل قلم بھی کرتے ہیں اور وہ خود کہتے ہیں:

فاش ہو جائے کوئی ایسی غزل بھی ثاقب
وہ قدم اور ہو جو اہل قلم سے آگے

زیر نظر شعری مجموعہ برگِ شیریں میں شامل احسان ثاقب کی غزلیں اور نظمیں ان کے احساسات و جذبات کی ترجمان ہیں جس میں آج کی نئی نسل کی بھی بات ہے۔ کتاب میں شاعر کے فن و شخصیت پر خالد شریف، ڈاکٹر صفدر حسین، ڈاکٹر شہزاد جرال اور سعید بیر نے بھی روشنی ڈالی۔ اس بات کا اظہار کیا احسان ثاقب کی شاعری میں آفاقیت کا رنگ بھی نمایاں ہے اور مسلسل ریاض سے ان کی باطن کی آنکھ روشن ہو گئی ہے۔ برگِ شیریں کی شاعری اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ شاعری کا یہ تیسرا مجموعہ ان کی قادر الکلامی کا بھی منہ بولتا ثبوت ہے۔ کتاب کو اپنی پبلشرز فیروز سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور نے شائع کیا۔ قیمت 200 روپے۔

اطاعت

زیر نظر مجموعہ نعت "اطاعت" کینیڈا کے شہر ٹورنٹو میں مقیم سید حامد یزدانی کا نذرانۂ عقیدت ہے جس میں شامل حمد و نعت اور منقبت کلام میں فکر و شعری آب و تاب قاری کے ذہنی اور وجدانی آفاق کو روشن تر کرتی ہے۔ حمد و نعت میں بیان ہونے والے

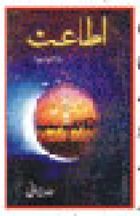

مضامین و خیالات ہمارے دور میں بیشتر وہی ہیں جو صدیوں سے ان اصناف ادب کا سرمایہ ہے۔ حامد نے بھی انہی حوالوں سے اپنے مجموعہ حمد و نعت کو منفرد اور منتوع بنانے کی کامیاب کوشش کی ہے جو پذیرائی کے قابل ہے۔ جعفر بلوچ مرحوم کی تحریر بھی شامل کتاب ہے جس میں وہ لکھتے ہیں حمد و نعت کا شعبہ دیگر اصناف سخن کی بہ نسبت زیادہ فنی کمال و ریاضت کا متقاضی ہے۔ یہ مقام مسرت ہے کہ سید حامد یزدانی ان مقدس موضوعات پر اپنی گفتگو کا ذہنی نقش کرنے سے پہلے فکری اور فنی اوصاف سے الحمد للہ متصف ہو چکے ہیں جو قلیب میں صدیق مثال اور محمد نظر ہیں ان نعتیہ مجموعہ میں اہل حضرت امام احمد رضا خان، سید یزدانی جالندھری (شاعر کے والد گرامی) حفیظ تائب، شیم باسری اور احمد ندیم قاسمی کی نعتوں پر تضامین (تخمیس) بھی شامل ہیں جو شعراء، علماء اور اولیاء سے شاعر کے روحانی رابطے کو ظاہر کرتی ہیں۔ حامد یزدانی کی حمد و نعت کا یہ مجموعہ جہانِ ادب میں ان کے مزید اعتبار و افتخار کا باعث بنے۔ 176 صفحات پر مبنی کتاب کی قیمت 250 روپے۔ ناشر سید پبلشنگ، پی او بکس نمبر 5157 ماڈل ٹاؤن لاہور (فون 37740875-42-92+)

زاویہ

اشفاق احمد آج اس دنیا میں نہیں لیکن اردو ادب کی تاریخ میں ان کا نام زندہ رہے گا۔ ان کے افسانے ہوں یا ٹی وی ڈرامے ان سب میں اشفاق احمد کا اپنا منفرد اسلوب تھا اسی

طرح ایک عرصہ تک ریڈیو پاکستان کے پروگرام میں "تلقین شاہ" کا کردار بہت مقبول ہوا تھا اسی طرح "زاویہ" پاکستان ٹیلی ویژن کا مقبول پروگرام تھا جس کی میزبان اور مصنف اشفاق احمد تھے جنہوں نے اپنی گفتگو سے ناظرین کے ساتھ ناقدین کو بھی متاثر کیا۔ زاویہ پروگرام پہلی بار 21 اکتوبر 1998ء کو ٹیلی کاسٹ ہوا اور یہ سلسلہ 14 فروری 2004ء تک جاری رہا۔ محترم اشفاق صاحب کی علالت کے باعث منقطع ہوا۔ زاویہ کے لوگ پروگراموں میں سے وہی پروگرام اشفاق صاحب کی ماڈل ٹاؤن لاہور میں رہائش گاہ داستان سرائے میں بھی ریکارڈ ہوئے۔ زیر نظر کتاب "زاویہ" میں ان کے چند منتخب پروگراموں میں اشفاق احمد کی گفتگو شامل کی گیا ہے اشفاق احمد پروگرام دیکھے جاتے ہیں کہ وہ پروگرام کا اختتام "اللہ تعالیٰ آپ سب کو آسانیاں عطا فرمائے اور آسانیاں تقسیم کرنے کا شرف عطا فرمائے (خدا حافظ) پر کرتے۔ اشفاق احمد 7 ستمبر 2004ء کو انتقال کر گئے لیکن ان کی تحریریں آج بھی پڑھنے والوں کے دلوں کو گرماتی ہیں ان کی پروگراموں میں کی گئی باتوں کو کتابی شکل دے کر مستحسن کام کیا گیا ہے۔ کتاب میں اشفاق احمد کا مختصر سوانحی خاکہ اور پروگرام "زاویہ" کی تاریخ کے ساتھ ان کی یادگار تصاویر بھی اضافی خوبیاں ہیں۔ ضخامت 228 صفحات۔ قیمت 300 روپے۔ ناشر: ٹی ایڈ ٹی بک، کالونی سمن آباد لاہور۔ 0332-4822090

بلڈ یور سیلف

آپ ہوم کے بہترین راجا عبدالرحمن نے پاکستانی قارئین کے لئے دنیا کی بہترین کتابوں کے ترجمے کی سیریز شروع کی اس کا نام "سیلف ہیلپ کلاسیک" رکھا۔ پاکستان کی موجودہ صورت حال میں پاکستانی افراد غیر یقینی، مایوسی، خوف،

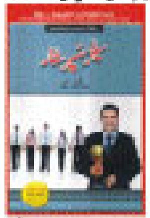

بد اعتمادی، احساس کمتری، بے یقینی اور بے روزگاری جیسے مسائل کا شکار ہیں۔ ایسے موقع پر خصوصی طور پر نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت کی اشد ضرورت ہے جس میں نوجوان نسل کی نشوونما، تعمیر شخصیت، خود اعتمادی اور کامیابی کا جذبہ اجاگر ہو تا کہ نوجوان اپنی پوشیدہ صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں اور مستقبل میں مادرِ وطن میں اپنی بہترین خدمات سر انجام دے سکیں۔ کتاب کے مصنف برائن ٹریسی انٹرنیشنل کنسلٹنٹ اینڈ ٹریننگ آرگنائزیشن کے چیئرمین ہیں۔ یہ ادارہ دنیا بھر کے ممالک میں کام کر رہا ہے۔ برائن ٹریسی دنیا کے سرفہرست مقررین میں سے ہیں۔ وہ دو ہزار سے زائد کتابیں لکھ چکے ہیں اور ہر سال ساڑھے چار لاکھ سے زائد لوگوں کو خطاب کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب "بلڈ یور سیلف" کا ترجمہ ریاض محمود انجم نے کیا ہے جو اردو ترجمے میں اہم مقام رکھتے ہیں اور پہلے بھی کئی کتابوں کے ترجمے کر چکے ہیں۔ یہ کتاب بلڈ یور سیلف ان افراد کے لئے ایک انمول تحفہ ہے جن کے دل میں یہ امنگ و آرزو موجود ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح اپنی بلڈنگ میں اضافہ کریں۔ یہ کتاب ان اکیس اہم ترین اصولوں پر مشتمل ہے جو بلڈنگ میں کامیابی کے ضامن ہیں اور یہ اصول وہ ہیں جنہیں مصنف نے 23 ممالک میں بلڈنگ کے پیشے سے منسلک پانچ لاکھ سے زائد افراد کو تربیت دینے کے دوران وضع اور تخلیق کئے ہیں۔ یہ کتاب ہوم سروس نے بہترین پروڈکشن کے ساتھ اعلیٰ کاغذ اور دیدہ زیب ٹائٹل کے ساتھ شائع کی ہے۔ قیمت 200 روپے۔ ناشر: بک ہوم، بک سٹریٹ 46 مزنگ روڈ لاہور (فون 042-37231518)

تصوف اور تصوراتِ صوفیہ

"تصوف اور تصوراتِ صوفیہ" جی سی یونیورسٹی لاہور کے صدر شعبہ فارسی ممتاز پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کی علمی، تحقیقی اور ادبی کاوش ہے۔ کتاب کے حوالہ جات کی فہرست دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ ڈاکٹر ظہیر نے کس قدر محنت اور ریاضت کے نتیجے میں بکھرے ہوئے لاتعداد منتشر و دفتر کو ایک مجموعہ اور قابل قدر کتاب کی صورت دے دی۔ زیر نظر کتاب "تصوف اور تصوراتِ صوفیہ" کو "تصوف کا انسائیکلو پیڈیا" کا نام بھی دیا جا سکتا ہے کیونکہ ڈاکٹر ظہیر نے تصوف کے موضوع کو اس طرح کھنگال ڈالا ہے کہ کسی اور دانشور کے لئے اس موضوع پر کام کرنے کے لئے باقی کچھ نہیں بچا۔ کتاب کا مطالعہ قاری پر تصوف کی دنیا کے سارے دروازے کھول دیتا ہے۔ تصوف جو آج پوری دنیا میں زبردست مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ برصغیر میں اسلام کی ترویج اور ترقی بھی صوفیائے کرام کی مرہونِ منت ہے۔ "تصوف اور تصوراتِ صوفیہ" کے بارے میں قبلہ حسن اکادمی ادبیات پاکستان فخر زمان نے ظہیر احمد صدیقی کی کتاب آج کے دور میں عالمی اور پاکستانی کلچر، صوفیہ کے رواداری کے کلچر، برداشت، حوصلہ، مذہبی جنون کے خلاف احتجاج اور آمروں کے ظلم کے خلاف مسلسل اور منظم جہاد کی علامت رہا ہے۔" اس کتاب کو سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے بڑے سائز میں نہایت خوبصورت انداز میں اعلیٰ کاغذ پر طبع کیا ہے۔ قیمت 900 روپے ہے اور تقسیم کار لی ایڈ ٹی پبلشرز، بنک کالونی، سمن آباد لاہور

تبصرہ کیلئے دو کتب انچارج سنڈے میگزین روزنامہ نوائے وقت
4 شارع فاطمہ جناح لاہور کے پتہ پر ارسال کریں

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

تحسین

کی ادویات صحت مند زندگی کا راز

پاکستان کی سب سے بڑی لیبارٹری PCSIR سے تصدیق شدہ

تحسین معدہ کورس

معروف اطباء کی شبانہ روز کاوشوں کا نتیجہ

تحسین معدہ کورس معدہ کی تمام بیماریوں سے مکمل نجات دلاتا ہے، غذا کو ہضم کرتا ہے اور پیٹ کی تمام بیماریوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ معدہ و جگر کی اصلاح کے ساتھ بھوک کی کمی کو دور کرتا ہے۔ یہ کورس گیس ٹربل، بدہضمی، تبخیر معدہ، ورم، السر اور سوزش کے خاتمہ کیلئے بہترین دوا ہے۔ ہاتھ پاؤں کی جلن کا شافی علاج ہے۔ بلڈ پریشر، گھبراہٹ، خوف اور بے چینی کی علامات کو دور کرتا ہے اور جسم کو صحتمند اور چاک و چوبند بناتا ہے۔

شفائے دائمی نزلہ کورس

ناک کا بند رہنا، ناک کی ہڈی کا بڑھنا، دماغی، اعصابی اور نظر کی کمزوری کا خاتمہ، یادداشت کی کمی سے مکمل نجات

دائمی نزلہ زکام کی وجہ سے جسم میں پیدا ہونے والی مختلف خرابیوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے دواخانہ حکیم تحسین کی جانب سے تیار کردہ شفائے دائمی نزلہ کورس استعمال کریں۔ یہ کورس دماغ، بدن اور یادداشت پر مثبت اثر ڈالتا ہے۔ بیماریوں کی خلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے۔ نسیان کی بیماری سے نجات دلاتا ہے۔ گلے کی خرابی، ٹانسلز، دماغی و اعصابی کمزوری کا خاتمہ کرتا ہے۔ نظام ہضم کی خرابی، بھوک کی کمی، جسم کی کمزوری، سستی اور کاہلی کا مکمل خاتمہ کرتا ہے اور ناک سے بدبودار پانی کا اخراج روکتا ہے۔

itsurdu.blogspot.com

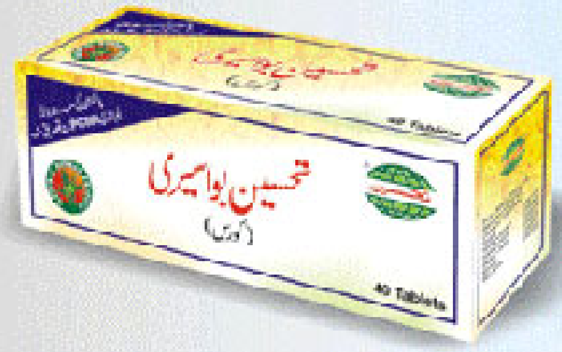

شافی بواسیری کورس

قبض اور بواسیر سے مکمل اور فوری نجات

بواسیر کا مرض ذہنی اور جسمانی اذیت کا باعث بنتا ہے۔ یہ کورس بے ضرر اور زود اثر ہونے کی وجہ سے خونی اور بادی دونوں قسم کی بواسیر کا سو فیصد علاج کرتا ہے۔ آنتوں کی خشکی، معدے اور مقعد کے مسوں سے نجات کا موثر ذریعہ ہے۔ معدہ اور جگر کی اصلاح کرتا ہے۔ قبض سے مکمل شفاء دلاتا ہے۔ آنتڑیوں کے افعال کو درست کر کے کمزور جسم میں نیا جوش، جذبہ اور طاقت پیدا کرتا ہے۔

انمول اولاد نرینہ کورس

بانجھ پن کی بیماری سے مکمل نجات، بے اولاد جوڑوں کیلئے مژدۂ حیات

بانجھ پن ایک مرض ہے جو بے اولادی کا سبب بنتا ہے۔ یہ کورس اپنے نام کی طرح انمول اور بے اولاد جوڑوں کیلئے خوشیوں کا پیغام ہے۔ یہ طبی تحقیق کے نتیجے میں حاصل ہونے والا ایک مکمل نسخہ ہے۔ جو بانجھ پن کا جڑ سے خاتمہ کرتا ہے۔ تولیدی نظام کو بہتر بناتا ہے۔ افزائش انسانی کی راہ میں حائل ہر قسم کی کمی کو پورا کرتا ہے۔

گلناری

خواتین و حضرات کیلئے یکساں موزوں

خوبصورت اور سمارٹ نظر آنا سب کا خواب ہوتا ہے۔ لیکن جسم میں موجود فالتو چربی بھدا پن پیدا کر کے اس خواب کی تکمیل کو ناممکن بنا دیتی ہے۔

- ✓ موٹاپے کا مکمل خاتمہ
- ✓ جسم سے فالتو چربی کا خاتمہ
- ✓ بھوک کی کمی اور گیس وغیرہ سے نجات
- ✓ جسم سے کولیسٹرول، زہریلے مادے اور وافر چکنائی کا خاتمہ
- ✓ معدے اور جگر کیلئے موزوں

دوسرے شہروں کے مریض تشخیص و علاج کیلئے ان نمبروں پر رابطہ کریں

021-111444900 — نزد KFC مین بینگلور شاہراہ فیصل کراچی
051-111444900 — چوک یاقت باغ راولپنڈی
055-3824443-4 — بینڈی بائی پاس گوجرانوالہ
061-4546904-5 — چوک گھنٹہ گھر ملتان
0300-8186877 — پاکستان لاری اڈہ فیصل آباد

دواخانہ حکیم تحسین کلمہ چوک گلبرگ III لاہور 042-111-444-900
0301-8444900, Fax: 042-35844900
Website: www.HakeemTehseen.com E-mail: info@hakeemtehseen.com

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ہومیوپیتھک مشورے

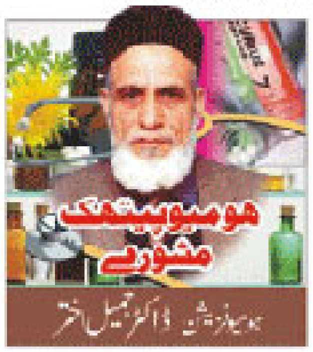

ہومیوپیتھک معالج میں مریضوں کے سوالات اور ڈاکٹر جمیل اختر کے جوابات۔

کانگو وائرس ایک اور جان لیوا مرض

حکیم قاضی اکبر جمال

مفت مشورہ کیلئے ملاقات کریں یا اپنے خطوط ارسال کریں

ہومیوپیتھ فزیشن ڈاکٹر شیخ جمیل اختر

0333-4293255, 0314-4301255

6317276

5516839

E.MAIL ADDRESS: Homoeodrjamilakhtar@yahoo.com

نوائے وقت — آپ کا ہفتہ

محمد یسین وٹو

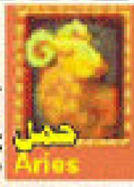

21 مارچ تا 20 اپریل

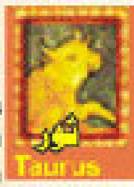

21 اپریل تا 21 مئی

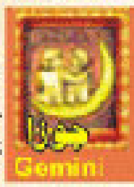

22 مئی تا 21 جون

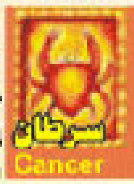

22 جون تا 23 جولائی

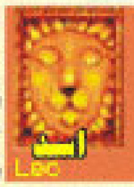

24 جولائی تا 22 اگست

23 اگست تا 23 ستمبر

24 ستمبر تا 23 اکتوبر

24 اکتوبر تا 22 نومبر

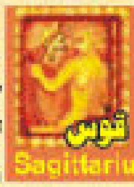

23 نومبر تا 21 دسمبر

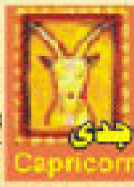

22 دسمبر تا 20 جنوری

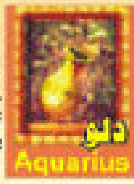

21 جنوری تا 18 فروری

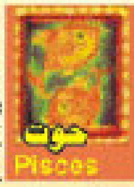

19 فروری تا 20 مارچ

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

پاکستان میں متاثرین سیلاب غذائی بحران اور یورپ برفانی طوفان کی زد میں

خالد یزدانی

نئے سال کا آغاز ہو گیا سال 2010 اپنی تمام تر ہنگامہ خیزیوں کے بعد رخصت ہوا دسمبر پاکستان اور اس کے قرب وجوار کے علاقے خشک سردی کی لپیٹ میں رہا تو یورپی ممالک کو صدی کے سب سے ہولناک برفباری طوفانوں نے اپنی لپیٹ میں لئے رکھا۔

امریکہ کے کئی مشرقی حصے برفانی طوفان کی زد میں رہے نیویارک ریاستوں میں ہنگامی حالت بھی نافذ کر دی گئی جبکہ سینکڑوں پروازیں منسوخ ہو گئیں۔

برف کا طوفان جس کا سفر امریکہ کے شمالی حصوں کی طرف ہے مختلف ریاستوں میں زندگی کو شدید متاثر کرتا ہوا اپنے راستے میں برف کی تہیں بچھاتا چلا گیا۔ امریکی ریاستوں جارجیا سے ورمونٹ تک درجہ حرارت انتہائی نیچے گر گیا اور امریکہ کی مشرقی ریاستوں کو آنے جانے والی تمام پروازیں منسوخ ہو گئیں جن کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بتائی گئی ہے۔ نیویارک کی ریاست نے دیگر ریاستوں کی طرح زندگی کو فوری طور پر بحال کرنے کے لیے جو ہو سکتا ہے انتظام کیا۔ صرف نیویارک کے لیے ایک لاکھ اسی ہزار ٹن نمک منگوایا گیا تاکہ سڑکوں کو قابل استعمال حالت میں رکھا جا سکے۔ ریاست میری لینڈ، نارتھ کیرولینا اور بوسٹن میں ہنگامی حالت نافذ کر دی گئی۔ ساؤتھ کیرولینا کی ریاست میں سن 1887ء سے لیکر آج تک کبھی کرسمس کے موقع پر اتنی برف نہیں پڑی۔

یورپ میں شدید برفباری اور سرد موسم کی وجہ سے سینکڑوں پروازوں کی منسوخی اور ٹرینیں بحال نہ ہونے کی وجہ سے ہزاروں مسافروں کی مشکلات میں شدید اضافہ ہوا۔ لندن کے ہیتھرو ایئرپورٹ کا ایک رن وے برفباری کی وجہ سے بند رہا اور ایئرپورٹ حکام کا کہنا تھا کہ پروازوں میں سے صرف ایک تہائی کی آمد و رفت ہی ممکن ہو سکی۔ کیونکہ کرسمس کی وجہ سے مسافروں کے غیر معمولی رش سے پروازوں کی منسوخی نے تمام شیڈول کو بری طرح متاثر کیا تھا جبکہ فرانس، سوئٹزرلینڈ میں بھی شدید برف باری نے کاروبار زندگی کے ساتھ فضائی سروس بھی متاثر کی۔

جرمنی کے مصروف ترین فرینکفرٹ ایئرپورٹ پر برفباری کے بعد تین سو کے قریب پروازیں منسوخ کی گئی ہیں۔

اگرچہ یورپ بدستور شدید برفانی طوفانوں کی زد میں ہے اور پاکستان میں آنے والے سال گزشتہ کے شدید سیلاب سے متاثرین جن کی تعداد ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔

غذائی بحران کا شکار ہیں اگرچہ مخلوق اور دیگر تنظیموں نے پاکستان میں آنے والے اس سیلاب متاثرین کیلئے ذرے والے بہت کام کئے اور کر رہے ہیں لیکن ان متاثرین کے لئے ابھی بھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔

دنیا سال گزشتہ جہاں مسائل میں گھری رہی وہیں مشکلات کے باوجود لوگوں نے اپنے عزم و حوصلے سے ہی تاریخ بھی رقم کی بیداری کی ساتھ آمر سوچ کو بالآخر طویل نظربندی کے بعد حکمرانوں نے رہا کر دیا انہیں دنیا بھر میں ایشیا کی "نیلسن منڈیلا" کا خطاب بھی دیا گیا۔

زلزلے ہوں یا سیلاب انسانوں نے اپنے وسائل سے حتی المقدور ان سے عہدہ برا ہونے کی کوششیں کیں۔ سال 2010ء اپنی تمام تر حشر سامانیوں سے رخصت ہوا اور حضرت انسان کو نئے سال کے نئے چیلنجوں سے نبرد آزما ہونے کی نوید دے گیا۔ کیا وکی لیکس کے انکشافات دنیا میں نئی تباہی لائیں گے کیا امریکہ اور اس کے اتحادی عراق اور افغانستان سے اپنی فوج بلا لیں گے؟

کیا عالم اسلام متحد ہو کر تیونس کے ساحل سے کاشغر تک ایک ہی صف میں کھڑی ہو جائے گی کیا یہود و ہنود کی سازشیں دم توڑ دیں گی ان کا سوال آنے والے دن ہی دیں گے! ورنہ انسان کی حقیقت ہی کیا قدرتی آفات کے سامنے، وہ کل بھی بے بس تھا اور آج بھی بے بس ہے جدید ترین آلات ہونے کے باوجود سیلاب ہوں یا زلزلے..... وہ خس و خاشاک کی طرح سب کو بہا کر لے جاتے ہیں اور صدی کا بدترین برفانی طوفان جب یورپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے تو سائنسی ترقی میں بلند بانگ دعوے کرنے والے صرف انسانی بے بسی کی تصویروں کو صرف دیکھ سکتے ہیں میری طرح آپ نے بھی ٹی وی پر دیکھا ہوگا کہ یورپی زندگی کو اس برفانی طوفان نے کیسے منجمد کر دیا اور سیلاب نے پاکستان کے ایک بڑے علاقے کو کس طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا اور اگر آج بھی تخریب کی بجائے تعمیر و ترقی پر توجہ دی جائے تو یہ دنیا جنت نظیر بن سکتی ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال فرما گئے ہیں

ہے ذوق نمود زندگی، موت
تعمیر خودی میں ہے خدائی

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

ہالی ووڈ کے شب و روز

شہباز

میڈونا ہالی ووڈ کی مقبول ترین فنکارہ

"نیا لوون اور پرانا سودن" کی اصطلاح ہالی ووڈ کی ایسی فنکاراؤں پر فٹ بیٹھتی ہے جو شہرت کی زندگی سے آخری سانسوں تک لطف اندوز ہونا چاہتی ہیں۔ پاپ میوزک کی ملکہ میڈونا کا جادو پچھلی تین دہائیوں سے جاری و ساری ہے۔ تازہ ترین سروے میں انہیں رواں دہائی کی سب سے زیادہ زیر موضوع آنے والی مقبول ترین فنکارہ کے درجے پر فائز کیا گیا ہے۔ اس دور میں میڈونا نے جائنٹ کریل، ریڈیو، ویب اور کیٹ ورمن، دبئی سپیئرز، اکشارا، جیکلیم، ڈیوڈ بیکھم، مائیکل جیکسن، پال میکارٹنی اور کیلی مینوگ کو پیچھے چھوڑا ہے۔ میڈونا کے بارے میں مشہور ہے کہ ان کی تمام سرگرمیوں کے پیچھے ان کی ذاتی یا کاروباری مفادات ہوتے ہیں جن پر وہ کبھی سمجھوتہ نہیں کرتیں۔ ان کی ایک وجہ شہرت ان کے سکینڈلز بھی ہیں۔ گانے گانے ترقی سے علیحدگی کے بعد ان کے سکینڈلز کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ انہیں ایلزبتھ ٹیلر ثانی اور آلنٹو یہ برنس ثانی کہلانے کا بھی شوق ہے لیکن شادیوں کے معاملے میں وہ خاصی بدقسمت واقع ہوئی ہیں اور ان کا سکور صرف دو تک محدود ہے۔

ٹیلر سوفٹ امریکی میوزک چارٹ پر پھر چھا گئیں

نوک گلوکارہ ٹیلر سوفٹ پر قسمت کی دیوی خاصی مہربان دکھائی دیتی ہے۔ امریکی میوزک چارٹ پر تیسری مرتبہ نمبر ون پوزیشن پر براجمان ہو گئی ہیں۔ کرسمس کے موقع پر ان کا برطانوی گلوکارہ سوسن بائیل سے زبردست مقابلہ تھا جو مسلسل دوسری مرتبہ کرسمس کے موقع پر میوزک چارٹ پر نمبر ون پوزیشن پر براجمان ہونے کے لیے قدرت کی جاری تھی لیکن اس مرتبہ ان کا ٹیلر سوفٹ کے سامنے جادو نہ چل سکا۔ کرسمس پر ان کے میوزک البم کی پانچ ہزار کاپیاں زیادہ فروخت ہوئیں۔ سوسن بائیل کو اس مرتبہ دوسری پوزیشن پر اکتفا کرنا پڑا۔ سوسن سے قبل آنجہانی گلوکار مائیکل جیکسن کا ریلیز ہونے والا البم تیسری پوزیشن پر فائز ہوا۔ ٹیلر سوفٹ نے سوسن بائیل کے بہترین فروخت کا ریکارڈ قائم کرنے والے 2009 کے البم کو بھی شکست سے دوچار کیا۔

انجلینا اور بریڈپٹ کی باضابطہ شادی کی تیاریاں

مغرب میں اکثر جوڑیاں بغیر شادی کے اکٹھے رہنا شروع کر دیتی ہیں جنہیں معیوب بھی نہیں سمجھا جاتا۔ اب وہاں بھی باقاعدہ شادی کی اہمیت تسلیم کی جانے لگی ہے۔ یقیناً انجلینا اور بریڈ پٹ کی شادی اس کا واضح ثبوت ہے۔ ان کے پرستاروں کو ان کی شادی پر کوئی اعتراض نہیں لیکن انہیں بھارت جا کر وہاں کے رسم و رواج کے مطابق شادی کی خواہش پر حیرت ہے۔ اس سے پہلے بھی یہ جوڑا ایک سال قبل بھارتی رسم و رواج کے مطابق شادی کر چکے ہیں۔ گورے خود کو روشن خیال ظاہر کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے لیکن ان پر بھارتی ثقافت کا رنگ چڑھ رہا ہے۔ دلچسپ حال کا کہنا ہے کہ انہیں بھارتی ثقافت کے تحت شادی کا مشورہ ایک 64 سالہ گنگا کور نے دیا ہے جس نے گزشتہ دنوں لاس اینجلس کا دورہ کیا۔ اس نے اس جوڑے کو موجودہ مشکلات سے نکلنے کیلئے بھارتی رسم و رواج کے مطابق نئے سال میں دوبارہ شادی کا مشورہ دیا ہے۔ اس کی روشنی میں فنکار جوڑے نے عدالت جانے کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔

ہیلی بیری کی گوروں پر کڑی تنقید

ہالی ووڈ کی انتظامیہ کے تمام فنکاروں کے ساتھ غیر جانبداری کی دعوے تھے لیکن سیاہ فام اداکارہ ہیلی بیری نے ان کی غیر جانبداری کا پول کھول دیا ہے۔ ہالی ووڈ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ آسکر ایوارڈ جیتنے والی سیاہ فام اداکارہ نے اعتراف کیا ہے کہ دنیا کی سب سے بڑی فلم انڈسٹری میں سیاہ فاموں کو آج بھی تیسرے درجے کا انسان سمجھا جاتا ہے۔

بے چاری ہیلی بیری پر یہ راز اب کھلا ہے ورنہ گورے تو ہمیشہ سے انہیں تیسرے درجے کا شہری سمجھتے ہیں۔ باراک اوباما کے صدر بننے پر کچھ سیاہ فاموں کو تو اچھی خاصی خوش فہمی ہو گئی تھی جو اب دور ہونا شروع ہو گئی ہے۔ ہیلی بیری کا اعتراف کرنا کہ گورے چاہتے ہیں کہ اب بھی سیاہ فاموں کو اہم کرداروں میں سامنے نہ لایا جائے ایک شکوہ خیال نہیں کرتے کوئی انوکھی اور نئی بات نہیں ہے۔

نیورلینڈ رانچ کو میوزک سکول بنانے کا فیصلہ

لاس اینجلس کی نیورلینڈ رانچ آنجہانی مائیکل جیکسن کی زندگی میں ہی مسئلہ بنی ہوئی تھی۔ قرض خواہوں کے شکنجوں سے تنگ آکر انہیں اسے بمشکل رانچ کو فروخت کرنا پڑا۔ یہ رانچ جو نیورلینڈ اور بچوں کا گھر کی وجہ سے بھی مشہور تھی۔ اس کی نگہداشت پر لاکھوں ڈالر ماہانہ خرچہ اٹھتا تھا۔ اب اسے نوجوان گلوکاروں کو میوزک کی تربیت کیلئے سکول بنانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ نئے مالک نے آنجہانی گلوکار کے میوزک کے طالب علموں کیلئے اسے سکول بنانے کی منظوری دے دی ہے۔

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

کمر اور ٹانگ کا درد زندگی دشوار

کیا آپ کو کمر میں درد رہتا ہے؟
کیا ٹانگ یا پاؤں سُن ہوتا ہے؟
کیا درد کولہے سے ٹانگ کے پچھلے حصے تک جاتا ہے؟
کیا آپ کو جھکنے، چلنے پھرنے یا نماز پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے؟

- شیاٹیکا
- گھٹنوں کا درد
- گردن کا درد
- آدھے سر اور چہرے کا درد

اب بغیر آپریشن درد کا علاج ممکن ہے

itsurdu.blogspot.com

تشریف لانے سے پہلے فون پر ملاقات کا وقت لیں۔

PAIN MANAGEMENT CENTRES

ڈاکٹر شہزاد فاروق

آرتھوپیڈک سرجن
ایم بی بی ایس (پنجاب)، ڈپلومٹ آرتھوپیڈک (آسٹریا)
اے۔او (انگلینڈ) ممبر امریکن میڈیکل سوسائٹی

0345-8449966

لاہور اکرم میڈیکل کمپلیکس — سوموار، منگل، بدھ، جمعرات
فون: 042-35710401-4

فیصل آباد شہزاد سرجری ہسپتال — جمعہ، ہفتہ
فون: 0345-8449966

ڈاکٹر سہیل مگوں

ماہر امراضِ درد
پی۔جی۔ڈی پین مینجمنٹ، ایم بی بی ایس، آر۔ایم۔پی
ممبر پی ایس ایس پی (پاکستان) آئی اے ایس پی (امریکہ)

کراچی ہیلتھ کیئر ہاسپٹل — 10 تا 7 جنوری 2011
021-35311691-9

اسلام آباد نوروٹی لیب — 13 تا 12 جنوری 2011
0321-5544833, 051-2804073-74

ملتان سہیل پین کلینک — 5 تا 2، 19 تا 15 جنوری 2011
0321-6174135, 061-4542582

A PUBLIC AWARENESS MESSAGE

itsurdu.blogspot.com

itsurdu.blogspot.com

بینک اسلامی پاکستان

BankIslami

اسلامی ماہانہ منافع اکاؤنٹ

منافع ماہانہ
خوشیاں روزانہ

نومبر کے مہینے میں پچیس لاکھ روپے کی سرمایہ کاری پر -/25,151* روپے منافع ادا کیا گیا- اسلامی ماہانہ منافع اکاؤنٹ سے اب آپ مندرجہ ذیل خصوصیات اور منسلک سہولیات حاصل کر سکتے ہیں:

- کم از کم سرمایہ کاری کی حد صرف -/10,000 روپے
- سرمایہ کاری کی مدت 1 سے 10 سال تک
- مقررہ مدت سے قبل سرمائے کی واپسی بغیر جرمانہ
- حلال منافع کی ادائیگی ہر ماہ
- **102 آن لائن شاخیں 49 شہروں میں

آپ کی خدمت، درست انداز میں

BankIslami Pakistan
www.bankislami.com.pk

24 گھنٹے کال کریں
111-ISLAMI (111-475264)

itsurdu.blogspot.com
ORIENTAL McCANN